
Eik Rabta Apnon Se IT EDUCATION WORLD
پاکستانی پوائنٹ
www.pakistanipoint.com

گولڈ آئیڈلین

مصنف: ایم اے راحت

نام ——— فرضی

کردار ——— فرضی

مقامات ——— فرضی

مطابقت ——— اتفاقیہ

پیش کار ——— ایم ندیم بہاولپوری

آپ کے محبوب کردار کیپٹن پرمود کا ایک لازوال کارنامہ

گولڈ آئیڈ مین

منیجر — ناصر لطیف

مصنف ——— ایم اے راحت

قیمت ——— ● روپے

اسسٹنٹ منیجر — کوثر لطیف

ناشران

جاسوسی ادب، شاہین مارکیٹ، اردو بازار ملتان

خوفناک شام

مصنف: ایم ایس قادری

شائع ہو چکا ہے ایجنٹ حضرات آرڈر سے مطلع فرمائیں

(پیشکش)

گلستان ادب سی پی ایل ۱۱۲/۸

نیاز بیگ ٹھوکر لاہور

گھڑی نے دو بجائے اور شازیہ چونک پڑی۔ کیا قصہ ہے۔ کیا آج وہ باہر نہیں جائے گی۔ نیند اس کی آنکھوں پہ جھکی پڑ رہی تھی اور وہ بمشکل ابھی تک جاگی تھی۔ لیکن جب اس نے سوچا کہ دو بج چکے ہیں۔ ممکن ہے آج رات وہ باہر نہ نکلے اس لیے وہ اس جگہ سے اٹھ گئی۔ اس کا خیال تھا کہ وہ منظور کے کمرے میں جھانک لے اور اگر وہ ویسے ہی سو رہی ہو تو وہ بھی اپنے کمرے میں جا کر آرام کرے۔

پرمود نے پہلی بار ایک کام اس کے سر رکھا تھا۔ لیکن ابھی
تک وہ ایک لڑکی کے دل کا حال نہ جان سکی تھی۔ جس پر اسے
سخت افسوس تھا وہ پرمود سے شرمندہ تھی اور اس نے
فیصلہ کر لیا تھا کہ کسی بھی قیمت پر منزہ کا راز اگلوائے گی۔

اور آج رات اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ اگر منزا آج رات
بھی باہر نکلی تو وہ اس کا تعاقب کرے گی اس کے لیے
اس نے پہلے ہی انتظام کر لیا تھا۔ مکمل ترین انتظام حالانکہ
اس کے لیے اسے بڑی جدوجہد کرنی پڑی تھی۔ پرمود نے
اس سے گیارہ بجے ملاقات کی تھی۔ اور پھر اس سے دن بھر
کی رپورٹ لے کر اپنے کمرے میں چلا گیا اس وقت وہ یقیناً
خواب خرگوش کے مزے لوٹ رہا ہوگا۔

شازیہ اپنی جگہ سے نکل آئی۔ لیکن .... اچانک
اس کی آنکھوں سے نیند کافور ہو گئی۔ اس نے منزا
کے کمرے کا دروازہ کھلتے ہوئے دیکھا تھا۔ منزہ ہی
تھی۔ وہ خاموشی سے باہر نکل آئی اس نے دروازہ باہر
سے بند کیا اور پھر ایک طرف چل پڑی۔

شازیہ ویسے کسی بلی کی طرح چوکنا اور پھرتیلی ہو گئی تھی

شازیہ کو عقبی راستے سے باہر نکلتے دیکھتی رہی اور پھر
اس کے لان پر نکلتے ہی وہ بھی اس کے پیچھے چل پڑی۔
منزا اسی دیوار کی طرف بڑھ رہی تھی جہاں سے وہ باہر
جاتی تھی۔ پھر وہ دیوار سے دوسری طرف کود گئی اور
شازیہ بھی دوڑتی ہوئی دیوار کے قریب پہنچ گئی۔ دوسرے
لمحے وہ بھی دیوار کے دوسری طرف تھی۔

اور پھر وہ منزا کے تعاقب میں چل پڑی۔ لیکن
اب اسے ایک تردد تھا منزہ پیدل چل رہی تھی نہ جانے وہ
کتنی دور جاتی اور شازیہ نے اس کے تعاقب کے
لئے جو کار حاصل کی تھی وہ کوٹھی سے تھوڑے فاصلے پر
تھی۔ اگر شازیہ کار سنبھال لیتی ہے تو منزا کا تعاقب نہ
ہو سکے گا نہ جانے وہ کہاں جاتی اور پیدل جاتی یا
کسی سواری پر۔

لیکن قسمت یاور تھی اس کی مشکل بہت جلد حل ہو گئی۔
منزہ آبادی سے دور نہ گئی تھی وہ ایک مکان کے سامنے
رک گئی یہاں ایک ٹیکسی کھڑی تھی اور پھر منزہ نے اپنے
پرس سے ایک چابی نکالی اور اطمینان سے ٹیکسی کا

دروازہ کھول کر اس میں بیٹھ گئی۔ شازیہ بھی دوڑتی ہوئی
اسی کار تک پہنچ گئی جو ایک مکان کی آڑ میں کھڑی ہوئی تھی۔
اور پھر ٹیکسی کے اسٹارٹ ہوتے ہی مورس بھی اسٹارٹ ہو گئی۔۔
اور ٹیکسی کے تعاقب میں چل پڑی۔ ویسے شازیہ کو اس ٹیکسی
پر سخت تعجب تھا۔ جس کی چابی بھی لبنیرا کے پاس تھی۔
لبنیرا انتہائی سست رفتاری سے ٹیکسی چلا رہی تھی اور
شازیہ بھی اسی طرح اس کا تعاقب کر رہی تھی۔

کافی دیر گذر گئی لیکن اب بھی شازیہ۔ لبنیرا کا مقصد نہ سمجھ
سکی تھی۔ کیا یہ لڑکی پاگل ہے۔ وہ آدھی رات کو سڑکوں
پر صرف آوارہ گردی کرنے نکلی ہے۔ یا پھر اسے تعاقب کا
شبہ ہو گیا ہے۔ کیا قصہ ہے؟ لیکن تعاقب کا شبہ
بے حد مشکل تھا کیونکہ شازیہ انتہائی مہارت سے تعاقب کر
رہی تھی۔

بہرحال وہ واقعی پاگل ہے۔ اضطرابی کیفیت میں
رات کو نکل آتی ہے۔ وہ چمگادڑوں کی طرح کھل کر سڑکوں
پر آوارہ گردی کرتی ہے۔ لیکن پھر ٹیکسی۔۔۔؟ وہ سوچتی
رہی۔

اور پھر اچانک اسے اپنی کار میں بریک لگا دینے پڑے
کیونکہ جیسے ہی ایک موڑ پر لبنیرا کی کار مڑی ایک کار کسی طرف
سے چل کر لبنیرا کی کار کے سامنے آڑی کھڑی ہو گئی۔ منیرا کی
ٹیکسی کے بریک چرچرا اٹھے تھے۔ اور پھر ٹیکسی رک گئی راستہ
روکنے والی کار سے چند نقاب پوش نیچے اترے اور منیرا
کی ٹیکسی کے قریب پہنچ گئے اور انہوں نے منیرا کو پستول
دکھایا تھا کیونکہ دوسرے لمحے لبنیرا دونوں ہاتھ اٹھائے
ہوئے نیچے اتر آئی اور ان لوگوں کی کار کی طرف بڑھ گئی وہ
کار میں بیٹھ گئی۔ ٹیکسی اسی طرح بیچ سڑک پر چھوڑ دی گئی
تھی اور وہ سب کار میں بیٹھ گئے اور کار اسٹارٹ ہو کر
چل پڑی۔

شازیہ شدید حیرت کے عالم میں یہ منظر دیکھ رہی تھی وہ
اسی تعاقب میں اتنی محو تھی۔۔ ۔ ۔ ۔ ۔ کہ اس دوسری
کار کو بھی نہ دیکھ سکی جو کوٹھی سے ہی اس کی کار کے پیچھے آئی
تھی اور وہ اس وقت بھی نہ چونکی جب موڑ پر کار رکتے
ہی پچھلی کار رک گئی اور اس سے ایک آدمی اتر کر تیزی
سے اس کی کار کے قریب پہنچ گیا۔ اسے یہ بھی معلوم نہ

ہو سکا کہ پچھلی کار سے اترنے والا شخص اس کی اپنی کار
کا دروازہ کھول کر پچھلی سیٹ پر بیٹھ گیا ہے۔ وہ صاف سامنے
کے منظر میں کھوئی ہوئی تھی۔ اس کی تمام تر توجہ بینشرا پر لگی ہوئی جسے
اس کی آنکھوں کے سامنے اغوا کر لیا گیا تھا۔

چنانچہ جیسے ہی وہ کار آگے بڑھی جس میں بینشرا کو اغوا
کیا تھا اس نے اپنی کار آگے بڑھا دی۔ لیکن ..... اس
وقت ایک ٹھنڈا لوہا اس کی گردن سے آ چپکا اور اس
کے ساتھ ایک بھرائی ہوئی آواز سنائی دی۔

کار روک دو۔ اور شازیہ نے بے اختیار کار
روک دی وہ کچھ سراسیمہ ہوئی تھی۔ انجن بند کر کے نیچے
اتر جاؤ ۔۔۔ خبردار کسی بھی حرکت کی تم خود ذمہ دار ہوگی۔ دوسرا

شازیہ نے کار کا انجن بند کر لیا اور دروازے کی طرف ہاتھ
بڑھایا۔ پستول اب بھی اس کی طرف اٹھا ہوا تھا۔ اس
کا دوسرا ہاتھ پوری قوت سے پستول والے کے منہ
پر پڑا۔ پستول والا خواب میں بھی اس کے حملے کے بارے
میں نہ سوچ سکتا تھا چنانچہ دھوکا کھا گیا۔ پستول اس کے

ہاتھ سے نکل گیا اور شازیہ کا دوسرا گھونسہ اس کے
منہ پر پڑا۔ اس نے پچھلی سیٹ سے اٹھ کر شازیہ کو پکڑنا چاہا
لیکن تیسرے گھونسے نے اس کا دماغ چکرا دیا اس کے
ساتھ شازیہ نے اس کے سر کو کھڑکی سے دے مارا تھا
کھڑکی کا شیشہ ٹوٹ گیا اور اس کے ٹکڑے اس آدمی
کے سر میں کئی جگہ گھس گئے۔ اس کی طویل چیخ سنائی دی
تھی۔ شازیہ نے پھرتی سے کار میں روشنی کر دی اور سب
سے پہلے اس نے اس شخص کا پستول تلاش کر کے
اپنے قبضے میں لے لیا۔ لیکن اسے سخت حیرت تھی کہ
وہ اس کی کار میں کہاں سے آ گیا۔ ممکن ہے پہلے سے بیٹھ
گیا ہو۔ ظاہر ہے اس نے تعاقب میں چلتے وقت پیچھے
تو غور نہ کیا تھا۔

لیکن اب اس مصیبت کا کیا کیا جائے۔ اگلی کار تو
نکل ہی چکی تھی۔ اب اس کے پیچھے جانا بیکار ہے۔ البتہ اس
شخص کو پولیس کے حوالے کیا جا سکتا ہے۔ کیونکہ ظاہر ہے
وہ بینشرا کے اغوا کرنے والوں کا ساتھی ہی ہو سکتا ہے۔
اس نے دروازہ کھولا اور نیچے اتر آئی اسے اندیشہ

تھا کہ کوٹھی ـــ واپس پہنچنے تک اس شخص کو ہوش نہ
آ جائے اس کے ہاتھ پاؤں باندھ دینا ضروری ہے۔
اس کے لئے وہ اس کی ٹائی اور بیلٹ استعمال کر سکتی تھی۔

اور پھر اس نے پچھلا دروازہ کھول کر اسے سیدھا
کیا اور اس کی ٹائی کھول دی۔ پھر وہ اس کے دونوں
ہاتھ باندھ رہی تھی کہ.... پیچھے سے آواز آئی۔ ویری گڈ
گڈ ـ افسوس آپ اسے باندھ نہ سکیں گی محترمہ....

شازیہ برق کی سی سرعت سے پلٹی اور اس نے
ایک فائر جھونک دیا۔ پیچھے کھڑے ہوئے آدمی کے
حلق سے ایک کربیہ چیخ نکل گئی۔ لیکن وہ اکیلا ہی نہ تھا۔
اس سے قبل کہ شازیہ دوسرا فائر کرتی ایک سخت ضرب اس
کے سر پر پڑی اور اس کا ذہن تاریک ہو گیا۔ وہ لڑکھڑائی
اور زمین پر گر پڑی۔

کمبخت بڑی پھرتیلی ہے۔ جیک کو دیکھیے۔ شاید اس
کی حالت خطرناک ہے۔ کسی نے کہا اور دوسرے چند
آدمی اس شخص کو سنبھالنے لگے جو اپنا سینہ پکڑے
ہوئے کراہ رہا تھا۔ وہ لوگ تیزی سے اسے کار کی طرف لے گئے

اور بقیہ دو آدمی اس شخص کو باہر نکالنے لگے جو شازیہ کی کار
میں بے ہوش پڑا تھا۔

سوئر کی بچی نے اسے بھی کافی زخمی کر لیا ہے۔ کسی نے
غراتے ہوئے لہجے میں کہا

لے جاؤ..... اسے بھی کار میں لے جاؤ۔ کسی اور نے کہا۔

اور اس لڑکی کا کیا کیا جاوے؟

مار دو۔ دوسرے نے نخوت آمیز لہجے میں کہا۔ شاید
اسے اپنے ساتھیوں کے زخمی ہو جانے کا بہت افسوس تھا۔
لیکن اس سے قبل کہ وہ اپنے پروگرام کو عملی جامہ پہنانے،
اچانک ان پر زبردست فائرنگ ہونے لگی اور انہوں نے
جلدی سے پوزیشن لے لی۔ لیکن انہیں یہ نہ معلوم ہو سکا
کہ حملہ کس طرف سے ہو رہا ہے۔ انہوں نے تو فرار ہو جانے
میں عافیت سمجھی کیونکہ ان کے ساتھی زخمی بھی تھے اور دیر
کرنا زخمیوں کے لئے خطرناک بھی ثابت ہو سکتا تھا۔

چند لمحات کے بعد کار اسٹارٹ ہو کر تیزی سے نکل گئی۔
لیکن پھر اس پر فائر نہ ہوئے تھے۔ فائرنگ کی آواز شازیہ
کو ہوش میں لے آئی۔ ویسے اس کے سر پر ضرب سخت

پڑی تھی لیکن سر پھٹ نہ سکا تھا۔ اس نے گردن جھٹکی اور
پھر ایکدم پستول تلاش کرنے لگی۔ کیونکہ ایک سایہ اس کی
طرف بڑھ رہا تھا۔

ٹھہرو۔ شازیہ۔ فائر مت کرنا۔ میں ہوں۔ پرمود کی آواز
سنائی دی اور وہ سکتے میں رہ گئی۔ دوسرے لمحے پرمود اس
کے قریب پہنچ گیا۔ اس نے سہارا دے کر شازیہ کو اٹھایا

اوہ۔ نہیں! مگر۔۔۔ شازیہ نے کہنا چاہا۔

"کیا تم کار ڈرائیو کر سکتی ہو" پرمود نے اس کی بات کاٹ
کر کہا۔

ہاں اب میں ٹھیک ہوں۔ شازیہ سر جھٹک کر بولی۔

ٹھیک ہے۔ واپس چلو۔ اپنی گاڑی میری گاڑی کے پیچھے
لے آؤ۔

آپ کی گاڑی۔ شازیہ نے حیرت سے پوچھا۔

ہاں۔ وہ اس طرف سڑک کے کنارے کھڑی ہے۔ پرمود
نے کہا۔ اور ایک طرف بڑھ گیا۔ شازیہ سکتے کے عالم میں کھڑی
رہی پھر اسے پرمود کا حکم یاد آیا اور اس کار میں بیٹھ کر کار سٹارٹ
کرنے لگی اور چند منٹ کے بعد وہ پرمود کی کار کی ٹیل لائٹ پہ

نظریں جمائے جا رہی تھی۔

مجھے دن میں ہی علم ہو گیا تھا کہ تم نے ایک گیراج سے
کار کرائے پر حاصل کی ہے۔ تقریباً آدھے گھنٹے کے بعد
پرمود اپنے کمرے میں بیٹھا شازیہ سے کہہ رہا تھا اور میں
نے وہ جگہ بھی دیکھ لی جہاں تم نے کار کھڑی کی تھی چنانچہ
میں سمجھ گیا کہ تمہارا کیا ارادہ ہے اور پھر میں نے بھی انتظام
کر لیا کہ تمہاری حفاظت کے لیے تمہارا تعاقب کر سکوں۔ میری
توقع کے مطابق تم لینڈرا کے تعاقب میں چل پڑیں اور میں
تمہارے تعاقب میں۔ تمہاری کار ٹیکسی کے پیچھے چل پڑی۔
اور اس سے پہلے کہ میں تمہارے پیچھے چلتا ایک اور کار
تمہاری کار کے پیچھے رہی اور مجھے مزید محتاط ہونا پڑا۔ گویا
تعاقب در تعاقب ہو رہا تھا۔ بس اس کے بعد جو کچھ ہوا
تمہیں معلوم ہے۔ میں نے بھی لینڈا کو اغوا ہوتے ہوئے
دیکھا۔ لیکن تم پھنس گئیں۔ اور پھر تم بے ہوش ہو گئیں۔ وہ
اگر تمہیں بھی اغوا کرتے تو میں ان کا تعاقب کرتا لیکن انہوں
نے تمہیں گولی مار دینے کا پروگرام بنایا کیونکہ تم ان کے دو
آدمیوں کو تقریباً ختم کر چکی تھیں۔ مجبوراً مجھے ان پر فائرنگ

کرنی پڑی تاکہ وہ تمہیں کوئی نقصان نہ پہنچا سکیں۔

پرمود نے بتایا۔

شازیہ حیرت زدہ سی تھی پھر اس کے منہ سے ایک جملہ نکلا

آخر یہ گورکھ دھندا کیا ہے۔

اغوا کرنے والوں کو اس ہنگامے کی ذرا بھی خبر نہ معلوم ہوئی تھی۔ وہ برق رفتاری سے کار دوڑا رہے تھے۔ کامیابی کے نشے میں بھرپور۔ تھوڑی دیر کے بعد کار ایک پرانی سی عمارت کے پھاٹک پر رک گئی۔ ہارن بجاتے ہی چوکیدار نے پھاٹک کھول دیا اور کار اندر داخل ہو کر صدر دروازے کے نزدیک رک گئے۔

"اتر آیئے محترمہ۔ ایک شخص نے مہذب لہجے میں کہا۔

بنیرا خاموشی سے پیچھے ہٹ آئی۔ وہ کسی مشینی بت کی طرح
ان کے احکامات پر عمل کر رہی تھی۔
وہ لوگ اسے لے کر اندر عمارت میں داخل ہو گئے۔
اور پھر ایک بڑے کمرے کے دروازے سے اندر پہنچ گئے۔
کمرے میں چار آدمی موجود تھے۔ جن میں دراز قامت پارکر تھا۔
انہوں نے کھڑے ہو کر بنیرا کا استقبال کیا تھا۔
تشریف رکھیئے محترمہ! پارکر نے نہایت اخلاق سے
کہا اور ایک صوفے کی طرف اشارہ کیا۔ بنیرا بے جان قدموں
سے صوفے کی طرف بڑھ گئی اور دھم سے گر پڑی۔" اس کے
اس کے چہرے پر اب بھی کھوئی کھوئی سی کیفیت تھی۔
مجھے افسوس ہے مادام۔ کہ آپ کے ساتھ اس
طرح کا سلوک کیا تھا۔ لیکن یہ نہایت ضروری تھا بے حد
ضروری۔ خود آپ کے لئے۔ ! پارکر نے کہا
بنیرا بدستور خاموش تھی۔
کیا آپ برانڈی پینا پسند کریں گی۔ اس نے بنیرا سے
پوچھا اور پھر بنیرا کی طرف سے کوئی بھی جواب نہ پا کر ایک آدمی

کی طرف اشارہ کیا" برانڈی"! اور وہ شخص کمرے سے نکل گیا۔
میں شراب نہیں پیتی! بنیرا نے پہلی بار کمزور آواز
میں کہا۔
واہ۔ تو پھر ٹھنڈا پانی۔ اعصاب درست ہو جائیں گے!
پارکر ہمدردی سے بولا۔
نہیں شکریہ! بنیرا نے جواب دیا۔
مجھے احساس ہے محترمہ۔ کہ اس طرح لائے جانے سے
آپ کا وقار مجروح ہوا ہے۔ لیکن یقین فرمایئے اس کے
علاوہ اور کوئی چارہ نہیں تھا۔ بہرحال مجھے یہ بھی یقین ہے
کہ بہت جلد میں اپنے آپ کو آپ کا ہمدرد اور دوست ثابت کر سکوں
گا! پارکر بولا۔
"مجھے یہاں کیوں لایا گیا ہے؟ بنیرا نے پوچھا۔
" آپ کو احترام اور عزت کے ساتھ واپس آپ کے مکان
پہنچا دیا جائے گا۔ صرف آپ سے تھوڑی گفتگو کرنی
ہے۔ پارکر نے جواب دیا۔
" اس طرح گفتگو کی جاتی ہے۔ بنیرا نے کہا۔
" میں سخت شرمندہ ہوں محترمہ۔ اور معذرت کر چکا ہوں کہ اس

کے علاوہ اور کوئی راہ نہیں تھی۔ پارکر کہنے لگا۔

"میں منتظر ہوں۔" نینیرا کے اعصاب اس گفتگو کے بعد سنبھل سے گئے تھے۔

"شکریہ۔ اب میں آپ کو ایک کہانی سنانا چاہتا ہوں کہیں دور کی نہیں بلکہ رازنیکا ہی کی کہانی۔ لیکن یہ کہانی شمالی رازنیکا کی ہے۔" پارکر معاندانہ لہجے میں بولا۔

"شمالی رازنیکا؟" نینیرا آہستہ سے بڑبڑائی۔

"جی ہاں۔ بالکل یہاں سے زیادہ دور نہیں ہے اور آپ تو جانتی ہی ہیں کہ وہ بڑی پُرفضا جگہ ہے۔" پارکر بدستور اسی انداز میں بولا۔

"میں۔ میں کیا جانوں۔" نینیرا نے بپھر کر کہا۔

"اوہ۔ سوری۔ میرا خیال تھا آپ جانتی ہیں۔ خیر۔ تو میں شمالی رازنیکا کی بات کر رہا تھا جہاں ایک پرفضا مقام پر ایک چھوٹا سا ہسپتال تھا۔ جس کا نام ایڈمرسٹڈ ہسپتال تھا۔" اس نے خاموش ہو کر نینیرا کی شکل دیکھی۔ نینیرا کے اعضاء میں کھنچاؤ پیدا ہو گیا تھا۔ اس نے کرسی کے بازو کو مضبوطی سے پکڑ لیا۔

"ایڈمرسٹڈ! عمدہ نام ہے۔ کیا خیال ہے... ہوں..... ہاں تو میں ایڈمرسٹڈ کی بات کر رہا تھا۔ چند خوبصورت نرسوں اور چند ڈاکٹروں پر مشتمل ہسپتال ایک ڈاکٹر اور ایک نرس خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ ڈاکٹر کا نام شاید..... شاید خیر جانے دیں۔ ہاں نرس کا نام غالباً "فوزی" تھا۔"

نینیرا کے اعصاب جواب دے گئے۔ پارکر بڑے نفسیاتی انداز میں گفتگو کر رہا تھا۔ اس کی گفتگو کا ایک ایک لفظ آہستہ آہستہ خوف بڑھاتا جا رہا تھا۔ وہ بے ساختہ کھڑی ہو گئی۔

"کیا چاہتے ہو تم۔ کون ہو۔ جواب دو۔ مجھے کیوں اغوا کیا ہے۔" تقریباً وہ جذباتی انداز میں چیخنے لگی۔

"اوہو۔ تشریف رکھئے مس فوزی۔ یا جو کچھ بھی آپ کا موجودہ نام ہو۔ بہرحال آپ اس حقیقت سے انکار نہیں کر سکتیں کہ آپ نرس فوزی ہیں۔ اور آپ اس ڈاکٹر سے عشق کرتی تھیں جو اس ہسپتال کا نیک نام ڈاکٹر تھا لیکن جو اچانک بدل گیا اور جس کی اچانک پولیس کو یہاں تک کہ ملٹری کو بھی تلاش ہو گئی۔ وہ فرار

ہو گیا لیکن آپ جانتی تھیں کہ وہ کہاں ہے اور آپ درپردہ اس
کی مدد کرتی رہیں۔ ہسپتال کے عملے کو کسی طرح یہ معلوم ہو گیا۔
کہ آپ اس کی مددگار رہیں اور آپ کو جہاں سے نکال دیا گیا آپ
یہاں چلی آئیں۔ اور نام بدل کر رہنے لگیں۔ شمالی نار نیکا کی
پولیس کو آج بھی آپ کی تلاش ہے۔

"پھر۔ تم کیا چاہتے ہو۔ ہاں میں فیزی ہوں۔ پھر تمہیں اس
سے کیا۔ میں قانون کی پناہ میں ہوں۔ میں نے کوئی جرم نہیں کیا
ہے۔ میں باعزت زندگی گزار رہی ہوں۔ فیزی نے واضح ہو
کر کہا۔

وہ باعزت زندگی! ہاں بیشک۔ لیکن محترمہ فیزی کی بدقسمتی
سے وہی بات یہاں پیش آ گئی۔ آپ کو یقیناً علم ہوتا کہ
آپ کا محبوب یہاں آ گیا ہے اور پولیس کو اس کی تلاش
ہے۔ کیا آپ اس سے نفرت کرنے لگی ہیں۔

نفرت! نہیں۔ بالکل نہیں۔ مگر۔ یہاں یہاں میں اس
کے لئے کیا کر سکتی ہوں۔ وہ جیسے خود سے بولی۔

"یہاں بھی اسے آپ کی مدد کی سخت ضرورت ہے مس
فیزی۔ میں بھی اس کا دوست ہوں اور میں بھی چاہتا ہوں

کہ کس طرح وہ اپنی زندگی چھوڑ کر پھر پرانی زندگی کی طرف
لوٹ جائے۔ لیکن ۔۔ آپ جانتی ہیں یہ اتنا آسان کام نہیں
ہے۔ آہستہ آہستہ ہی ان پر لایا جا سکتا ہے۔ بلکہ
اب تو اس کی زندگی کچھ اور بڑھ گئی ہے۔ وہ یہاں خطرناک
ترین کام کر رہا ہے۔ اور پولیس کو اس کی تلاش ہے
خود آپ کا سیٹھی اس کے خون کا پیاسا ہے اور شکاری
کتوں کی طرح اسے تلاش کرتا پھر رہا ہے۔ ایسی صورت
میں کیا آپ یہ پسند کریں گی کہ وہ ۔۔ یعنی آپ کا محبوب
پولیس کے ہتھے چڑھ جائے اور اسے بجلی کی کرسی نصیب ہو۔

"نہیں۔ قطعی نہیں۔ وہ مجرم ہے۔ مگر معصوم ہے۔ وہ
کسی بچے کی طرح معصوم ہے بالکل بچے کی طرح جسے دنیا سے
شکایت پیدا ہو گئی ہے۔ فیزی سسک پڑی۔

"مجھے خود اس کا احساس ہے مس فیزی۔ مگر اب ہم
اس کے لئے کیا کر سکتے ہیں! پارکر نے پوچھا۔

"مجھے بتاؤ وہ کہاں ہے۔ میں اس کو دیکھنا چاہتی ہوں
اس سے ملنا چاہتی ہوں۔ میں اسے اس زندگی سے باز
رکھنے کی کوشش کروں گی۔ وہ کہنے لگی۔

یہ بالکل اس سے ملنے کا موقع نہیں ہے مس فیزی۔ وہ درندہ ہو رہا ہے۔ آپ اسے اکیلا ہی رہنے دیں۔ اس وقت صرف اسے بچانے کی ضرورت ہے۔ جس کے لئے ہم سب کوشاں ہیں۔ ہاں میں اسے دکھا سکتا ہوں۔ وہ بھی صرف تمہیں۔

کہاں ہے وہ! فیزی اشتیاق سے بولی۔ میں نے اسے اس وقت سے نہیں دیکھا ہے۔ جب سے اس نے ہسپتال کے چار ڈاکٹروں کو قتل کیا ہے۔ وہ اس رات سے فرار ہے۔ اور میں چاروں طرف اسے تلاش کرتی رہی ہوں ہاں میں نے اس کی مدد صرف یہ کی ہے کہ ہسپتال میں اس کے خلاف ہونے والی کارروائیوں کو طشت ازبام کر دیا تاکہ اسے بھی معلوم ہو جائے۔

اوہ! پارکر نے افسوس زدہ انداز میں کہا۔ پھر اٹھ کھڑا ہوا۔ میرے ساتھ آؤ فیزی ڈیئر۔ میں تمہیں اس کی شکل ضرور دکھاؤں گا۔ آؤ۔ وہ اسے چمکار کر بولا اور فیزی اٹھ کھڑی ہوئی۔ وہ دونوں ایک دوسرے کمرے میں داخل ہو گئے اور پھر ایک عجیب ساخت کے ٹیلی ویژن

سیٹ کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ اس نے ٹیلیویژن آن کیا اور پھر اس کے بٹن گھمانے لگا۔ ٹیلی ویژن پر بجلیاں تڑپنے لگیں اور پھر ایک کمرے کا منظر واضح ہو گیا۔ ایک خوبصورت خواب گاہ تھی۔ اس میں ایک مسہری بچھی ہوئی تھی اور مسہری پر کوئی شخص پاؤں لٹکائے ہوئے بیٹھا تھا۔

آہستہ آہستہ وہ شخص پورے اسکرین پر آ گیا۔ اور فیزی کے حلق سے ایک چیخ نکل گئی۔ رابن۔ رابی ڈارلنگ اور بری طرح سسکنے لگی۔

خاموش ہو جاؤ۔ تم اس کی آواز بھی سن سکتی ہو۔ دیکھو وہ کیا کہہ رہا ہے۔ پارکر نے کہا اور چند منٹ کے بعد ایک آواز سنائی دی۔

اف۔ اف۔ یہ سنسان راتیں۔ یہ تاریکی۔ یہ زندگی کیا میں بھی انسان ہوں۔ کون کہہ سکتا ہے میں انسان ہوں میرے لئے دنیا میں کیا دلکشی ہے۔ میں کیوں زندہ ہوں۔ آخر کیوں زندہ ہوں۔ کاش کاش۔ اور مٹھیاں بھینچ کر کھڑا ہو گیا اور پھر آہستہ آہستہ اس کا چہرہ پرسکون ہوتا گیا دوسرے لمحے وہ ایک الماری کی طرف بڑھ گیا اور اس سے لباس

نکال کر پہننے لگا۔ اس کا سڈول اور ورزشی جسم کپڑوں سے
بے نیاز ہوگیا اور پارکر نے ٹیلی ویژن آف کر لیا۔
بنیرا پتھر کے بت کی طرح ساکت تھی۔ چند منٹ تک کمرے
میں سکوت طاری رہا۔ پھر پارکر کی آواز ابھری۔ اسے کیا
تکلیف ہے۔ مس فیزی مجھے اس کے بارے میں بہت
زیادہ معلومات نہیں ہے۔
" وہ۔ وہ زندگی میں ایک لمحے سکون نہیں پا سکا ہے
وہ۔ وہ۔ مگر وہ کہاں ہے۔ وہ کوئی ایسا قدم نہ اٹھا بیٹھے
کہ پولیس اس پر ہاتھ ڈال دے۔ اور۔ اور۔ بنیرا
یا فیزی پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔ پارکر نے اسے
خاموش کرنے کی کوشش نہیں کی تھی۔ آہستہ آہستہ وہ
پرسکون ہوگی اور پارکر کی طرف دیکھنے لگی۔
" مجھے آپ سے دلی ہمدردی ہے مس فیزی اور آپ
کو اس کے لئے کچھ کرنا ہوگا۔ میں کیا کر سکتی ہوں؟
فیزی کہنے لگی۔
" آپ اسے راڈنیکا کے خطرناک انسان میکلنو سے چھوڑا
رکھیں۔ اس سے زیادہ خطرہ ہے۔ ورنہ عام حالات میں

گولڈن آئیڈمین یا آپ کے الفاظ میں راین بے حد
چوکنا اور پھرتیلا ہے۔ آپ میکلنو کی کارروائیوں سے
ہمیں آگاہ کرتی رہیں۔ باقی اس کی حفاظت ہمارے
اوپر ہے۔ پارکر نے کہا۔
" اوہ۔ فیزی سکتے کے عالم میں بولی۔ بات واقعی الجھن
کی تھی۔ میکلنو بنیرا کا محسن تھا۔ اس نے بنیرا کو بیٹیوں
کی سی محبت دی تھی۔ لیکن راین اس کا محبوب تھا۔
بچھڑا ہوا محبوب۔ وہ فیصلہ کرنے لگی کہ اسے کیا کرنا چاہئے۔
چند منٹ کے بعد وہ گردن اٹھا کر بولی " میں ایک
شرط پہ یہ کام کر سکتی ہوں۔
" کیسی شرط؟
" میکلنو میرا محسن ہے۔ میں راین کی زندگی کے لئے اس
سے غداری کر سکتی ہوں۔ لیکن میں میکلنو کی زندگی کی
حفاظت کا وعدہ چاہتی ہوں۔ کسی بھی حالت میں میکلنو
کو ختم نہ کیا جائے تم اس کے اقدامات کو ضرور ناکام بنا
دو۔ لیکن۔ اس کی زندگی محفوظ رہے۔
" اوہ۔ ٹھیک ہے۔ مجھے منظور ہے۔ میں آپ کو

اس بات کی ضمانت دیتا ہوں۔ مس۔ فیزی۔ پارکر نے کہا۔

اب مجھے بتائیے میں آپ کے لئے کیا کروں؟ میرا مطلب ہے رابن کے لیے۔

"آپ میکلنو سے کسی بھی طرح اس کے اقدامات کے بارے میں معلومات حاصل کرتی رہیئے اور وقت پر اس کی اطلاع دیتی رہیئے۔ بس آپ کو صرف ان کا کام کرنا ہے۔ اور ہاں میکلنو کے مہمانوں کے بارے میں مجھے معلومات فراہم کیجئے۔

"وہ بہت خطرناک لوگ ہیں۔ جب سے وہ آئے ہیں میں ان کے لئے بہت پریشان ہوئی ہوں کیونکہ انہوں نے رابن کو گرفتار کرنے کی پیشکش کی ہے۔

"مگر وہ کون ہے! پارکر حیرت سے اچھلا۔

"بلگاروی سٹیٹ سروس کا خطرناک ترین ایجنٹ! کیپٹن پرمود اور اس کی دوست شانیہ۔ فیزی نے تعجب سے کہا اور پارکر پر جیسے بجلی گر پڑی۔ وہ سکتے کے عالم میں کھڑا رہ گیا تھا۔ کچھ مدت تک خاموشی رہی۔ پھر وہ آہستہ سے بڑبڑایا۔ کیپٹن

پرمود۔؟

وہ۔ بڑی مشہور شخصیت ہے۔

"کیا اس نے کام شروع کر لیا ہے؟

"وہ اس نے میکلنو کو پیشکش کی ہے کہ وہ رابن کو گرفتار کرنے میں اس کی مدد کر سکتا ہے۔ ایک تو رابن سخت خطرے میں ہے مس فیزی۔ میں اس کا بندوبست بھی کروں گا۔ آپ صرف اپنا کام انجام دیں اور ہاں اب آپ کو پرمود پر بھی نگاہ رکھنی ہوگی۔

"میں رابن کی زندگی کے لئے سب کچھ کروں گی! فیزی یا بینرا نے جواب دیا۔

"شکریہ! میں وعدہ کرتا ہوں کہ ایک نہ ایک دن اسے راہ راست پر لے آؤں گا۔ اور اس وقت وہ صرف آپ کا ہو گا مس فیزی۔ پارکر نے کہا۔ اور فیزی نے آنکھیں بند کر لیں جیسے وہ اس دلکش تصور کو آنکھوں میں سمونا چاہتی ہو۔

یہ ٹرانسمیٹر ہے مس فیزی۔ لیکن آپ اسے سخت احتیاط سے رکھیں گی۔ اسے آپریٹ کرنے کا طریقہ آپ کو بتا دوں۔ پارکر نے ایک چھوٹا سا سفید پرچہ نکال کر فیزی کی طرف بڑھا دیا۔

"آپ اسے آسانی سے دیکھ سکتی ہیں۔ میں نے خاص طور سے آپ کے لیے منگوایا ہے تاکہ کسی کو شبہ نہ ہو سکے۔ اور پھر وہ فیزی کو اس کے استعمال کا طریقہ بتانے لگا۔

"ٹھیک ہے۔ میں سمجھ گئی۔ فیزی نے جواب دیا۔

"عام حالات میں آپ ٹھیک بارہ بجے اطلاع دیا کریں گی اور خاص حالات میں کسی بھی وقت۔ پارکر نے کہا۔

فیزی نے اثبات میں گردن ہلا دی تھی۔

"شکریہ! اب میں آپ کی واپسی کا انتظام کئے دیتا ہوں۔ آپ کے تعاون کا میں بے حد مشکور تھا۔ پارکر کہنے لگا اور کسی سے ٹیلی فون پر گفتگو کرنے لگا۔ تھوڑی دیر کے بعد دو آدمی اندر آگئے۔ اور وہ فیزی کی طرف رخ کر کے بولا۔

"یہ لوگ آپ کو آپ کی کوٹھی کے نزدیک چھوڑ دیں گے۔ خدا حافظ۔ اور فیزی ان کے ساتھ باہر نکل گئی۔

اس کے جانے کے بعد پارکر نے جلدی جلدی کسی اور کے نمبر ڈائل کئے اور رابطہ قائم ہو جانے کے بعد بولا "ہوشیار میکلنو کے مہمان بے حد خطرناک ہیں ان سے ہوشیار رہنا سخت ضروری ہے۔ اس کے بعد اس نے سلسلہ

منقطع کر کے کسی اور کے نمبر ڈائل کئے اور انتظار کرنے لگا۔ چند منٹ کے بعد دوسری طرف سے ایک بھرائی ہوئی آواز سنائی دی۔

"کریگر!

"اوہ۔ مسٹر کریگر۔ میں پارکر بول رہا ہوں۔ لڑکی سے کچھ خطرناک معلومات حاصل ہوئی ہیں۔

"میں تمہیں خود ایک خطرناک خبر سنانے والا تھا بہرحال پہلے تم سناؤ۔ دوسری طرف سے کریگر نے کہا۔

"میکلنو کے مہمان بلگارنی سیکرٹ سروس کے ایجنٹ کیپٹن پرمود اور اس کی دوست شازیہ ہے! اور وہ لوگ لوگڈن آئیڈمین کے کیس پر کام شروع کر چکے ہیں۔ پارکر نے کہا۔

"کیپٹن پرمود۔! دوسری طرف بھی ایک لمحے کے لئے خاموشی چھا گئی۔ پھر ٹھہرے ہوئے انداز میں کہا گیا۔ یہ سلسلہ خطرناک دور میں داخل ہو گیا ہے پارکر۔ شاید تم کیپٹن پرمود سے اچھی طرح واقف نہیں ہو۔ بہرحال اب وہ خطرناک اطلاع سنو۔ وہ لڑکی جس وقت میکلنو کی کوٹھی سے نکلی تو اس کے پیچھے ایک اور کار تھی۔ اس کا میں میکلنو کے بھائی

تھی جو لڑکی کا تعاقب کر رہی تھی۔ میرے آدمی حسبِ دستور
ان کے تعاقب میں گئے۔ اور پھر تمہارے آدمیوں نے لڑکی
کو اغوا کیا اور کار تمہارے آدمیوں کی کار کے پیچھے چل دی۔
لیکن اس اغوا کو کامیاب بنانے کے لئے میرے آدمی اس
لڑکی سے بھڑ گئے اور — اس نے میرے دو آدمیوں کو
ان کے نرغے میں آنے کے باوجود قتل کر دیا۔ لیکن پھر میرے
آدمیوں نے اسے بے بس کر دیا اور وہ چاہتے ہیں اسے قتل
ہی کرنے والے تھے کہ کس طرف سے ان پر بے تحاشہ فائرنگ
ہونے لگی اور انہیں وہاں سے بازی کھا کر بھاگنا پڑا۔ بہرحال تمہارے
آدمیوں کا تعاقب نہیں ہو سکا۔

لڑکی کا تعاقب اور اس کی کارکردگی خطرناک تھی اور میں
تمہیں اس کی اطلاع دینے کے بارے میں سوچ رہا تھا لیکن
— اگر وہ پرمود اور اس کی ساتھی ملے تو یہ کوئی تعجب کی
بات نہیں ہے کہ صرف لڑکی نے میرے دو آدمی ختم کر دیئے

پارکر حیرت سے منہ پھاڑے یہ سب کچھ سن رہا تھا۔

لڑکی مددگار یقیناً کیپٹن پرمود ہو گا اور تمہاری اس
اطلاع کے بعد میں نے فیصلہ کیا ہے کہ لیوائنٹ فور سے فوراً

اپنے آدمی ہٹا لوں! کریگر نے کہا

مگر۔ اس طرح ہماری وہ اسکیم بھی فیل ہو سکتی
ہے۔ کریگر۔ ظاہر ہے لڑکی خاموشی سے کوٹھی واپس پہنچ جائے
گی۔ تو ان لوگوں کو اس پر بھی شبہ ہو جائے گا۔ کاش
یہ اطلاع مجھے پہلے مل جاتی۔

" مسٹر پارکر۔ مجھے علم نہ تھا کہ وہ پرمود ہے۔ بہرحال
اس لڑکی کو تمہاری شخصیت کے بارے میں تو کچھ نہیں معلوم
وہاں یہی غنیمت ہے۔ وہ نشان دہی نہ کر سکے گی کہ
وہ کہاں لے جائی گئی تھی۔ اور ممکن ہے وہ چالاکی سے
اس بات کو نبھا جائے۔ بہرحال
" اوہ کچھ"

اوہ۔ شکریہ۔ پارکر نے فون بند کر لیا اور پھر وہ
کسی سوچ میں گم ہو گیا۔

رات کا ہنگامہ سنسنی خیز تھا۔ لیکن پرمود نے شازیہ کو اس
سلسلے میں نہ جانے کیوں خاموش رہنے کا حکم دیا تھا۔
مقصد یہ تھا کہ میکلنو کو اس سلسلے میں کچھ نہ معلوم ہو سکے۔
شازیہ اس بات کا مقصد نہ سمجھ سکتی تھی۔ بہر حال اس
نے پرمود کے حکم کی تعمیل کی تھی۔

ان لوگوں نے اس موضوع پر کوئی خاص گفتگو بھی
نہیں کی تھی۔ پس پرمود نے شازیہ کو بتایا کہ وہ خود بھی لڑکی

کی طرف سے غافل نہیں تھا۔ یہی وجہ تھی کہ وہ شازیہ کے
بر وقت کام آگیا اور شازیہ کی جان بچ گئی۔ تمام کام بالکل
خاموشی سے ہوا تھا اور میکلنو کو علم بھی نہیں ہوا تھا کہ کیا
کیا واقعات پیش آ گئے۔

صبح کو یقیناً ہنگامہ ہو گا۔ اور اس ہنگامے میں ممکن ہے
میکلنو لڑکی کے بارے میں کچھ اور بتا سکے! شازیہ کہنے لگی۔

"تم ٹھیک نتیجے پر پہنچی ہو — میں بھی میکلنو ہی کی
زبانی اس کے بارے میں سننا چاہتا ہوں آیا میکلنو کو
اس کی رات کو آوارہ گردی کا علم ہے یا نہیں! پرمود نے
شازیہ سے کہا۔ بہر حال تھوڑی سی دیر تک اس موضوع پر
گفتگو کرنے کے بعد وہ اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے۔

دوسرے دن صبح اٹھ کر بھی انہوں نے اس سلسلے میں
ایک دوسرے سے کوئی گفتگو نہیں کی۔

لیکن جب شازیہ اپنے کمرے سے نکل کر پرمود
کے کمرے کی طرف بڑھی تو اچانک اس کی نگاہ نبینا کے
کمرہ کی طرف اٹھ گئی اور پھر اسے اتنی زور کا شاک لگا تھا کہ
وہ چکرا کر رہ گئی کمرے کے کھلے ہوئے دروازے سے

بینیرا نظر آ رہی تھی۔ وہ بدستور ایک کرسی پر بیٹھ کر
اخبار دیکھ رہی تھی۔ بینیرا اسی مخصوص انداز میں اخبار
دیکھتی تھی۔ تیر کی طرح پرمود کے کمرے میں داخل ہو
گئی اور پرمود اسے اس حال میں دیکھ کر چونک پڑا۔

"خیریت!" وہ شازیہ کے سانسوں کا زیر و بم دیکھتا
ہوا بولا۔

"وہ موجود ہے!" شازیہ نے کہا۔

"کون!"

"بینیرا۔"

"اوہ — کہاں۔"

"اپنے کمرے میں اخبار پڑھ رہی ہے۔ بالکل پرسکون
ہے۔ جیسے کوئی خاص بات نہیں ہوئی ہے۔" شازیہ نے
جواب دیا۔

پرمود کے چہرے پر ایک لمحے تحیر کے آثار نظر آئے اور
پھر وہ خاموش ہو کر کچھ کہنے لگا۔ پھر بولا! "ٹھیک ہے
شازیہ۔ تم اس پر یہ بھی ظاہر نہیں ہونے دو گی کہ ہم لوگ
رات کو اسے کسی غیر معمولی حالت میں دیکھ چکے ہیں۔"

"مگر مجھے تعجب ہے۔ کیا اس کے ساتھ ہر رات یہی
واقعہ پیش آتا ہے!" شازیہ کہنے لگی۔ "ابھی کچھ نہیں کہا جا
سکتا! بہرحال تم آج بھی اسے اپنے ساتھ گھمانے لے
جاؤ گی۔ کسی بھی طرح۔ کہیں بھی!" پرمود نے کہا۔

"اوہ۔ میں کوشش کروں گی۔" شازیہ نے جواب دیا۔

ناشتہ کی میز پر میکلنو غائب تھا۔ معلومات کرنے پر
پتہ چلا کہ رات کو پھر ایک قتل ہو گیا ہے اور وہ اندھیرا
ہونے سے قبل نکل گیا ہے۔ البتہ بینیرا ان کے ساتھ تھی
اور آج اس کے چہرے کے تاثرات بدلے ہوئے تھے
وہ کچھ مسرور سی نظر آ رہی تھی! ناشتہ پر اس نے شازیہ
کے علاوہ پرمود سے بھی کچھ باتیں کیں اور ناشتہ ختم ہو گیا۔
پرمود نے ابھی تک اخبار نہیں دیکھا تھا۔ ناشتہ کے فوراً
بعد اس نے اخبار طلب کیا اور اس قتل کی تفصیل پڑھنے
لگا۔ قتل شہر کی ایک اور مقتدر ہستی کا ہوا تھا۔ یہ شخص بھی اٹامک انرجی
سے تعلق رکھتا تھا۔ حالانکہ اس کی مکمل پوزیشن نہیں
لکھی تھی تاہم اعلان کیا گیا تھا کہ وہ حکومت کے اہم بازوؤں
میں سے ایک تھا۔ قتل کرنے کا طریقہ وہی تھا۔ اس کی گردن

جسم سے علیحدہ کر دی گئی تھی۔ جس سے وہ سو فیصدی گولڈن آئیڈ مین کا کارنامہ معلوم ہوتا تھا۔

ایک ہی بندش کے دو ماہروں کا قتل ایک نئی راہ کی طرف اشارہ کرتا تھا۔ لیکن اس سلسلے میں پرمود کے علاوہ کسی اور نے نہیں سوچا تھا۔ پرمود نے اس خیال کو اپنے ذہن میں محفوظ کر لیا تھا۔ وہ اس خیال کو اپنی تحقیقات کا ذریعہ بھی بنا سکتا تھا۔ کافی دیر تک وہ اخبار دیکھتا رہا۔ پھر اپنے کمرے میں جاکر لباس تبدیل کرنے لگا۔ اور تھوڑی دیر کے بعد وہ کوٹھی سے باہر نکل گیا تھا۔ اس نے شازیہ کو ہدایت کر دی تھی کہ وہ دن کے دس گیارہ بجے تک بنیرا کو یہاں سے لے کر نکل جائے۔

میکلنو کی کار پر وہ کافی دیر تک آوارہ گردی کرتا رہا۔ پھر اس نے کار ایک ریسٹورنٹ کے سامنے روک دی اور اتر کر اندر داخل ہو گیا۔ وہ صرف وقت گزارنے کے لئے یہاں آیا تھا۔ ریسٹورنٹ میں وہ کافی سے شغل کرتا رہا اور پھر ٹھیک ساڑھے دس بجے وہ واپس کوٹھی کی طرف چل دیا۔

کوٹھی میں داخل ہونے پر معلوم ہوا کہ شازیہ اور بنیرا صرف چند

منٹ قبل باہر گئی ہیں اور پرمود مطمئن انداز میں گردن ہلا کر اندر داخل ہو گیا۔ اس کا رخ اپنے کمرے کی طرف تھا۔ کمرے میں پہنچ کر اس نے کچھ انتظامات کئے اور پھر خاموشی سے بنیرا کے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

بنیرا کے کمرے کے دروازے پر لاک نہیں تھا۔ اس لئے وہ اطمینان سے اسے کھول کر اندر داخل ہو گیا اور پھر اس نے اندر سے دروازہ بند کر لیا۔ دروازہ بند کرنے کے بعد وہ کمرے کا چاروں طرف سے جائزہ لینے لگا۔ ایک طرف ایک دیوار گیر الماری تھی۔ دوسری طرف لوہے کی الماری رکھی ہوئی تھی۔ ایک طرف سنہری ایک رائٹنگ ٹیبل اور ایزی چیئر پڑی ہوئی تھی۔ جس پر ایک خوبصورت ٹیبل لیمپ رکھا ہوا تھا۔ دوسری طرف ایک خوبصورت سنگھار میز تھی۔ یہ تھا کمرے کا کل اثاثہ۔

پرمود نے اس کا بغور جائزہ لیا اور پھر وہ الماریوں کی طرف بڑھ گیا۔ اس قسم کی الماری کھول لینا اس کے لئے زیادہ مشکل کام نہیں تھا۔ دوسرے لمحے وہ الماری کا جائزہ لے رہا تھا۔ الماری میں بہت سی کتابیں اور ایسی الم غلم چیزیں بھری ہوئی تھیں۔ جن سے پرمود کو کوئی کام کی بات نہیں معلوم ہو سکی۔ اس نے

الماری کا جائزہ لے کر اسے بند کر دیا اور پھر دوسری الماری
کی طرف متوجہ ہوگیا۔ لیکن یہ الماری صرف کپڑوں کی تھی۔
اس کو بھی دیکھ کر پرمود نے اسے بند کر لیا۔ پھر وہ کمرے
کے درمیان کھڑا ہو کر چاروں طرف دیکھتا رہا اور پھر میز کے
قریب پہنچ گیا۔ کرسی پر بیٹھ کر اس نے میز کی درازیں کھولیں
اور ان میں رکھی ایک ایک چیز کا جائزہ لینے لگا۔

بہت سے کاغذات تھے۔ ایک کاغذ اس کی توجہ کا
مرکز بن گیا اس پر مختلف طریقوں سے ایک نام لکھا ہوا تھا۔
رابن ابراہام۔ یہ نام بے خیالی کا نتیجہ تھا۔ کوئی بات سوچتے
وقت بے خیالی میں یہ نام لکھا گیا تھا۔ تحریر زنانی ہی تھی یقیناً
اسے بینیتا نے ہی لکھا تھا۔ پرمود نے یہ نام اپنی ڈائری میں
نوٹ کر لیا۔ اس نے میز کے نیچے کسی خفیہ دراز کو بھی تلاش
کیا لیکن اس میں کوئی دراز نہ تھا۔

بہر حال اسے سخت مایوسی ہوئی تھی وہ کسی ایسی چیز کو
ڈھونڈنے میں ناکام ہوگیا تھا۔ جس سے لڑکی کے کردار اور اس
کی شخصیت پر کوئی روشنی پڑ سکتی۔ اور پھر وہ مایوسی کے
عالم میں کرسی سے اٹھنے ہی والا تھا کہ اس کی نگاہ لیمپ

پر پڑ گئی جس کا اسٹینڈ غیر معمولی طور پر بڑا تھا۔ وہ کافی
خوبصورت بنا ہوا تھا۔ لیکن اسٹینڈ کے پیچھے دو بٹن لگے ہوئے
تھے جن میں ایک سرخ اور دوسرا سفید تھا۔ پرمود نے
سرخ بٹن دبایا لیکن کچھ نہ ہوا۔ البتہ سفید بٹن دبانے میں
اسٹینڈ کا بڑا اور چوڑا خانہ کھل گیا۔ پرمود دلچسپی سے اسے
دیکھنے لگا۔ اس نے حصے کے اندر ہاتھ ڈالا اور اس کا
ہاتھ کسی ٹھوس چیز سے ٹکرا گیا۔ اس نے وہ ٹھوس
چیز نکال لی۔ ہر ایک خوبصورت جلد والی ڈائری تھی جو
کافی پرانی معلوم ہوتی تھی۔

پرمود نے اسے کھول کر دیکھا۔ پہلے صفحے پر ایک نام
لکھا ہوا تھا۔

"تیزی دلکون"

۳۷۔ کیڈولین کلب اسٹریٹ

راول ہاؤس

پرمود نے دوسرا صفحہ کھولا۔ اس پر ایک اور پتہ لکھا
ہوا تھا۔

رابن ابراہام

۱۴۔ گوپٹن لاج۔ پارک اسٹریٹ

زانیکا

پرمود کی آنکھوں میں دلچسپی کی چمک پیدا ہو گئی۔ ڈائری
کی تحریر اور کاغذ پر لکھے ہوئے نام "ابن ابراہام" میں کوئی فرق
نہیں تھا۔ جس کا مقصد تھا کہ وہ بنیزا کے ہاتھ کی تحریر تھی لیکن
بنیزا۔ کیا اس کا نام فیزی ہے۔ پرمود نے سوچا اور پھر وہ
جلدی سے دوسرا صفحہ الٹنے لگا۔

اور پھر باقاعدہ ڈائری شروع ہوئی۔ یہ ڈائری تین سال
قبل کی ایک تاریخ سے شروع ہوئی تھی۔ پرمود سلسلہ وار
اسے پڑھنے لگا۔

۲۹ اگست : ریڈ ہسپتال

"میری زندگی بھی عجیب ہے۔ خاموش رہنے کی انتہائی کوشش
بھی ناکام ہو جاتی ہیں۔ میں تمہیں سمجھ سکتی کہ میں کس طرح خوش
رہوں حالانکہ دوسری نرسیں ہر وقت قہقہے لگاتی ہیں ڈاکٹروں
کے ساتھ مذاق کرتی رہتی ہیں اور وہ مجھے بھی خوش رہنے کا مشورہ
دیتی ہیں۔ لیکن میں کیسے خوش رہوں! میں نہیں سمجھ سکتی۔
زندگی نے مجھے کیا دیا ہے۔ صرف آہیں آہیں۔ تنہائی۔ پریشانی
میں سکون اور اطمینان جیسی چیزوں سے ناآشنا ہوں۔ نہ
جانے کیوں۔ ہاں جب درد سے بلکتے کسی مریض کو میری خدمت

سے آرام مل جاتا ہے۔ تب ذہن کے گوشوں سے مسرت کی
چند کرنیں جھلک پڑتی ہیں یہ کہ میں ہی میری زندگی کا اثاثہ
ہیں۔ کاش۔ کاش میں بھی خوشی سے رہ سکتی۔ اوہ۔ بیل
بج رہی ہے۔
اچھا۔"

فیزی

پہلا صفحہ ختم ہونے کے بعد پرمود نے دوسرا صفحہ الٹا اور
ڈائری پڑھنے لگا۔"

ا۔ ستمبر۔

آج ستمبر کی پہلی تاریخ ہے۔ ہم نرسوں کی زندگی بھی عجیب
ہوتی ہے۔ پہلی تاریخ کا انتظار کس بے چینی سے ہوتا ہے
آج چھ نرسیں ڈیوٹی سے غیر حاضر تھیں اور بوڑھا ارجو تو میری
طرح بگڑ گیا تھا۔ اب اس بے چارے کو کیا معلوم کہ اس تاریخ
کا کس بے چینی سے انتظار کیا جاتا ہے۔ اسے تو ہزاروں روپے
تنخواہ ملتی ہے اور وہ مہینے بھر آرام سے خرچ کرتا رہتا ہے۔ اسے
کیا معلوم کہ چند سو روپے پانے والی نرسیں اپنی ضروریات کس
طرح پوری کرتی ہیں۔ اکتیس تاریخ کو تنخواہ پانے کے بعد پہلی تاریخ

کو ناغہ لازمی طور ہوتا ہے۔ کیونکہ ان کی زندگی میں خوشی کا وہی
دن سب سے اہم ہوتا ہے۔ اس کے بعد انتیس دن تک کٹھن
انتظار اکیلا زندگی ہے۔ مگر — مجھے کیا۔ میرے پاس تو کچھ بھی
خرچ نہیں ہوتا۔ ایک مخصوص رقم میرا خیال ہے بنک میں خاصے
پیسے جمع ہو گئے ہیں نہ جانے یہ کس کے کام آئیں یہ تو مرتے
وقت سوچوں گی۔

فی زی"

۲۴ ستمبر

ستمبر میں بعض اوقات حادثوں کی وبا پھیل جاتی ہے۔ متعدد
حادثے ہوتے ہیں اور ان میں بعض تو اتنے دردناک ہوتے ہیں
کہ دل و دماغ بیکار ہو کر رہ جاتا ہے۔ اف۔ اس کے چھ بچے
تھے۔ اور اس کے شوہر کو ایک بے درد شرابی نے اپنی کار سے
کچل دیا تھا۔ لیکن وہ بے درد شرابی ایک بڑا عہدیدار تھا۔
لہذا اس کا کچھ نہ بگڑ سکا۔ کاش اس کا شوہر بچ جاتا۔
بہرحال۔ مجھے مسرت ہے کہ میری جمع شدہ پونجی کس کام
کو آئی۔ میں بلاوجہ ہی اس کے بارے میں سوچا کرتی تھی۔

فی زی؛

۸ اکتوبر۔

حسب معمول بہت سی نرسیں غائب تھیں اور خاص بات
یہ کہ آج ایک نیا ڈاکٹر آیا ہے۔ بے چارہ بہت غریب معلوم
ہوتا ہے۔ کتنا سادہ لباس پہنے ہوئے تھا۔ چہرے کے
نقوش بھی امتداد زمانہ سے ہٹے ہٹے سے تھے۔ شاید بہت
زیادہ مظلوم ہے۔ مگر اس کی آنکھوں میں امانت کی لچک
ہے۔ عمر بھی زیادہ نہیں ہے۔ خدا کرے وہ مقبول ہو
جائے۔ مس بنرجی بڑی ذلیل عورت ہے۔ مجھے اس
عورت سے سخت نفرت ہے۔ ہر ایک کا مذاق اڑاتی ہے
اور مذاق بھی نہایت گندہ۔ اس نے اس کے لباس
پہ ریمارک کسے تھے۔ گندی کمینی

فی زی۔

۹ اکتوبر۔

اس کا نام رابن ابراہام ہے۔ دنیا میں میری طرح
وہ بھی اکیلا ہے۔ اس بے چارے کا بھی کوئی نہیں ہے
ہر وقت چپ چپ اور اداس رہتا ہے۔ کسی سے گفتگو
نہیں کرتا۔ عجیب سے پردن آدمی ہے۔ شاید اس نے

سیاسی سختیاں جھیلی ہیں۔ لیکن مریضوں کو بہت اچھی طرح دیکھتا
ہے۔ کئی مریض اس کی تعریف کر رہے تھے۔ یہ اس کی بلندی
کی دلیل ہے۔

فی زی۔"

۳۰ر اکتوبر

رابن نے ایک حیرت انگیز اپریشن کیا ہے۔ کسی ڈاکٹر کے ذہن
میں اس آپریشن کا خیال بھی نہیں آیا تھا۔ آپریشن سو فیصدی کامیاب
رہا۔ آج بوڑھے ابراہام نے اسے خلوص دل سے مبارکباد دی ہے
لیکن اس کے چہرے پر کوئی تازگی نہیں ہے اور اب اس کے
خدوخال نکھر گئے ہیں۔ کپڑے بھی زرد رنگ کے بنے ہوئے تھا۔
اور نرسوں کے اسباق اب وہ موضوع گفتگو بن گیا ہے۔

۲۰ر نومبر

بہت اچھا ہوا۔ آج اس نے بنرجی کو ڈانٹ دیا۔ میری تو
روح تک خوش ہو گئی ہے۔ بڑی کمینی تھی۔ مگر اس کا انداز کتنا
خوفناک تھا۔ اس کی آنکھوں میں عجیب سی مشعلیں جل اٹھی تھیں
مگر اس کے الفاظ عجیب تھے۔ شاید بنرجی نے اس سے اظہار
عشق کیا تھا۔ وہ کہہ رہا تھا۔

مجھے افسوس ہے مس بنرجی۔ اس وقت سب لوگ
کہاں مر گئے تھے۔ جب۔ جب میری ماں کچلے ہوئے دھڑ کے
ساتھ سڑک پر پڑی تھی اس کے گرد لوگ جمع تھے اور میں بھاگا
بھاگا پھر رہا تھا اور۔ آج اب مجھ سے اظہار عشق کر رہی ہیں
یاد رکھیئے۔ محبت اور ہمدردی کا ایک لفظ میرے لئے کافی ہے
براہ کرم آئندہ احتیاط رکھیں۔

عجیب الفاظ تھے۔ میں اس کی گفتگو میں کوئی رابطہ تلاش
نہیں کر سکی۔ بہرحال مجھے بھی احتیاط رکھنی چاہیئے۔ کیونکہ میں
اکثر اس کے لئے کچھ نہ کچھ کام کر دیتی ہوں۔ لیکن اس نے
آج تک کسی بھی کام کا شکریہ ادا نہیں کیا ہے۔ اسے احساس
ہی نہ ہوتا ہوگا۔ بہرحال۔"

فی زی۔"

اس کے بعد کے صفحات میں بھی اسی قسم کی تحریریں تھیں
جن میں رابن ابراہام کا ذکر ضرور ہوتا۔ نرس فیزی اپنے
تاثرات بیان کرتی۔ وہ آہستہ آہستہ رابن کی طرف کھنچ رہی
تھی لیکن رابن کی آدم بیزاری کی وہی کیفیت تھی۔

پرمود نے چند صفحے الٹ دیئے اور پھر پڑھنے لگا۔

۷ مئی ۔

آخر وہی ہوا جس کا میں نے پہلے ہی اندازہ کر لیا تھا۔ رابن کا خوفناک اپریشن کامیاب ہوا اور ہسپتال کی طرف سے اسے تمغہ مل گیا۔ رابن کی تو دنیا ہی بدل گئی ہے۔ اب وہ اعلیٰ درجے کے لباس میں ہسپتال آتا ہے۔ اس کا چہرہ بھی سرخ و سفید ہو گیا ہے۔ آج تو اس نے مجھ سے مسکرا کر بات کی تھی۔ کتنی دلکش مسکراہٹ ہے اس کی۔ میں اس کی مسکراہٹ پر اپنی زندگی نچھاور کر سکتی ہوں۔ کاش میں کبھی اس سے دل کی بات کہہ سکوں۔

فوزی ۔

۳۰ مئی

افوہ عقل حیران ہے۔ رابن اتنا امیر کہاں سے ہو گیا اس کی کوٹھی تو بے حد عالیشان ہے۔ میرے وہم و گمان میں بھی نہ تھا۔ بہر حال میرے لئے یہی خوشی کیا کم ہے کہ اس نے مجھے اپنی کار میں لفٹ دی اور اپنی کوٹھی پر بھی لے گیا۔ فوزی۔

فوزی ۔

۲ جون ۔

آج رابن سے مفصل گفتگو ہوئی۔ وہ بہت جذبات میں تھا

اور آج اس نے جن خیالات کا اظہار کیا ہے وہ بے حد خوفناک ہیں۔ کاش اس کے دل سے یہ جذبہ نکل جائے تا کہ وہ بے حد مظلوم ہے۔ ظالم دنیا نے اسے بری طرح لوٹا ہے۔ اس کی دنیا سے نفرت حق بجانب ہے۔ لیکن یہ جذبہ — میرے خدا اس کا انجام کیا ہو گا۔

کاش دنیا اسے میری طرح نہ لوٹتی۔ اس کا باپ ایک ظالم سیٹھ کی فرم میں ملازم تھا۔ سیٹھ نے چور بازاری کی اور پکڑا گیا لیکن الزام اس کے باپ پر لگا دیا۔ اس کا باپ جیل چلا گیا۔ اور وہ اپنی بہن اور ماں کے ساتھ اکیلا رہ گیا۔ ان کا آسرا کوئی نہ تھا۔ سیٹھ نے ان کی طرف سے بالکل آنکھیں بند کر لیں تھیں اور پھر قانون سے مجبور ہو کر ایک دن اس کی ماں سیٹھ کے پاس گئی اس نے اپنے شوہر کے حوالے سے کچھ امداد چاہی اور سیٹھ نے نہ جانے کس خیال کے تحت وعدہ کر لیا اور وہ اسے کچھ دے گا۔ پھر ایک حقیر سی رقم لے کر خود اس کے گھر آیا اور وہاں اس نے اس کی بہن کو دیکھا۔ پھر ان لوگوں کے لئے باقاعدہ خرچے آنے لگا۔ لیکن ایک دن جب کہ وہ خود گھر پر نہیں تھا اور نہ ہی اس کی ماں تھی۔ صرف بہن گھر پہ تھی۔ سیٹھ روپیہ لے کر حسب معمول

خود آیا۔ اور اس نے اکیلا دیکھ کر اس کی بہن کی عزت لوٹ لی۔ غیرت مند بہن نے عزت لٹ جانے کے بعد خودکشی کر لی اور اس کے ذہن میں چنگاریاں سلگ اٹھیں۔ اس کی ماں نے سیٹھ پر مقدمہ کرنا چاہا لیکن سیٹھ نے اسے اپنی کار سے کچل دیا اور وہ مر گئی۔

اب وہ اکیلا تھا۔ اس نے اپنے باپ سے ملاقات کرنا چاہی لیکن اور پھر اس کے لیئے جانکاہ بن گئی۔ اس کا باپ جیل میں مر چکا تھا۔ اسے قتل کر دیا گیا تھا اور پولیس اس کی تحقیقات کر رہی تھی اور پھر وہ بالکل بیکس و تنہا رہ گیا۔ دنیا سے اسے نفرت ہو گئی لیکن وہ کمزور تھا۔ بے سہارا تھا وہ اس وحشی دنیا کا کیا بگاڑ سکتا تھا۔

اور پھر اس نے ایک فیصلہ کیا۔ وہ دنیا سے انتقام لینے کے لیئے طاقتور بنے گا۔ اور اس کے بعد وہ ان درندوں کو چن چن کر قتل کر دے گا۔ وہ پوری دنیا کو جہنم بنا دے گا۔ وہ زندہ رہے گا۔ لیکن صرف دنیا سے انتقام لینے کے لئے اور اس نے جدوجہد شروع کر دی۔ اس نے مزدوری کر کے تعلیم حاصل کی۔ اور وقت کی اُن ــ نے اسے ڈاکٹر بنا دیا۔ وہ سائنس میں ماہر ہو گیا۔ لیکن وہ حقیقت میں بہت غریب تھا اتنا غریب کہ اکثر کئی دن تک

فاقے کرنے پڑتے تھے۔ جس کی اس کے اندر انتقام کا لاوا ابل رہا تھا۔ وہ اپنے آپ کو وہ تصور کر چکا تھا۔ اپنے آپ اور اس کام کے لیئے وقف کر چکا تھا۔ اس کے ذہن میں صرف ایک مقصد تھا۔ انتقام۔ اور اس انتقام کے لئے اسے طاقتور بننا ضروری ہے۔ ایک خوفناک طاقت کا مالک تھا ضروری ہے اور یہ جدوجہد اسے ہسپتال تک لے آئی۔ وہ ہسپتال میں ملازم ہو گیا۔ لیکن اس کی یہ شان و شوکت۔ یہ حیرت انگیز ہے میرا خیال ہے اب رابن صرف ایک ڈاکٹر ہی نہیں رہ گیا ہے۔

اور اب۔ اس نے بڑے خوفناک انداز میں کہا ہے کہ اب وقت آ گیا ہے کہ وہ دنیا سے اپنا انتقام لے۔ وہ دنیا کے ہر فرد کو قتل کر دینا چاہتا ہے۔ پتہ نہیں اس میں بھی شامل ہو جائے گا۔ یہ رجحان بڑا خطرناک ہے خدا خیر کرے۔

فوزی۔

۲۹ جون۔

رابن میں خطرناک تبدیلیاں ہوتی جا رہی ہیں۔ اب وہ ہمیشہ ایک سیاہ چشمہ لگائے رہتا ہے نہ جانے وہ مجھ سے کیوں کھنچ چکا ہے۔ مگر میں محسوس کرتی ہوں کہ رابن کے بغیر میری

زندگی بالکل بیکار ہے۔ کاش میں اس کے کسی کام آ سکتی۔

۳۰ جولائی

میرے معبود۔ یہ کیا ہوا۔ رابن نے ہسپتال کے ایک ڈاکٹر کو قتل کر دیا۔ ایک معمولی سی بات پر۔ پورے ہسپتال میں زبردست ہنگامہ ہوا ہے۔ رابن فرار ہے۔ پولیس نے اس کی کوٹھی گھیری ہوئی ہے۔ لیکن رابن وہاں بھی نہیں ہے۔ اف کتنا بھیانک قتل تھا اس نے ڈاکٹر کی گردن جسم سے علیحدہ کر دی ہے۔ کیا رابن کے انتقام کا بھیانک دور شروع ہو چکا ہے۔ آہ میری محنت کا یہی حشر ہونا تھا۔ بدقسمت رابن۔ میں تمہاری ہوں۔ ہرچند کہ تم نے مجھ سے آج تک محبت کا ایک لفظ بھی کہا ہے۔ لیکن۔ میں تمہیں دل و جان سے چاہتی ہوں۔ آہ۔ آہ

بدنصیب فیزی۔

۲۸ اگست!

یا خدا۔ یا خدا۔ رابن ایک بھیانک درندہ بن چکا ہے۔ اس نے صرف ایک ماہ کے عرصے میں تین قتل کئے

ہیں۔ ایک قتل روزانہ۔ ملک بھر کی پولیس اس کی تلاش میں ہے۔ ہائے اب کیا ہوگا۔ کئی بار مجھ سے خاص طور سے پوچھ گچھ کی گئی ہے۔ شاید ان لوگوں کو مجھ پر کچھ شبہ ہے

فیزی۔

۱۲ ستمبر۔

میرا رُواں رُواں خوف سے کانپتا رہتا ہے۔ نہ جانے میرا انجام کیا ہوگا۔ کل رات رابن مجھ سے ملنے آیا تھا۔ ہاں مجھ سے ملنے۔ نہ جانے کیوں۔ اس کے الفاظ عجیب تھے۔ بے حد عجیب تھے اس نے کہا۔

"فیزی۔ تم بہت اچھی لڑکی ہو۔ اگر مجھے اجازت مل جائے تو میں پوری دنیا کو تباہ کر دوں۔ صرف تمہیں زندہ رہنے دوں۔ کیونکہ تم زندہ رکھنے کے قابل ہو۔ تم انسان ہو۔ ہمدرد ہو۔ تم نے دیکھا۔ کہ میں کس طرح دنیا سے انتقام لے رہا ہوں پولیس میرا تعاقب کر رہی ہے۔ یقین کرو فیزی بڑی دلکش زندگی ہے میں اس زندگی سے کسی درندے کو قتل کرتے وقت مجھے روحانی مسرت حاصل ہوتی ہے۔ میرا دل چاہتا ہے کہ اس کے جسم کی چھوٹی چھوٹی بوٹیاں کر دوں۔ اور پھر وہ تمام بوٹیاں اذیت

سے تڑپتی پھریں ۔ لیکن افسوس ۔ میرا مشن بہت طویل ہے اور
وقت کم ۔ اسی لیئے میں صرف ان کی گردنیں جسم سے علیحدہ کر دیتا
ہوں ۔ اور ایک روز کی بات بتاؤں فیزی ۔ میں ابھی ابھی کوٹھے میں
رہتا ہوں اور پولیس میری چوکیداری کرتی ہے ۔ میرے مکان کے
نیچے ایک عظیم الشان پیارٹی ہے ۔ ہاں فیزی پیارٹی سے مجھے عظیم الشان بنا
دیکھو ۔ اس نے یہ کہہ کر اپنی آنکھوں سے بڑے فریم کی عینک
اتار دی ۔ اوہ ۔ میرے خدا ۔ میرے خدا اس کی
حسین آنکھیں کتنی بھیانک ہو گئی ہیں ۔ اف سنہری رنگ کے
وہ بے نور ڈھیلے ۔ جن میں پتلی موجود نہیں ہے ۔ اور ان آنکھوں
کا خوفناک استعمال ۔ وہ ان آنکھوں سے دیواروں میں سوراخ کر سکتا
ہے ۔ ہاں ان آنکھوں سے شعاعیں نکلتی ہیں ۔ یہ کیا ہو گیا میرے
مالک ۔ یہ کیا ہو گیا ۔

فیزی ۔

۱۰ ستمبر ۔

پولیس کو پھر یہ شبہ ہو گیا ہے ۔ مجھے پولیس اسٹیشن بلا کر پوچھ
پوچھ گچھ کی گئی لیکن میں اپنے پیارے رابن کے بارے میں کیسے بتا سکتی
تھی ۔ میں جانتی ہوں وہ بھٹک گیا ہے ۔ وہ اب بھی معصوم

میرا رابن ۔ میرا رابن پولیس میری نگرانی کر رہی ہے ۔ لیکن مجھے
کیا پرواہ ۔ !

فیزی

۲۹ ستمبر ۔

مجھے ہسپتال سے نکال دیا گیا ہے ۔ اس خیال کے تحت
کہ میں نے رابن کی کچھ مدد کی ہے اور پولیس بھی مجھے مشتبہ سمجھتی ہے
اور آج ہی رات مجھے رابن نے فون کیا ہے ۔ اس نے کہا ہے
کہ وہ اب اس ملک سے جا رہا ہے ۔ وہ نہ صرف اس ملک
میں نہیں رہا ۔ اور پھر یہاں کی پولیس پوری طرح سرگرم ہو گئی ہے
اور اس کا جوش سرد ہو جائے گا تو وہ پھر واپس آ جائے گا ۔
اس نے مجھے کچھ کہنے کا موقع نہیں دیا اور فون بند کر دیا ۔
اور اب میں یہ سوچتی ہوں ۔ رابن چلا گیا تو دنیا میں کہاں جائے گا ۔

فیزی ۔

۳۰ جنوری ۔

آج پھر ڈائری لکھنے کا موقع ملا ہے ۔ کیونکہ میں بھی ہسپتال
سے ڈسچارج کر دی گئی ہوں ۔ اس درمیان میں مجھ پر قیامت
ٹوٹ پڑی ہے ۔ لیکن خدا کا شکر ہے کہ میری ڈائری محفوظ ہے

پانچ اکتوبر کو مجھے اپنا شہر چھوڑ دینا پڑا۔ کیونکہ پولیس مجھے بیحد
تنگ کر رہی ہے۔ میں صرف ایک اٹیچی کیس لے کر یہاں سے چل
پڑی اور زارنیکا کے دوسرے حصے میں پہنچ گئی تو آزاد زارنیکا سے
تین دن کی بھوک اور پریشانی سے تنگ آکر میں نے خودکشی کا ارادہ
کیا۔ لیکن صرف ایک ٹانگ سے ہاتھ دھو بیٹھی۔ جس کی کار کے نیچے
ہی آئی۔ بڑا ہمدرد شخص ہے۔ وہ محکمہ سراغ رسانی کا سربراہ ہے اور
اکیلا ہے۔ یہ بھی کمال کی بات ہے مجھے ایسے ہی لوگ ملتے ہیں جو
اکیلے ہوتے ہیں۔ اس نے مجھے بہن بنا لیا ہے اور
بہرحال۔ زندہ رہنے کی کوشش کروں۔

فروری۔

۲۷ فروری۔

میں نے اپنا نام بینیزا رکھ لیا ہے۔ سب کو یہی بتایا ہے۔ بڑا
مہربان شخص ہے۔ یہ میکلنو۔ بہت ہی سنجیدہ اور اعلیٰ طبیعت کا
انسان۔ مگر۔ اب زندگی میں کونسی کشش ہے۔

فروری۔

اس کے بعد کافی ڈائری خالی تھی اور پھر شروع ہو گئی تھی۔

۱۷ اپریل۔ اے خدا۔ یہ تو نے کیا بنایا۔ رابن کے بارے میں

نئی معلومات حاصل ہوئی ہیں۔ وہ گولڈن ایڈمین کے نام سے مشہور
ہوا ہے۔ سنا ہے کہ اس نے سرحد کے کسی گاؤں میں ۱۴ فوجیوں
کو قتل کر دیا ہے۔

۳۰ اپریل۔

رابن یہاں آ گیا ہے۔ اس کی زندگی بدستور جاری ہے
اور وہ پہلے سے زیادہ خوفناک انداز میں قتل کر رہا ہے۔ میکلنو
اس کی تلاش میں ہے۔ میں عجیب دوراہے پر ہوں۔ مجھے
کیا کرنا چاہیئے۔ میکلنو میرا محسن ہے اور رابن
میرا محبوب :- میں کیا کروں؟ میں کیا کروں ؟

۸ جون۔

میکلنو کے مہمان آئے ہیں۔ بڑا حسین جوڑا ہے۔ خدا
نظر بد سے بچائے۔ مگر میکلنو شدت سے رابن کی تلاش میں ہے۔
اے خدا کس کے لئے دعا کروں۔ کس کی زندگی چاہوں۔ بڑی
الجھن ہے۔ میں راتوں کو رابی کو تلاش کرتی ہوں۔ ہزاروں
تکالیف اٹھا کر۔ کاش رابی مجھے مل جائے۔ حالانکہ یہ ایک
احمقانہ کوشش ہے۔

۱۰ جون۔ پروردگار۔ میرا رابی خطرے میں ہے میکلنو

کا جہاں بلگاریہ کا خطرناک ترین جاسوس پر موجود ہے۔ اس نے میرے رابی کو گرفتار کرنے کی پیشکش کی ہے۔ وہ بے حد خطرناک ہے۔ خدایا۔ میرے رابی کو صحیح سلامت رکھ۔ خدایا اسے پرموہ سے محفوظ رکھ۔

یہ ڈائری کے آخری الفاظ تھے۔ اس کے بعد کچھ نہ لکھا گیا تھا۔ لیکن یہ ایک پوری داستان تھی۔ انوکھی داستان جس نے پرموہ جیسے غیر جذباتی شخص کو جکڑ کر رکھ لیا تھا۔ وہ کافی دیر تک سر تھامے بیٹھا تھا۔ اس کا ذہن جھنجھنا اٹھا تھا۔ گھڑی کی آواز نے اسے خیالات سے بیدار کر لیا۔ اور وہ چونک پڑا۔ اسے تین گھنٹے گذر چکے تھے۔ اس نے جلدی سے ڈائری اس کی جگہ رکھ دی اور تمام چیزیں برابر کر کے باہر نکل آیا۔

بوجھل قدموں سے وہ اپنے کمرے میں آیا اور مسہری پر آ پڑا۔ اس داستان نے اس کے دماغ کی چولیں ہلا دی تھیں اور پہلی بار اس کیس پر کام کرنے کو کٹھن سمجھا تھا۔ اس کی سمجھ نہ آیا تھا کہ وہ کیا کرے۔

پھر اس کے خیالات کا سلسلہ ملازم نے توڑ دیا۔ جو اسے کھانا کھانے کی اطلاع دینے آئی تھی۔ کھانے کا وقت ہو

گیا تھا۔ لیکن نہ تو میکلنو ہی واپس آیا تھا اور نہ ہی شازیہ اور بنیزا — وہ کھانے کے لئے اٹھ گیا۔

ختم شد

تمام حالات روز روشن کی طرح پرمود پر عیاں ہو گئے تھے
لیکن اب صرف چند باتیں الجھی ہوئی تھیں۔ ظاہر ہے گولڈن
آئیڈمین ایک خاص جذبے کے تحت ہر شخص کو قتل کر دینا چاہتا تھا۔
اس سلسلے میں اس کی نظروں میں کوئی خاص شخص نہیں تھا۔ چنانچہ
اٹامک انرجی کمیشن کے دونوں بڑوں کا قتل بھی اتفاقیہ ہی ہو سکتا ہے۔
لیکن فیزی کو کن لوگوں نے اغوا کیا تھا اور کیوں اغوا کیا تھا۔

وہ اس سے کیا چاہتے تھے۔ اغوا کنندگان پولیس والے بھی
نہیں ہو سکتے تھے کیونکہ پولیس والوں کو اس کی کیا ضرورت پڑی
تھی۔ خود میکلنو اس سے ہر قسم کی معلومات حاصل کر سکتا تھا۔
پھر۔ اس سلسلے میں خاص بات یہ تھی کہ فیزی حسب معمول
اپنے کمرے میں موجود تھی۔ گویا اسے رات میں کسی وقت واپس
بھی پہنچا دیا اور وہ مطمئن تھی۔

کیا وہ گولڈن آئیڈمین سے مل گیا۔ ممکن ہے وہ اس کے آدمی
ہوں مگر یہاں اس ملک میں اسے آدمیوں کی کیا ضرورت پیش
آ گئی۔؟ جبکہ وہ اکیلا کام کرتا ہے۔ اس کے قتل کرنے کے انداز
سے جو مسز میکا کے گیسٹ ہاؤس میں ہوئے تھے۔ یہی ظاہر ہوتا
تھا اور پھر پولیس نے بھی اسے اکیلا ہی دیکھا تھا۔ پھر اس کے
مددگار کون ہیں؟ وہ کھانے کے دوران سوچتا رہا۔ پھر وہ کھانے
سے فارغ ہوا ہی تھا کہ شازیہ اور بینزا (فیزی) اندر داخل ہوئیں۔

"اوہ۔ سوری کیپٹن۔ شاید آپ لنچ کر چکے ہیں! بینزا نے
پوچھا۔"

ہاں مس بینزا میں نے سوچا آپ لوگ نہ جانے کب واپس
آئیں! پرمود مسکرا کر بولا۔ "بہت اچھا کیا۔ ہم لوگوں نے ایک

ہوٹل میں لنچ کر لیا تھا۔ نبیرا نے جواب دیا۔ "آج بہت خوش نظر آرہی ہیں مس نبیرا۔" پرمود بولا۔

"ہاں مجھے شانیہ جیسی سہیلی جو مل گئی ہے۔" نبیرا نے کہا۔

پرمود خواہ مخواہ مسکرانے لگا۔ پھر بولا۔ "بہر حال اب میری باری ہے۔ میں جا رہا ہوں اور ڈنر کھا کر آؤں گا۔"

"اوہ۔" وہ دونوں ہنس پڑیں۔ پرمود سچ مچ اپنے کمرے کی طرف بڑھتا گیا اور پھر لباس وغیرہ تبدیل کر کے وہ باہر آگیا تھا۔ ابھی اسی کے ذہن میں کوئی واضح اسکیم نہیں تھی۔ اس کا رخ محکمہ سراغ رسانی کے ہیڈ آفس کی طرف کر لیا اور چند منٹ کے بعد میکلنو کو اپنے آنے کی اطلاع دے رہا تھا۔

اسے فوراً اندر بلوا لیا گیا۔ میکلنو نے اسی کا گرمجوشی سے استقبال کیا تھا۔ "میں پھر معذرت کروں گا کہ میں تمہیں اچھی طرح انجوائے نہیں کرا رہا ہوں۔ لیکن میری مجبوری۔" میکلنو نے کہنا چاہا۔

"اور میں پھر کہوں گا کہ تم خواہ مخواہ بار بار اپنے الفاظ ضائع کرتے ہو۔" پرمود نے اسے جملہ پورا نہ کرنے دیا۔ میکلنو ہنسنے لگا تھا۔

"آج پھر ایک قتل ہو گیا۔ تم نے یقیناً سنا ہوگا۔" میکلنو

کہنے لگا۔

"ہاں۔ اخبار میں پڑھا تھا۔ سنا ہے وہ بھی ایک اہم شخصیت تھی۔"

"ہاں کیپٹن! اور اب میں ایک خاص نتیجے پر پہنچا ہوں۔" میکلنو پرخیال انداز میں کہنے لگا۔ "گولڈن آئیڈ میں شمالی زانیکا کی طرف سے بھیجا گیا ہے۔ اسے خاص طور سے سرحد پار کرائی گئی ہے۔ یہاں پر اسے ایک جنونی قاتل بنا کر پیش کیا گیا ہے۔ لیکن اب اس جنونی قاتل نے اپنا اصل کام شروع کیا ہے۔ پہلے اس نے چند قتل بے وجہ ہی کر ڈالے تاکہ ہم اسے صرف ایک جنونی سمجھ لیں اور اس کے بعد اس نے سوچے سمجھے منصوبے کے تحت ہمارے ہاں کے اہم آدمیوں کو قتل کر دیا۔ بلکہ شاید ابھی کچھ اور قتل ہوں۔ تم نہیں سمجھ سکتے کیپٹن بظاہر ان دونوں آدمیوں کے قتل کو زیادہ اہمیت نہیں دی گئی ہے۔ لیکن درحقیقت حکومت تھرا اٹھی ہے۔ یہ دونوں اٹامک انرجی کمیشن کے دو اہم ستون تھے اور ایک خاص فارمولے پر کام کر رہے تھے۔ تم جانتے ہو کیپٹن کہ زانیکا کی کم مدت میں حیرت انگیز ترقی دنیا کی نظروں

میں کس قدر کھٹک رہی ہے اور مغربی ممالک ہماری طرف سے کس قدر ہراساں ہیں۔ وہ حتی الامکان ہماری ترقی کی رفتار کو روکنا چاہتے ہیں اور گولڈن آئیڈ مین کا اسکینڈل معمول بنا ہے۔

" میں تم سے اتفاق کرسکتا ہوں۔ لیکن اس میں چند موٹی موٹی باتیں درمیان میں اٹکی ہوئی ہیں " پرمود کہنے لگا۔

" مثلاً! میکلنو نے پوچھا۔

" اس کا طریقہ کار بڑا وحشیانہ ہے اور پھر اس نے کتنی بے جگری سے نہ صرف سرحد پار کی۔ بلکہ نیرہ فوجیوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ یہ کیا ضروری تھا کہ وہ فوج کے ہاتھوں سے بچ ہی جاتا۔ خیر وہاں سے بچ کر وہ شہر میں داخل ہوگیا اور پھر یہاں اس نے رقص گاہ اور ایسی ہی جگہوں پر قتل کئے۔ پھر مسز ملیکا کے گیسٹ ہاؤس میں اس نے بلاوجہ دس قتل کر ڈالے۔ اس کے بعد اس نے پولیس والوں کی ایک بڑی مقدار قتل کر ڈالی جس نے اس کا راستہ روکنے کی کوشش کی تھی اور اس وقت اس

نے اٹامک انرجی کمیشن کے ایک آدمی کا قتل کر دیا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ درحقیقت ایک نیم دیوانہ شخص ہے۔ کیونکہ کسی پروگرام کے تحت قتل کرنے کے لئے مختصر ترین پروگرام بنائے جاتے ہیں۔ جبکہ ثابت ہو چکا ہے کہ وہ اکیلا کام کرتا ہے۔ پھر موجود کسی بھی سازش کے تیار کرتے وقت تمام باتوں کا خیال رکھا جاتا ہے اور کسی باقاعدہ طور پر منظم گروہ کے ذریعہ یہ قتل ہوتے تو شک کیا جا سکتا ہے۔ لیکن ایک اکیلے آدمی پر اعتبار کیا جا سکتا ہے۔ میرا خیال ہے میرا مطلب سمجھ رہے ہوں گے۔

" ہاں۔ میکلنو شدید الجھن آمیز انداز میں بولا۔ تم نے میرے تعمیر کردہ محل کو منہدم کر ڈالا۔ جس نے اپنے خیال میں ایک اہم پوائنٹ تلاش کر لیا تھا۔ لیکن اب میں اندھیرے میں ہوں۔

" نہیں میرے دوست! پرمود کسی خیال کے تحت بولا۔ تمہارا پورا محل منہدم نہیں ہے۔ ابھی اس کے چند حصے باقی ہیں۔ ان کے سہارے ایک نئی عمارت کھڑی ہو

سکتی ہے ۔"

"کیا مطلب ؟"

"میں تم سے دو کام چاہتا ہوں ۔ امید ہے تم بخل سے کام نہ لو گے ۔"

"کیا چاہتے ہو ؟"

"میرے لئے ایک ایسا پاس مہیا کر دو ۔ جس کی رو سے میں کسی بھی وقت کسی بھی شخص سے زانیکی کی پولیس آفیسر کی حیثیت سے مل سکوں ۔ میں اپنے چہرے پر زانیکی جیسا میک اپ کر لوں گا : دوسری بات یہ کہ مجھے ان لوگوں کی فہرست مہیا کر دو ۔ جو اٹامک انرجی کے خاص رکن ہوں" پرمود کہنے لگا ۔

"ہوں !" میکلنو کسی گہری سوچ میں غرق ہو گیا ۔ پھر بولا "تم جانتے ہو میرے دوست کہ میں تم پر بے حد اعتماد کرتا ہوں ۔ حالانکہ یہ زبردست قانونی خلاف ورزی ہو گی ۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ کسی بھی قیمت پر یہ راز کسی دوسرے پر منکشف نہیں ہو گا ۔ اس لئے میں یہ دونوں کام کرنے پر تیار ہوں ۔ تم کسی بھی میک اپ میں مجھے

اور مہیا کر دو ۔ میں پاس تیار کر دوں گا ۔"

"شکریہ !" پرمود نے کہا ۔ "اس اعتماد کے لئے مشکور ہوں اور اب تم مجھے وہ فہرست دیدو ۔"

"ضرور ۔ !" میکلنو نے کہا اور پھر اس نے ان آدمیوں کے نام اور پتے لکھوا دیئے اور کہنے لگا ۔

"اٹامک انرجی کے وہ لوگ ہیں جو اس وقت کے اہم ترین کارکن ہیں ۔ وہ دونوں مقتول بھی اسی اہمیت کے حامل تھے ۔ یہ لوگ ایک خاص فارمولے پر کام کر رہے ہیں ۔ ہم اس فارمولے کی تیاری کا بہت جلد اعلان کرنے والے ہیں ۔ بشرطیکہ ان لوگوں کو کام کرنے کا صحیح موقع ملا ۔"

"اوہ ۔ پھر میں ان کے سلسلے میں ایک تجویز پیش کروں گا ۔ بشرطیکہ اسے قبول کیا جائے ۔"

"کیا ۔ ؟"

"ان لوگوں کو اپنی جگہ سے ہٹا دو ۔ اور ان کی جگہ دوسرے لوگ لے لیں ۔ جو پولیس آفیسرز ہوں ۔ اس طرح کچھ نہیں تو کم از کم ہم لوگ مطمئن ہو جائیں گے ۔

میں ابھی تجویز حکام کے سامنے پیش کرتا ہوں !

میکلو نے کہا ۔ اور پھر وہ کئی منٹ تک پرمود سے گفتگو کرتا رہا ۔

ختم شد

اس کے چہرے پر خوف کے آثار تھے ۔ آج ہی اسے گورنمنٹ کی طرف سے ہدایت ملی تھی کہ وہ اپنی جگہ چھوڑ دے ۔ اس کی جگہ گورنمنٹ کے ایک آدمی نے لے لی تھی جو اس کے مہیک اپ میں تھا ۔

اور اس نے اپنی کوٹھی چھوڑ دی ۔ وہ ہمیشہ سے بزدل تھا ۔ جانداز اٹامک انرجی کمیشن کے سربراہوں

میں اس کا ایک اہم مقام تھا۔ لیکن وہ اپنی فطری
کو کیا کرتا۔ اپنے دو ساتھیوں کی موت اس کے لئے
انتہائی خوفناک تھی۔ لیکن یہ اطلاع کہ قتل کسی خاص مق
کے لئے کئے جا رہے ہیں۔ اور اس کی زندگی بھی خطرے
میں ہے۔ اس کے لئے بم ہی ثابت ہوئی تھی۔
سیکیورٹی کے انتظامات کو وہ خوفناک نظروں سے
دیکھتا رہا اور پھر اس نے فیصلہ کر لیا کہ چند روز
کے لئے وہ یہ شہر ہی چھوڑ دے گا۔ اسی فیصلے کے
تحت وہ اس وقت ایئرپورٹ کی طرف جا رہا تھا۔ کار
تیز رفتاری سے دوڑ رہی تھی۔ اور اس کے چہرے پر
جیسے خوف کے آثار منجمد ہو گئے تھے۔ کار دوڑتی رہی
پھر وہ ایئرپورٹ کے علاقے میں داخل ہو گئی۔ ایئرپورٹ
کی عمارت کے قریب ٹیکسی روک کر ڈرائیور نے دروازہ
کھول دیا اور وہ سہما ہوا سا باہر نکل آیا۔ اس نے کانپتے
ہاتھوں سے ڈرائیور کو بل ادا کیا اور اپنا انتہائی مختصر سامان
لے کر عمارت میں داخل ہو گیا۔
جس طیارے سے اسے روانہ ہونا تھا۔ وہ صرف پانچ
منٹ کے بعد جانے والا تھا۔ وہ ویٹنگ روم کی طرف بڑھ
گیا۔ لیکن راستے میں ہی اس نے اپنا ارادہ تبدیل
کر لیا۔ اور وہاں واپس ہال میں آ گیا۔ ایک کافی اسٹال پر
پہنچ کر اس نے کافی تیار کی اور اس کے گھونٹ پینے
لگا۔ اب وہ اپنی حالت سنبھالنے کی کوشش کر رہا تھا۔ اور
جب وہ اس میں کسی حد تک کامیاب بھی ہو گیا تھا۔
کافی کا بل دینے کے ساتھ ہی اس نے اناؤنسر کی آواز
سنی جو طیارے کے مسافروں کو طیارے پر پہنچ جانے
کی ہدایت کر رہی تھی۔ وہ طیارے کی طرف بڑھ گیا۔
اس کی سیڑھیوں سے اوپر پہنچ کر اس نے اطمینان
کی طویل سانس لی۔ اور ایئرہوسٹس کی نشاندہی پر اپنی سیٹ
پر پہنچ گیا۔ سیٹ پر بیٹھ کر اس نے دو تین گہری گہری
سانسیں لیں اور پھر دوسرے مسافروں کی طرف دیکھنے لگا۔
مسافر بہت کم تھے۔ اور طیارہ تین چوتھائی خالی جا رہا
تھا۔ خود اس کے برابر کی سیٹ بالکل خالی تھی۔ آگے پیچھے
کی دونوں سیٹیں بھی خالی تھیں۔ آخری مسافر بھی آ گیا۔ اور
پھر طیارے کی پرواز کا وقت ہو گیا۔ مسافروں کو بیلٹیں کس لینے

کی ہدایت کی گئی اور طیارے سے سیڑھی ہٹالی گئی اور پھر
رن وے پر دوڑنے کے بعد طیارے کا اگلا حصہ فضا
میں اٹھنے لگا۔ اور چند منٹ کے بعد وہ خلاء میں
سیدھا تیر رہا تھا۔

بیلٹیں کھول دی گئیں۔ اب وہ پرسکون تھا۔ وہ
اس اچانک مصیبت پر غور کر رہا تھا۔ جو اس پر
نازل ہو گئی تھی۔ اٹلانک انرجی کمیشن میں وہ ایک اہم
عہدے پر فائز تھا۔ اور اس کی شخصیت بڑی معزز تھی۔
وہ لوگ اہم فارمولے پر کام کر رہے تھے شب و روز اس
کے لئے محنت ہو رہی تھی۔ لیکن اچانک۔ ان کا ایک
اور پھر دوسرا ساتھی پراسرار طریقے سے قتل ہو گیا
اس سلسلے میں گولڈن آئیڈمین کا نام سنا گیا تھا۔ لیکن
کوئی نہ جانتا تھا کہ وہ کون ہے اور کسی مقصد کے تحت
قتل کر لیا ہے۔

حالانکہ اس نے قتل و غارت گری کا بازار گرم کر
تھا۔ اور یہ فیصلہ نہیں کیا جا سکتا تھا۔ کہ وہ دونوں بھی
اتفاقیہ طور پر اس کی زد میں آ گئے ہیں یا ابھی کسی پروگرام

کے تحت قتل کیا گیا ہے۔ لیکن حکومت کی مشنری
نے اس سلسلے میں کسی گہری سازش کی سونگھ لی تھی۔
اور پھر کسی اہم فیصلے کے تحت حکومت نے ان لوگوں
سے درخواست کی کہ وہ کچھ عرصے کے لئے اپنی جگہ
چھوڑ دیں۔ کیونکہ ان کی زندگی خطرے میں ہے۔ ان کی جگہ
حکومت کے نمائندے لے لیں گے تاکہ اس خطرناک قاتل
کو پکڑنے کی کوشش کی جائے۔

اور وہ لوگ تیار ہو گئے۔ رابن ہارڈے ہی سب
سے زیادہ بزدل تھا۔ جو اپنا شہر چھوڑ کر جا رہا تھا۔
بقیہ تینوں کے بارے میں کوئی اطلاع نہیں تھی۔ اس
کی وجہ یہ تھی کہ ہارڈے بہت بزدل تھا۔ وہ موت سے
بہت ڈرتا تھا اور پھر موت بھی اتنی خوفناک۔

اس نے گھبرا کر گلے پر ہاتھ پھیرا۔ جیسے کوئی انجانا
ہاتھ اس کی گردن ٹٹول رہا ہو اور پھر وہ گھبرائے ہوئے
انداز میں چاروں طرف دیکھنے لگا۔ لیکن تمام مسافر آرام
سے اپنی سیٹوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ ائیر ہوسٹس جہاز
میں ان کو کہہ رہی تھی۔

اس نے اپنی گھبراہٹ پر قابو پا لیا۔ اف! اس کے
منہ سے طویل سانس نکلی۔ موت بھی کتنی بھیانک شے ہوتی ہے۔ بہرحال
اسے بہت جلد یہاں سے دور نکل جانا چاہیئے تاکہ تاکہ۔

وہ اس سے آگے نہ سوچ سکا۔ اچانک اس کی نظر
ایک طرف اٹھ گئی تھی۔ وہ ایک خوبصورت نوجوان تھا جس
کی آنکھوں پہ تاریک شیشوں کی عینک لگی ہوئی تھی۔ باریک اور
سرخ ہونٹ عجیب وحشیانہ انداز میں بھینچے ہوئے تھے اور وہ
شاید اسے ہی دیکھ رہا تھا

ہارڈسے کو اپنی سانس حلق میں گھٹتی ہوئی محسوس ہوئی
اس کے جسم نے پسینہ چھوڑ دیا۔

سیاہ عینک! سیاہ عینک۔ گولڈن آئیڈ مین! سیاہ
عینک۔ اس کا ذہن گردان کرنے لگا۔ اور اس کا دل ڈوبنے
لگا۔ اس وقت ایئر ہوسٹس اس کے قریب سے گزری۔ اس
نے ایئر ہوسٹس کو آواز دینا چاہی۔ لیکن آواز اس کے حلق میں
پھنس گئی۔ بمشکل اس نے ایئر ہوسٹس کا اسکرٹ پکڑ لیا اور
وہ حیران ہو کر رک گئی۔ اس نے متحیرانہ نگاہوں سے اس
کی طرف دیکھا اور پھر اس کی غیر حالت دیکھ کر ہمدردی سے

اس کی طرف جھک گئی۔

"یس پلیز۔ آپ کی کیسی طبیعت ہے؟" اس نے
پوچھا۔

"ب۔ وہ۔ بہ۔ ب۔ بغ۔" وہ کوشش کے باوجود حلق
سے آواز نہ نکال سکا۔

"اوہ۔" ایئر ہوسٹس جلدی سے آگے بڑھ گئی اور چند
سیکنڈ کے اندر وہ ایک شخص کے ساتھ اس کے قریب
پہنچ گئی۔ یہ شاید ڈاکٹر تھا۔ ڈاکٹر نے اسے دیکھا اور جلدی
سے ایک انجکشن اس کے بازو میں لگانے لگا تھا جہاز کے دوسرے
مسافر بھی اس کی طرف متوجہ ہو گئے تھے۔

لیکن وہ ہوش میں تھا۔ بمشکل تمام وہ حلق سے آواز
نکالنے میں کامیاب ہو سکا۔ اس کی انگلی باریک شیشوں کی
عینک والے کی طرف اشارہ کر رہی تھی۔ جس کے چہرے
پر عجیب سے آثار تھے۔ اور ہونٹوں پہ سفاک سی
مسکراہٹ۔

ڈاکٹر اور ایئر ہوسٹس نے اس اشارے کی طرف
دیکھا اور پھر ہارڈسے کی طرف متوجہ ہو گئے۔

"کیا بات ہے؟ جناب! وہ کون ہے؟" ہوسٹس نے
دلاسہ دینے والے انداز میں پوچھا۔

"فو۔ نا۔ تل۔ فو۔ ل۔ ڈ۔ ن۔ آئینڈ مین"
وہ بمشکل تمام کہہ سکا۔ اور ہوسٹس اور ڈاکٹر اچھل پڑے۔
ایک لمحے کے لئے ان کے چہرے بھی تاریک ہو گئے۔
انہوں نے خوفزدہ نظروں سے نوجوان کی طرف دیکھا
اور سیدھے کھڑے ہو گئے۔ نوجوان کے چہرے پر
بھی اسی قسم کے آثار تھے۔ جیسے اسے کسی بات کی
پرواہ ہی نہ ہو۔

پھر نوجوان ڈاکٹر سنبھل گیا اور پھر وہ سیدھا ہو کر اسی
نوجوان کی طرف بڑھ گیا۔ جہاز کے دوسرے تمام مسافر ان
کی طرف متوجہ تھے۔ "براہ کرم۔ براہ کرم۔ کیا آپ آنکھوں
سے چشمہ اتارنا پسند کریں گے۔"

"کیوں؟" نوجوان کے مسکراہٹ کے انداز میں پھیلے ہوئے
ہونٹ سکڑ گئے۔

"۔ دیکھئے۔ میں معافی چاہتا ہوں۔ وہ دراصل۔"
ڈاکٹر کچھ کہہ نہ سکا۔ اور بے بسی سے ادھر ادھر دیکھنے لگا

اسی وقت دو اور آدمی اس کی مدد کے لئے پہنچ گئے
پھر ہوسٹس نے انہیں تفصیل بتائی تھی۔

"ازراہ کرم۔ آپ یہ تکلیف ضرور کریں۔" وہ دونوں بولے۔
اور نوجوان اپنی جگہ سے کھڑا ہو گیا۔ اس کے جسم پر
ایک قیمتی لباس تھا۔ اور وہ بڑی حسین شخصیت کا مالک
تھا۔

اور ۔۔۔ پھر اس نے آنکھوں سے سیاہ فریم کا چشمہ
اتار دیا۔ اس کے ساتھ ہی بہت سی چیخیں جہاز میں گونج
اٹھیں

وہ آنکھیں اتنی ہی بھیانک تھیں۔ سونے کے رنگ
کی آنکھیں جن میں پتلیاں نہیں تھیں۔ سامنے کھڑے ہوئے
لوگوں کے حلق سے چیخ نکل گئی۔ گولڈن آئینڈ مین کے بارے
میں سب نے سن رکھا تھا۔ اس کی جہاز میں موجودگی اور
ایک شخص کا اس طرح دہشت زدہ ہونا ناقابل فہم بات
نہیں تھی۔ لیکن وہ سب سکتے میں رہ گئے۔

وہ مسکرایا اور بولا۔

"اب میں آپ لوگوں کی کیا خدمت کر سکتا ہوں؟"

"آپ - آپ! ایک شخص بولا۔

"ہاں۔ میں صاف مسٹر ہارڈے کو قتل کرنا چاہتا ہوں۔

وہ مسکرا کر بولا۔ سنہری خوفناک آنکھوں کے نیچے اس کی دلکش مسکراہٹ بھی بے حد بھیانک معلوم ہو رہی تھی۔

"نن - نہیں - نہیں - ہارڈے اپنی جگہ کھڑا ہو گیا۔ اس کے چہرے پر دہشت کے آثار پھوٹ پڑے تھے اور پھر وہ اچھل کر جہاز کے پچھلے حصے کی طرف بھاگا۔ گولڈن آئیڈمین اپنی جگہ کھڑا مسکرا رہا تھا۔

دفعتاً چند لوگوں نے اس پر حملہ کر دیا اور چونکہ وہ اس حملے کے لئے تیار نہیں تھا اس لئے وہ اپنی سیٹ پر گر پڑا۔

لیکن دوسرے لمحے اس کی آنکھوں سے ایک خوفناک شعاع نکلی اور دو چیخیں بلند ہوئیں۔ دو آدمی پر تڑپ رہے تھے اور ان کی سیٹوں میں جلتے ہوئے سوراخ تھے۔ جن سے دھواں نکل رہا تھا۔

ہر شخص کا یہی حشر ہو سکتا ہے۔ اسی طرح جہاز بھی

تباہ ہو جائے گا۔ اس لئے دوسری کوئی حرکت نہ کی جائے۔ وہ غراتے ہوئے انداز میں بولا۔"

"باز آ جاؤ۔ خدا کے لئے باز آ جاؤ! دفعتاً کوئی شخص چلایا اور بے ہوش ہو کر سیٹ سے لپٹ گیا۔ پائلٹ روم میں شاید ابھی ایک ہنگامے کی خبر نہ پہنچی تھی۔ دوسری طرف دہشت زدہ ہارڈے۔ ایمرجنسی ڈور کھولنے کی کوشش کر رہا تھا۔ یہ شاید پاگل پن کی کیفیت تھی۔

"ویری گڈ! گولڈن آئیڈمین کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔ "تم نے ایک دلکش موت کا انتخاب کیا ہے۔ ویری گڈ ویری گڈ! وہ آہستہ آہستہ آگے بڑھنے لگا۔

سب لوگ سکتے میں تھے۔ کوئی بھی مداخلت کی ہمت نہیں کر رہا تھا۔ اور ہارڈے پر مرگ کی کیفیت طاری تھی۔ گولڈن آئیڈمین اس کے قریب پہنچ گیا اور پھر اس نے ایک ہلکا سا قہقہہ لگایا جیسے ہارڈے کی اس کیفیت سے دلی مسرت ہو رہی ہو۔ بالکل بلی اور چوہے کی سی کیفیت تھی۔

اس کا ہاتھ ایمرجنسی ڈور کے ہینڈل پر پہنچ گیا۔ اور اچانک
ہینڈل کھل گیا۔ اس کے ساتھ ہی سنہری آنکھوں والے
شیطان نے ہارڈے کو دروازے کی طرف دھکا دے دیا
ہارڈے کی طویل اور بھیانک چیخ سنائی دی۔ اور فضاؤں
میں معدوم ہو گئی۔ ساتھ ہی ہوا کا ایک زبردست جھونکا
اندر گھس آیا۔ لیکن گولڈن آئیڈمین نے فوراً دروازہ بند
کر لیا۔

"کیا خیال ہے دوستو! دل چاہ رہا ہے تم سب
کو قتل کر دوں۔ لیکن یہاں میں صرف اس کو قتل کرنے
کے لئے آیا تھا اور پھر سچی بات یہ ہے کہ بھیگے ہوئے
چوہوں کو قتل کرنے میں کچھ مزہ بھی نہیں آتا۔ ہاں اگر تم
لوگ مجھ سے جنگ کرتے تو دوسری بات ہے۔ جاؤ۔
اپنے اپنے گھر جاؤ۔ اور اپنی ذہانت یا بزدلی کا شکریہ ادا
کرو۔ جس نے تمہیں زندہ رہنے دیا۔ اس نے اپنا کوٹ
اتار دیا۔ کوٹ کے نیچے وہ عجیب ساخت کی وردی پہنے
ہوا تھا۔ اس نے پشت پر لگی ہوئی زپ کھولی
اس ایمرجنسی دروازے سے باہر چھلانگ دی۔

ایک بار پھر جہاز میں بیٹھے ہوئے لوگ چیخ پڑے۔
لیکن اس چیخ میں سکون اور خوشی تھی۔ ایرہوسٹس نے لپک
کر ایمرجنسی ڈور بند کر دیا۔ اور اس طرح اس سے
لگ کر ہانپنے لگی۔ جیسے اس سے قبل کوئی سانس ہی
نہ لیا تھا۔

اور۔ وہ نیچے آ رہا تھا۔ کسی مٹی کے ڈھیلے کی طرح
کافی نیچے گرنے کے بعد اچانک اس کی جیکٹ کی
پشت سے باریک کلیوں کا پیراشوٹ نکل گیا اور
اس کی ڈوریاں تن گئیں۔ پیراشوٹ کھل گیا۔
اور وہ اطمینان سے نیچے اترنے لگا۔ اس کے
چہرے پر کسی قسم کے تردد یا پریشانی کے آثار
نہیں تھے۔ اس نے گردن اٹھا کر دور جاتے
ہوئے طیارے کو دیکھا اور اس کے ہونٹوں پر
مسکراہٹ پھیل گئی۔

پہلی بار میں نے ان لوگوں پر رحم کھایا ہے! وہ
خود بخود بڑبڑایا۔ لیکن بعض اوقات انسان اپنے
پسندیدہ مشغلے سے بھی کچھ عرصے کے لئے بور

ہو جاتا ہے۔ اس کی وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ ہارڈے
بہت زیادہ خوفزدہ تھا اور خوفزدہ لوگوں کو قتل کرنے
میں زیادہ مزہ نہیں آتا۔ بہرحال۔ اسے مرنا ہی تھا۔ اس
نے ایک طویل سانس لے کر زمین کی طرف دیکھا۔ جو
قریب سے قریب تر آتی جا رہی تھی۔ اور اس کے پاؤں
زمین کے قریب پہنچ گئے۔

پیراشوٹ کھول کر اس نے جسم سے علیحدہ کیا
اور چاروں طرف دیکھنے لگا۔ اور پھر وہ چونک پڑا۔ ہوا
نے اسے دھکیل کر اس جگہ اتارا جہاں ہارڈے کی لاش
پڑی ہوئی تھی۔ لاش جس کی ہڈیاں ریزہ ریزہ ہو کر پتھروں
سے چپک گئی تھیں۔

ختم

اخبارات میں جلی سرخیوں کے ساتھ طیارے کے
حادثے کے بارے میں خبریں چھپی تھیں۔ اخبارات
نے اپنے اپنے الفاظ میں لکھا تھا۔ کہ حکومت کی
پوری مشنری ایک شخص کے مقابلے میں ناکارہ ہو کر رہ
گئی ہے۔

مسعود نے خبر پڑھ کر ایک طویل سانس لی۔ حالات

قابو سے باہر تھے۔ اس نے ان کی یہ اسکیم بھی ناکام بنا
دی تھی۔ لیکن اس بات کا پرمود کو سو فیصدی یقین
تھا کہ وہ اکیلا نہیں ہے۔ یہاں اس کے کچھ مددگار
ضرور ہیں۔ وہ مددگار کون ہیں اور کیوں ہیں یہ بات صیغۂ راز
میں تھی۔

ڈائری کی تحریر کے مطابق وہ صرف انتقامی جذبہ تھا۔ لیکن
اس جذبے کے ساتھ کچھ مخصوص لوگوں کا قتل کیا معنی
رکھتا تھا۔

اس نے اخبار ایک طرف رکھ دیا۔ اور اپنی جگہ
سے کھڑا ہو گیا۔ اسی وقت شازیہ کی صورت
دروازے میں نظر آئی اور پرمود رک کر اسے دیکھنے
لگا۔ شازیہ کے چہرے پر کوئی خاص بات تھی۔

پرمود سوالیہ انداز میں اسے دیکھنے لگا۔

"آپ نے اخبار پڑھ لیا کیپٹن!" اس نے کہا۔

"ہاں!" پرمود نے جواب دیا۔ "تمہارا اشارہ گولڈن
آئیڈ مین کے نئے قدم کی طرف ہوگا۔"

"ہاں۔ میں ایک اور بات بتانا چاہتی ہوں۔"

"اوہ!" پرمود اسے دیکھنے لگا۔

"بنیزاکس سے ٹرانسمیٹر پر گفتگو کر رہی تھی۔"

"ٹرانسمیٹر۔؟" پرمود حیرت سے بولا۔

"ہاں۔"

"کیا گفتگو کر رہی تھی؟"

"افسوس۔ میں کوشش کے باوجود نہ سن سکی
بہرحال۔ کیا یہ بات بذاتِ خود حیرت انگیز نہیں ہے۔"

"بیشک ہے!" پرمود پرخیال انداز میں بولا۔

"اس کا مطلب ہے کہ وہ اس سے رابطہ
قائم کرنے میں کامیاب ہو گئی ہے۔" شازیہ کہنے لگی۔
لیکن پرمود نے اس کے جملے پر کوئی تبصرہ نہیں
کیا۔ چند منٹ کے بعد ملازمہ نے ناشتہ لگ
جانے کی اطلاع دی۔

"میلکو کہاں ہے۔" پرمود نے پوچھا۔

"اپنے کمرے میں موجود نہیں۔" ملازمہ نے ادب
سے جواب دیا۔

"اسے ناشتے کی اطلاع نہ دی۔؟"

"جی ہاں جناب!" ملازمہ نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ چلو۔ ہم آ رہے ہیں۔" پرمود نے کہا اور ملازمہ چلی گئی۔ پرمود شازیہ کی طرف دیکھنے لگا پھر بولا "تم نے وہ نیا اسٹیمر دیکھا تھا۔"

"ہاں۔ آرسی فورڈ ماڈل معلوم ہوتا تھا۔"

"آرسی فورڈ۔ ہوں۔ ٹھیک ہے۔ شکریہ۔ آؤ۔" پرمود شازیہ کے ساتھ کمرے سے نکل آیا۔ اس کا رخ ڈائننگ روم کی طرف تھا۔ اور وہ کسی گہرے خیال میں کھویا ہوا آگے بڑھ رہا تھا۔

ڈائننگ روم کے کھلے دروازے سے اس نے دیکھا۔ میکلنو سر پکڑے ہوئے بیٹھا تھا۔ اس کا چہرہ اترا ہوا تھا۔ آہٹ پر اس نے گردن اٹھائی اور سنبھل کر بیٹھ گیا۔ اس کے چہرے پر جبری مسکراہٹ آ گئی۔

"ہیلو!" وہ بولا۔

"ہیلو!" پرمود نے کہا اور آگے بڑھ ڈائننگ ٹیبل کے قریب پڑی ہوئی کرسی کھسیٹ کر بیٹھ گیا۔

شازیہ نے بھی اس کی تقلید کی تھی۔ اسی وقت دروازے میں نبیرا نظر آئی۔ اس کا چہرہ بالکل پرسکون تھا۔ پرمود، شازیہ اور میکلنو نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا اور تینوں کے دماغوں میں مختلف خیالات کوند گئے۔ لیکن تینوں نے ہی مسکرا کر اس کا استقبال کیا تھا۔

ناشتہ خاموشی سے شروع ہوا۔ اور پھر ختم ہو گیا۔ اور پھر اچانک پرمود نے سلسلۂ گفتگو شروع کر لیا۔ " اس نے میکلنو سے کہا۔

"تم نے اخبار ضرور پڑھا ہو گا میکلنو!"

"ہاں کیپٹن۔ یہ بدترین حادثہ ہے اور زانیکا کی انتظامیہ کی بدترین شکست! ہم لوگ منہ دکھانے کے قابل نہیں رہے ہیں۔" میکلنو عجیب سے لہجے میں بولا۔

پرمود کچھ سوچنے لگا پھر بولا۔ "بہرحال۔ اسے لوٹ کر دو میکلنو۔ اب وہ زیادہ دیر تک آزاد نہ رہ سکے گا۔ میں اس کے گرد جال ڈال چکا ہوں۔ مجھے

صرف اس کے مددگاروں کی تلاش ہے۔ بہرحال آج رات اس کے چند مددگار منظرِ عام پر آ جائیں گے۔ اس کے بعد اس پر ہاتھ ڈالنا کچھ مشکل نہ ہوگا۔

میکلنو حیرت زدہ انداز میں اس کی شکل دیکھ رہا تھا۔ اور شازیہ ششدر تھی۔ اسے تعجب تھا کہ پرمود نے بنیرا کی موجودگی کو نظر انداز کر لیا تھا۔ اور اپنا پروگرام بنا لیا تھا۔ جبکہ بنیرا سو فیصدی مشکوک تھی۔

"تم نے کیا کیا ہے کیپٹن! بہت کچھ۔ بس دیکھتے جاؤ۔" پرمود مسکرا کر بولا اور میکلنو خاموش ہوگیا۔

"کیا تم اس جگہ جاؤ گے جہاں یہ حادثہ پیش آیا ہے۔"

"نہیں۔ وہاں جانا بے سود ہے۔ ویسے بھی لاش یا لاش کے ریزے سمیٹ کر وہاں سے لائے جا چکے ہیں۔ کیونکہ یہ واقعہ یہاں سے چار سو میل دور پیش آیا ہے۔"

"اوہ۔ اچھا۔" پرمود نے گردن ہلائی۔ اور پھر وہ ناشتہ کی میز سے اٹھ گئے۔ بنیرا خاموشی سے اپنے کمرے کی طرف چلتی گئی اور پرمود شازیہ کے ساتھ چل پڑا۔

"تم بنیرا کے کمرے میں جاؤ شازی۔ اسے کسی بھی قیمت پر تنہا نہ چھوڑو۔ کم از کم شام تک۔ اس کے بعد تمہاری چھٹی ہوگی۔"

"مگر۔۔۔!"

"تمہاری صلاحیت پر منحصر ہے۔ اسے بند کر کے کہیں لے جاؤ۔ چاہے تھوڑی دیر کے لئے سہی!" پرمود نے کہا۔

"بہتر ہے!" شازیہ نے کہا۔ اور وہ تیزی سے بنیرا کے کمرے کی طرف چل دی۔ پرمود اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ شازیہ نے بنیرا کے کمرے میں جھانکا وہ متفکر سی ایک صوفے میں بیٹھی ہوئی تھی۔ شازیہ کو دیکھتے ہی سنبھل گئی اور مسکرانے لگی۔

"کیا سوچ رہی ہیں مس بنیرا۔"

"کچھ نہیں مس شازیہ۔ بعض اوقات طبیعت خود بخود اداس ہو جاتی ہے۔ بلنیرا نے جواب دیا۔

شازیہ اس کے چہرے کی طرف دیکھ رہی تھی۔ پھر وہ ایک طویل سانس لے کر بولی۔ کچھ لوگ اپنے معاملات میں بہت محتاط ہوتے ہیں۔ حالانکہ ان کے دوست ان کی پریشانیاں دور کرنے کے لئے بے چین رہتے ہیں۔

" اوہ۔ نہیں شازی ڈارلنگ، ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ میں نے تمہیں بتایا تاکہ میری پچھلی زندگی بڑی ناخوشگوار گذری ہے۔ اس ماضی کی بعض جھلکیاں مجھے اداس کر دیتی ہیں۔ حالانکہ میں بہتر حال میں ہوں۔ بلنیرا نے مسکراتے ہوئے بتایا اور شازیہ معنی خیز انداز میں سر ہلا کر رہ گئی۔ یہ دوسری۔ بلنیرا بول رہی تھی۔ چند دن قبل وہ اتنی صفائی سے جھوٹ نہ بول سکی تھی اور بہت زیادہ ملول تھی۔

لیکن اب حالات بدل چکے تھے۔ اب پوزیشن

ہی دوسری تھی۔ وہ یقینی طور پر اس سے مل چکی تھی۔ لیکن شازیہ کو اپنا کام انجام دینا تھا۔ چنانچہ وہ سنبھل گئی اس نے اپنا موڈ فوراً تبدیل کر لیا اور بولی۔

" آج کیا پروگرام ہے بلنیرا۔

" جو تم کہو۔!

" سیر و تفریح۔ آج ہم سمندر کے کنارے چلیں گے!

" ضرور۔! بلنیرا نے کہا۔

" تب پھر تم تیار ہو جاؤ۔

" ابھی؟

" ہاں۔ یہاں اکیلے پڑے کیا کریں گے۔ مسٹر میکلفو روانہ ہو چکے ہوں گے اور کیپٹن بھی اپنے چکر میں نکل جائیں گے۔

" کیپٹن کہاں جاتے ہیں؟ بلنیرا نے رواداری میں پوچھا۔

ارے۔ کیا بتایا جا سکتا ہے۔ بس وہ میکلفو کی مشکل آسان کرنے کے چکر میں ہیں۔

"کیا وہ اس خطرناک آدمی کا سراغ لگا چکے ہیں؟"
نبیرا نے خوف زدہ سی شکل بناتے ہوئے کہا۔ اور شازیہ
دل ہی دل میں ہنس پڑی۔ یہ کل کی لونڈیا اسے بیوقوف
بنا کر معلومات حاصل کر رہی تھی۔ بہرحال وہ اسے
مایوس نہ کرنا چاہتی تھی۔ اور پھر پروفیسر خیال کے
تحت ناشتہ کی میز پر ہی اپنی کارروائی کا اظہار کر چکا
تھا۔ چنانچہ وہ بولی۔
"ہاں۔ شاید وہ کسی خاص نتیجے پر پہنچ گئے ہیں۔
صبح بھی کہہ رہے تھے۔
"مگر وہ نتیجہ کیا ہے؟
"اب یہ مجھے کیا معلوم سنجیدہ؟
"کیوں! نبیرا نے اسے شبہ کی نظروں سے
دیکھا۔
"بھئی ظاہر ہے۔ وہ سیکرٹ ایجنٹ ہے۔ ہر چند
کہ وہ ایک پرائیویٹ کیس پر کام کر رہا ہے۔ لیکن یہ
لوگ اپنے تمام اقدامات کو راز میں رکھتے ہیں! شازیہ
نے کچھ جھنجھلاتے ہوئے سے انداز میں بتایا۔ اسے

یہ ہودہ دن کی لڑکی بکواس کرتی ہوئی معلوم ہو رہی
تھی۔
نبیرا گردن جھکا کر کچھ سوچنے لگی۔ پھر بولی "بہرحال
ہم سمندر کے کنارے چل رہے ہیں۔
"ہاں۔ لیکن میں محسوس کرتی ہوں کہ تمہیں اس
خطرناک انسان کے معاملات سے گہری دلچسپی ہے
شازیہ بولی۔
"ایں۔ وہ چونک پڑی۔ چند لمحات خوفزدہ
نگاہوں سے شازیہ کو دیکھتی رہی۔ پھر بولی۔ یہ۔
یہ اندازہ تم نے کس طرح لگایا۔؟
شازیہ پھر چکرا کر رہ گئی۔ کبھی تو یہ لڑکی بے حد
پراسرار معلوم ہوتی تھی۔ اور کبھی انتہائی سیدھی
اور بے وقوف۔ گویا وہ ابتک یہ سمجھ رہی تھی کہ
اس کی حالت سے کسی نے کوئی اندازہ نہیں لگایا
ہے۔ بہرحال جواب دینا ضروری تھا۔ اس لئے
وہ جلدی سے بولی۔
"کبھی۔ میں تمہاری بار بار اسی کے بارے میں

گفتگو کرنے سے ۔ تم ہمیشہ اسی موضوع پر گفتگو
کرتی ہو ۔

"اوہ — ہاں ۔ دراصل مجھے بہت خوف محسوس
ہوتا ہے ۔ خدا کی پناہ اگر وہ کبھی اسی طرف آ نکلا
تو —" بلنیرا نے پھر خوبصورتی سے بات ٹالی ۔

"وہ جب آئے گا تب دیکھا جائے گا ۔ فی الحال تم سمندر
کے کنارے چلو ۔ اٹھو!" شازیہ نے کہا اور بلنیرا مسکراتی
ہوئی کھڑی ہو گئی ۔

اس کی پیشانی پر اب بھی تردد کی شکنیں تھیں جنہیں
اس نے کسی قدر دور کرنے کی کوشش کی تھی ۔ بہرحال
اس نے لباس وغیرہ تبدیل کیا ۔ اور پھر شازیہ
کے ساتھ باہر چلنے کے لئے تیار ہو گئی ۔

تھوڑی دیر کے بعد وہ دونوں باہر نکل آئیں ۔ پورٹیکو
میں دوسری کار کھڑی ہوئی تھی ۔ بلنیرا نے اسٹیئرنگ سنبھال
لیا اور کار تیز رفتاری سے آگے بڑھ گئی

شازیہ بظاہر اسکرین سے سامنے دیکھ رہی
تھی ۔ لیکن اس کی نظریں بلنیرا کے چہرے کا جائزہ

بھی لے لیتی تھی ۔ جس پر غور و فکر کی شکنیں پڑی
ہوئی تھیں ۔

یقیناً وہ پرمود کے اقدام کے بارے میں سوچ
رہی ہو ۔ اور ممکن ہے ۔ وہ اس سلسلے میں کسی
طرح "اسے" اطلاع بھی دے دے ۔ لیکن — اوہ
پرمود نے جان بوجھ کر اس کے سامنے یہ تذکرہ کیا تھا ۔
اس کی کچھ نہ کچھ وجہ ضرور ہو گی ۔ ضرور ہو گی ۔ یقیناً پرمود
اس کے گرد اپنا جال پھیلا رہا ہے

اس نے ایک طویل لی اور کھڑکی سے باہر دیکھنے لگی کا[illegible]
کے علاقے میں مڑ رہی تھی ۔

٭٭٭

عمران سیریز کا شاہکار ناول

پلی گوڈا

مصنف............ ایم ایس اختر

۱- دولت حاصل کرنے کی ہر انسان کوشش کرتا ہے لیکن یہ کوشش اگر حرص و ہوس میں تبدیل ہو جائے تو انسان...... درندہ بن جاتا ہے۔

۲- گوری ایک ایسی بدنصیب دوشیزہ تھی کہ وہ جس نوجوان سے محبت کرتی.... وہی پلی گوڈا کا نشانہ بن جاتا۔

۳- آخر عمران بھی اسی کی محبت میں گرفتار ہو گیا۔ پھر کیا ہوا پلی گوڈا تو گیا — پلی گوڈا کا باپ تک کانپ اٹھا۔

سسپنس اور قہقہوں سے بھرپور شاہکار۔

"کیس سکرٹ سروس کے سپرد کر دیا گیا ہے۔ اور یہ پہلی بار ہوا ہے۔ حالانکہ میں اگر چاہوں تو کچھ عرصے کے لئے اور مہلت لے سکتا ہوں۔ لیکن میں نے سوچا سیکرٹ سروس والوں کو ہی کیوں حسرت رہ جائے۔" میکلنو پرمود کو بتا رہا تھا۔

"اس کا مطلب ہے کہ اس کیس سے تمہارے اختیارات ختم ہو گئے۔"

پرمود نے پوچھا۔

"اختیارات! وہ تو کسی بھی صورت میں نہیں ختم ہو سکتے! میں کسی بھی وقت ملک کے کسی بھی معاملے میں مداخلت کر سکتا ہوں۔ سیکرٹ سروس والے اس سلسلے میں کام ضرور شروع کریں گے۔ لیکن اگر میں نے ضرورت سمجھی تو میں کسی بھی وقت اس میں دخل دے سکتا ہوں۔ بہرحال ایک طرح سے یہ اچھا ہی ہوا۔ کیونکہ اس شکل میں میرے کاندھوں سے قانونی اور سلامتی ہٹ گئی۔ اور اب بھی الجھی سے کام کر سکوں گا۔ یعنی پرائیویٹ طور پر۔ اسے کیس ٹرانسفار مر کے آرڈر پر میں نے کوئی تبصرہ بھی نہیں کیا، جس کا مطلب ان لوگوں نے یعنی اعلیٰ حکام نے یہی نکالا ہو گا کہ میں اس کیس کے ٹرانسفر ہو جانے سے خوش نہیں ہوں۔ اور خوش بھی کیسے ہوتا۔ جبکہ یہ میری زندگی کا پہلا واقعہ ہے۔ بہرحال، سیکرٹ سروس والوں

کو بھی تیر بار بننے دو۔ میں رخصت لے کر تندہی سے اس سلسلے میں کام کروں گا۔ اور اگر کامیابی ہوئی تو یہ کیس ایمرجنسی طور پر دوبارہ اپنے ہاتھ میں لے لوں گا۔" میکلنو نے کہا۔

"ہوں!" پرمود پرخیال انداز میں بولا۔ پھر کہنے لگا۔

"میں بھی برابر مصروف ہوں میکلنو۔ میں چاہتا ہوں کہ میری چھٹیاں بہتر طور پر گزر جائیں۔ اور اس سے بہتر کوئی بات نہ ہو گی۔ لیکن تم اس سلسلے میں جو کچھ بھی کہہ چکے ہو۔ وہ میرے علم میں نہیں ہے۔ البتہ — میں کچھ انکشافات کرنا چاہتا ہوں۔"

"اوہ!" میکلنو پرمود کی سنجیدگی پر چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔

"ممکن ہے تمہیں کچھ ذہنی جھٹکے برداشت کرنا پڑیں۔"

"کیا کہنا چاہتے ہو تم —" میکلنو بولا۔

"کہنا نہیں — فی الحال دکھانا چاہتا ہوں۔" پرمود نے جواب دیا۔

میں الجھن میں پڑ گیا ہوں۔ براہ کرم بتاؤ۔ کیا بات ہے؟

"اٹھو! پرمود نے کہا۔ اور میکلنو حیرت زدہ سا اٹھ کھڑا ہوا۔ پرمود اسے ساتھ کے کمرے سے نکل آیا۔ اور پھر وہ یہ بنیزا کے کمرے کی عقبی کھڑکی پر پہنچ گیا۔ جہاں سے اندر جھانکنے کا انتظام پرمود نے پہلے ہی کر لیا تھا۔ میکلنو حیرت زدہ سا پرمود کے ساتھ کھڑا ہو گیا۔ انہوں نے اندر جھانک کر دیکھا۔ کمرہ میں بنیزا اور شازیہ موجود تھیں۔

"تم یہاں رکو۔ میں ابھی آیا۔ پرمود نے کہا۔ اور پھر وہ دوسری طرف پہنچ گیا۔ اس کے حلق سے ایک آواز نکلی اور اس وقت شازیہ بنیزا کے پاس ہی کھڑی ہو گئی۔

یہ سب طے شدہ پروگرام کے تحت ہوا تھا۔ پرمود نے شازیہ کو ہدایت کر دی تھی کہ جب تک وہ اسے اشارہ نہ دے۔ تب تک وہ بنیزا کو اکیلا نہ چھوڑے تاکہ وہ ٹرانسمیٹر پر گفتگو نہ کر سکے۔

شازیہ کے کمرے سے نکلتے ہی پرمود واپس میکلنو کے قریب پہنچ گیا اور وہ دونوں اندر جھانکنے لگے

"ایک قصہ ہے کیپٹن! میکلنو نے شدید حیرت سے پوچھا۔

"دیکھو۔ ممکن ہے۔ ممکن ہے۔ پرمود جملہ پورا نہ کر سکا۔ کیونکہ اندر بنیزا نے جلدی سے کمرے کا دروازہ کھول کر باہر جھانکا اور پھر اسے اندر سے بند کر کے ایک الماری کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے الماری سے ایک چھوٹا سا ڈبہ نکالا یہ یقیناً ٹرانسمیٹر تھا۔ ٹرانسمیٹر کی آواز بلند کر کے اس نے کسی کو کال کیا اور پھر گفتگو کرنے لگی۔ اندر کی گفتگو ان دونوں کی سمجھ میں نہیں آ رہی تھی۔ لیکن میکلنو تو اسے ٹرانسمیٹر پر کسی سے گفتگو کرتا دیکھ کر ہی حیرت سے گنگ ہو گیا تھا۔

بنیزا نے کافی دیر تک گفتگو کے بعد ٹرانسمیٹر بند کر دیا اور گہرے گہرے سانس لینے لگی۔

پھر اس نے ٹرانسمیٹر دوبارہ اس الماری میں بند

کر لیا اور بیٹھ کر ہانپنے لگی۔ جیسے ایک طویل راستہ
طے کر کے آئی ہو۔

"آؤ!" پرمود نے میکلنو کا ہاتھ پکڑا اور ایک طرف
بڑھ گیا۔ اور پھر اس نے وہی آواز دوران حلق
سے نکالی اور میکلنو پھر اچھل پڑا۔ وہ اس طرح
پرمود کو دیکھنے لگا۔ جیسے پرمود کا دماغ اچانک خراب
ہو گیا ہے۔

لیکن اس وقت اسے کسی عورت کی
دردناک چیخ سنائی دی۔ اور پھر مسلسل چیخیں۔
آواز شازیہ کے کمرے سے آ رہی تھی۔ میکلنو پر
تیسری بار بوکھلاہٹ کا حملہ ہوا۔ اس نے شازیہ
کے کمرے کی چھلانگ لگانا چاہی۔ لیکن دوسرے
لمحے وہ پرمود کی آہنی گرفت میں تھا۔ پرمود کا
ہاتھ اس کے منہ بھی پہنچ گیا تھا۔ خاموشی سے
کھڑے رہو۔ پرمود نے سرگوشی کی۔

اور میکلنو پاگل ہو گیا۔ اس کا سر بری طرح
چکرا رہا تھا۔ اس وقت بنیرا کے کمرے کا دروازہ

کھلا اور بے تحاشہ شازیہ کے کمرے کی طرف
دوڑی۔ حالانکہ اس کی ایک ٹانگ پلاسٹک کی تھی۔
لیکن وہ حتی الامکان بہت تیز دوڑی تھی۔

پرمود میکلنو کا بازو پکڑ بنیرا کے کمرے میں گھس
آیا اور پھر ایک صوفے کے داہنے بازو میں ہاتھ ڈال
کر پرمود نے ایک چوکور بکس نکال لیا۔ یہ بازو اندر
سے خالی تھا۔

"آؤ۔" اس نے میکلنو سے کہا۔ اور ڈبہ جیب
میں رکھ کر وہ شازیہ کے کمرے کی طرف دوڑے۔ شازیہ
کے کمرے کا دروازہ کھلا ہوا تھا۔ اور وہ فرش پر
چت پڑی گہری گہری سانسیں لے رہی تھی۔ اس
کے سرہانے بے چینی کے عالم میں بیٹھی ہوئی تھی اسی
کے چہرے پر بڑی بے چینی کے آثار تھے۔

"کیا ہوا — کیا ہو گیا!" پرمود نے پوچھا۔

"پپ — پتہ نہیں — شاید بے ہوشی میں!" بنیرا
پریشانی سے بولی۔ میں نے ان کی چیخیں سنی تھیں۔
اور پھر میں دوڑ پڑی۔

"آخر کیا ہوا — ؟" پرمود شازیہ پر جھک گیا۔ پھر
اس نے اسے اٹھا کر مسہری پر ڈال لیا۔ اور اسے
ہوش میں لانے کی کوشش کرنے لگا۔

"صرف دس پندرہ منٹ قبل یہ میرے
پاس سے اٹھ کر آئی تھی۔ اسی وقت بالکل
ہشاش بشاش تھیں اور ہم لوگ گفتگو کر رہے تھے"

"اوہ! تعجب ہے!" پرمود نے کہا۔ اور وہ شازیہ
کے گال تھپتھپانے لگا۔ میکلفو ابھی تک کھڑا ہوا تھا۔ وہ
کسی مخبوط الحواس کی طرح ایک ایک کی شکل تک رہا
تھا۔ اور پرمود کو ہنسی آ رہی تھی۔

بڑے کمزور اعصاب کا مالک معلوم ہوتا ہے یہ میکلفو۔
پرمود سوچ رہا تھا۔ اور پھر وہ شازیہ کی طرف متوجہ
ہو گیا۔ جس نے ایک طویل جماہی کے ساتھ آنکھیں کھول
دی تھیں۔

"کیسی طبیعت ہے شازی!" پرمود نے پیار سے پوچھا۔

"اچھی ہوں!" شازیہ نحیف آواز میں بولی۔

"خیریت۔ کیا ہو گیا تھا۔ تمہیں؟" پرمود نے پوچھا۔

"اوہ — کچھ نہیں — میں شرمندہ ہوں کہ تم لوگوں
کو تکلیف دی۔" شازیہ نے کہا۔

"مگر — آخر۔ کیا ہوا تھا۔"

"میں ڈر گئی تھی۔"

"ڈر گئی تھی۔"

"ہاں"

"کیسے"

"بس۔ آ کر لباس تبدیل کیا اور مسہری پر لیٹ گئی
اور اسی وقت مجھے محسوس ہوا۔ جیسے کوئی میرے کمرے
کا دروازہ کھول لیا ہے۔ اور پھر ایک شخص اندر داخل
ہو گیا۔ اس کے چہرے پر سیاہ چشمہ تھا۔ بڑے
شیشوں والا سیاہ چشمہ! میں سمجھی — کہ — کہ
وہ گولڈن آئیڈ میں ہے۔ میں ہی چیخ کر نیچے۔ اتر
آئی۔ لیکن جیسے ہی نیچے اتری۔ وہ سایہ غائب
ہو گیا۔ میں دوبارہ دہشت سے چیخ پڑی۔ بس۔
اس کے بعد مجھے ہوش آیا۔"

"اوہ — ! میکلفو پہلی بار بولا۔ وہ — یہاں — اس

کوٹھی میں ! کیا آپ نے اسے اچھی طرح دیکھا تھا مس
شازیہ !

" نہیں مسٹر میکلنو — میں اس بات کی معافی مانگ
رہی تھی۔ میرا خیال ہے۔ وہ میرا وہم تھا۔ سو فیصدی
وہم۔ کیونکہ میں چند منٹ قبل اس کے بارے
میں سوچ رہی تھی "

" اوہ ۔ تو گویا ۔ "

" ہاں ۔ بظاہر تو ایسا ہی معلوم ہوتا ہے۔

" کیا تم نے مس شازیہ کی چیخیں سنی تھیں مس بلینزا"
پرمود نے پوچھا۔

" ہاں ۔ میں وہی چیخیں سن کر دوڑ پڑی تھی ۔ بلینزا نے
عجیب سے لہجے میں جواب دیا۔ اس کے چہرے کے
تاثرات عجیب ہو رہے تھے۔

" یہاں آکر تم نے کیا دیکھا۔

" صرف یہ کہ مس شازیہ بے ہوش پڑی تھی ۔

" دروازہ کھلا ہوا تھا۔

" ہاں اس کا قفل نہیں لگا تھا۔ ویسے وہ بند تھا۔

میں کوٹھی کی تلاشی لیتا ہوں ! میکلنو نے کہا۔ اور اپنے
کمرے کی طرف بڑھ گیا تاکہ ملازم لے کر تلاشی لے سکے۔

" میں بھی چلتی مسٹر میکلنو ! بلینزا ایک دم بولی اور
میکلنو کے جواب کا انتظار کئے بغیر اس کے ساتھ
باہر نکل گئی ۔

پرمود نے مسکرا کر شازیہ کی طرف دیکھا اور
شازیہ بھی سہمے ہوئے انداز میں مسکرانے لگی۔

" مجھے آج ہی معلوم ہوا۔ شازیہ کہ آپ ایک
شاندار ایکٹر بھی ہیں۔ پرمود ہنستے ہوئے کہنے لگا۔

" میں بہرحال سیکرٹ سروس کی ایک رکن ہوں کیپٹن ۔
اور جانتی ہوں کہ ہمیں اپنا فرض انجام دینے کے
لئے کون کون سی چیز کی ضرورت پڑ سکتی ہے!
شازیہ نے جواب دیا۔

پھر بولی ۔ کیا آپ اپنی مرضی کے مطابق
کامیاب ہوئے ہیں ؟

سو فیصدی ۔ تمہاری کامیاب کوشش نے سب
کچھ ٹھیک کر لیا۔ بلکہ آج کے ڈرامہ کی ہیرو تم ہی

ہو۔ میں ہیروئن تمہیں نہیں کہہ سکتا۔ کیونکہ —؟

پرمود جملہ مکمل کئے بغیر خاموش ہو گیا۔ کیونکہ دروازے سے نبینڈرا اور میکلنو داخل ہو رہے تھے۔

"بڑا پُراسرار گورکھ دھندا ہے کیپٹن۔ میں نے انتہائی کوششوں سے اپنے دماغ کو قابو میں رکھا ہے۔ ورنہ میرا دل چاہ رہا تھا کہ اپنے جسم پر پہنے ہوئے تمام کپڑے پھاڑ کر گھوڑے کی طرح ہنہنانے لگوں"۔ میکلنو مضحکہ خیز انداز میں بولا! اور پرمود ہنس پڑا۔

چند منٹ ہنستا رہا اور پھر سنجیدہ ہو کر بولا۔ "چنانچہ اب ضرورت

ہے۔ کہ میں تمہیں سب کچھ تفصیل سے بتلا دوں۔ لہٰذا تم ایک دلچسپ کہانی سننے کے لیے تیار ہو جاؤ۔"

"میں بالکل تیار ہوں۔ مگر براہ کرم جلدی کرو۔" میکلو بے صبری سے بولا۔

"یہ کہانی شمالی ڈارنیکا سے تعلق رکھتی ہے۔ شمالی ڈارنیکا کے ایک ہسپتال سے۔ اور پھر اس نے کہانی شروع کر دی۔ نرس فیزی کا عشق اور اس کے بعد گولڈن ایجنٹ کی کہانی۔ میکلی کا منہ شدت حیرت سے کھل گیا۔ اس کی شکل بڑی مضحکہ خیز ہو گئی تھی۔

پرمود نے کہانی کا آخری لفظ بھی سنا دیا۔ اور پھر وہ خاموش ہو کر مکلیو کی شکل دیکھنے لگا۔ موخرالذکر شدید حیرت کے عالم میں بیٹھا تھا۔ اس کے چہرے پر سیکڑوں تاثرات گذر رہے تھے۔

پرمود نے اسے سوچنے کا موقع دیا کہ اس کے بعد وہ جو نتیجہ اخذ کرے وہ حقیقت سے دور نہ ہو۔ اور ایسا ہی ہوا۔ میکلیو کے چہرے سے حیرت کے آثار کم ہو گئے۔ اور وہ ایک گھٹی گھٹی سانس لے کر بولا۔

"چنانچہ ثابت ہوا۔ کہ یہ لڑکی جسے ہم ہنیزا کے نام سے جانتے ہیں۔ اصل میں نرس فیزی ہے۔" وہ بولا۔

"سو فیصدی!"

"لیکن اب۔؟"

"فیزی کے شدید عشق کی تپش تم محسوس کر چکے ہو گے۔ چنانچہ جیسے ہی آئیڈ بین کی یہاں آمد کی خبر مشہور ہوئی۔ وہ بے چین ہو گئی۔ اور لاکھوں آفتوں کے ساتھ اسے تلاش کرنے لگی۔ حالانکہ یہ ایک احمقانہ کوشش تھی۔ کیونکہ پولیس اس سے کہیں زیادہ شدومد سے اسے تلاش کر رہی تھی۔ اور وہ اتنی آسانی سے ملنے والی چیز نہ تھا۔ لیکن لڑکی شدت عشق سے مجبور تھی۔ وہ اسے تلاش کرتی اور——— آخر——— شاید اسے پا لیا——— لفظ شاید میں اس لیے استعمال کر لیا۔ کہ اس بارے میں مجھے بھی ابھی یقین نہیں ہے۔ اور اس یقین کو پختہ کرنے کے لئے آج یہ مکمل ڈرامہ کھیلا گیا۔

"ڈرامہ - کیا مطلب!" میکلیو ایک دم اچھل پڑا۔

"ہاں میرے دوست۔ سو فیصدی ڈرامہ! مجھے یہ پوری

تفصیل۔ نمبرا! قیزی کی ڈائری سے معلوم ہوچکی تھی۔ اور اب
بھی اس شک میں تھا کہ آخر پینیزا کہاں جاتی ہے۔ بہر حال۔
ایک رات۔ پینیزا کو میری اور شازیہ کی نگاہوں کے سامنے
سے اغوا کر لیا گیا۔ اور اس سلسلے میں ان کے کچھ آدمی بھی
شازیہ کے ہاتھوں مارے گئے۔ بہر حال دوسرے دن پینیزا نہ
صرف اپنے کمرے میں موجود تھی۔ بلکہ بالکل پرسکون تھی۔ تب
میرے ذہن میں کچھ اور خیالات رقص کرنے لگے۔ اور میں
نے ان پر عمل شروع کر دیا۔

یہ ڈرامہ اس سلسلے کی ایک کڑی تھی۔ تمہیں یاد ہوگا۔
کہ آج صبح میں نے ناشتے کی میز پر تم سے کچھ الفاظ کہے
تھے۔ میں نے کہا تھا۔ کہ آج میں ایک اہم قدم اٹھانا چاہتا
ہوں۔ اور یہ الفاظ پینیزا کے سامنے کہے گئے تھے۔ اور
پھر اسی وقت سے شازیہ۔ پینیزا کے پیچھے لگ گئی۔ تاکہ
وہ ٹرانسمیٹر پر ان لوگوں کو یا۔ گولڈن آئیڈین کو اس بات
کی اطلاع اس وقت تک نہ دے سکے۔ جب تک میں نہ چاہوں۔
چنانچہ وہی ہوا۔ شازیہ پینیزا کو لے کر سیر کرنے نکل گئی۔
اور میں نے بازار سے ایک چھوٹا ٹیپ ریکارڈ خرید کر پینیزا

کے کمرے میں صوفے کے نیچے کے اندر لگا دیا۔ یہ خودکار
ٹیپ ریکارڈر ہے۔ جو آواز کی لہروں سے آن ہو جاتا ہے۔
میں تمہیں بھی یہ گفتگو دکھانا اور سنانا چاہتا تھا۔ چنانچہ
شازیہ اس وقت تک پینیزا کے پیچھے لگی رہی جبتک ہم
دونوں وہاں نہ پہنچ گئے۔ اور پھر میں نے شازیہ کو سگنل
دے دیا۔ اور وہ اٹھ کر اپنے کمرے میں چلی گئی۔ اور
اس کے جاتے ہی۔ پینیزا جو اس اطلاع کو اس تک پہنچانے
کے لیے بے چین تھی۔ جلدی سے ٹرانسمیٹر پر یہ اطلاع
دینے لگی۔ اب ظاہر ہے۔ کہ وہ گفتگو نہ سن سکے۔ لیکن
اس ٹیپ ریکارڈر نے ضرور سنی ہوگی۔ اور تم جانو
یہ ہر بات اچھی طرح یاد کر لیتا ہے۔ پرمود مسکرایا۔ پھر
بولا۔ بہرحال۔ اب ڈرامے کا آخری سین چلے گا۔ میں نے شازیہ
کو دوسرا سگنل دیا۔ کہ کام ہو چکا۔ اب وہ اپنا پارٹ دوبارہ
شروع کرے۔ اور شازیہ نے پارٹ شروع کر دیا۔
وہ چیخیں نتیجہ خاطر خواہ ہوا۔ پینیزا اس طرف دوڑ گئی۔ اور
ہمیں ٹیپ ریکارڈ لگانے کا موقع مل گیا۔ اور پھر جو کچھ
ہوا میرے دوست وہ اضافی حیثیت رکھتا تھا۔

خدا کی پناہ —: تم انسان ہو یا — گمر-گمر — یہ ہینرا
نے میری نیکی کا صلہ دیا ہے اس نے۔ میکلو
کی حیرت غصے میں بدل گئی ۔

"ہاں - میکلو میرے دوست ! مگر اس کے اس جذبے کی
طرف نگاہ کرو ۔ وہ دل کے ہاتھوں مجبور ہے ۔ مجھے یقین ہے
کہ وہ خود اس زندگی کو پسند نہ کرتی ہوگی ۔ لیکن وہ یہ
بھی جانتی ہوگی ۔ کہ گولڈن آئیڈین یا رابن زندہ ہے۔ اور
وہ مجھ سے خوفزدہ ہے ۔ اس کا خیال ہے ۔ کہ میں اسے
گرفتار کرا سکتا ہوں ۔

اس میں شک ہی کیا ہے ۔ میکلو پرخیال انداز میں
ہی بولا - اور کچھ سوچنے لگا ۔ اس کا چہرہ متضاد کیفیتوں
کا حامل تھا۔ کبھی وہ غصے سے سرخ ہو جاتا اور کبھی شرمندگی
کے آثار ابھر آتے پھر وہ کہنے لگا " اب ہمیں کیا کرنا ہے۔
کیپٹن: اس کا فیصلہ تم ہی کر سکو گے ۔ مجھے اس " مکار لڑکی
سے نفرت ہو گئی ہے ۔

" ابھی جلدی نہ کرو : لیکن ہم اس سے بہت فائدہ اٹھا
سکتے ہیں ۔ اور اس کے لیے اس پر نگاہ ضروری ہے ۔ میرے خیال
میں ہمیں فوراً ایکشن لینا ہوگا ۔ ابھی اس وقت - لیکن اس
سے قبل تم ٹیپ ضرور سن لو !
پرمود نے کہا۔ اور پھر وہ جیب میں سے ٹیپ لاکر سنانے
لگا - !

" کیپٹن پرمود کسی خاص نتیجے پر پہنچ گیا ہے

" کیا مطلب !

" ہاں - صبح کو وہ ماتحتوں پر کہہ رہا تھا آج ایک
اہم قدم اٹھانے جا رہا ہے اور بہت خطرناک
ہوگا۔

" کیا تم اس بارے میں کچھ اور معلوم کر سکیں ۔

" نہیں ، ظاہر ہے کہ کس طرح معلوم نہ کر سکتی تھی۔
کیونکہ میرے وسائل نہیں ہے ۔

"مگر مس فیزی آپ اس وقت اطلاع دے رہی ہیں؟

"صبح سے لڑکی میرے ساتھ تھی موقع ہی نہ مل سکا۔

"اوہ - بہرحال - شکریہ - ہم احتیاط رکھیں گے۔

"سنو!

"فرمایئے مس فیزی!

"تم وعدہ کرو: کہ رابی - میرا مطلب ہے۔ گولڈن آئیڈ کی اچھی طرح حفاظت کرو گے۔ بدھو بے حد خطرناک ہے اور رابی احمق - وہ آج ضرور اسے تلاش کرے گا۔ خدا کے لئے میرے رابی کی حفاظت کرنا۔

"اس بات کا اطمینان رکھو مس فیزی۔ وہ ہماری پناہ میں ہے۔ اور اسی وقت تک رہے گا۔ جبتک وہ ہمارا کام کر لیا ہے۔ اس کے بعد ہم اسے خاموشی سے یہاں سے نکال دیں گے۔

اور میرے کام کا کیا ہوگا۔

"کیا مطلب"

کیا تم اسے مجھ سے ملاؤ گے نہیں۔!

"ضرور ملائیں گے۔ لیکن اس کے لئے تھوڑی دیر انتظار

کرنا ہوگا۔ ویسے یہ ہمارا وعدہ ہے۔ لیکن اس شرط پر کہ تم بدستور ہوشیاری سے ان لوگوں کی مصروفیات پر نگاہ رکھو:

"میں تمہارے حکم کی تعمیل کر رہی ہوں اور کرتی رہوں گی۔ لیکن خدا کے لئے مجھے ایک بار اس سے ملا دو۔ میں کوشش کروں گی۔ کہ میں اس کی زندگی ختم کر دوں۔ میں انتہائی کوشش کروں گی۔ اور۔۔ اور۔

دوسری طرف سے ایک عجیب سی ہنسی سنائی دی۔ اور کہا گیا "چنانچہ ابھی تمہیں ضرور انتظار کرنا ہوگا۔۔ ابھی کچھ عرصہ تک اسے اور زندہ رہنا چاہیئے۔ ورنہ ہمارا نقصان ہو جائے گا۔

"کیا مطلب"

"اوکے - خدا حافظ، خیال رکھنا۔ دوسری طرف سے فیزی کے جواب میں کہا گیا اور آواز بند ہو گئی۔

میکلنو بدستور حیرت زدہ تھا۔ لیکن اس کے ساتھ ہی پرود بھی حیرت زدہ تھا۔ کیونکہ اس کے علم میں کچھ نئی باتیں آئی تھیں۔ اس نے بھی یہ ٹیپ اس وقت سنا تھا۔ یہ بات

حیرت انگیز تھی۔ کہ گولڈن آئیڈ میں مقامی طور پر کسی کا
آلہ کار تھا۔ پرمود کا خیال تو یہ تھا۔ کہ اس کے مددگار
خود اس کے تنخواہ دار ہونگے۔ اور۔ اس کے علاوہ یہ
بات بھی حیرت انگیز تھی۔ کہ وہ اسے درندگی کے راستے سے
ہٹنے نہ دے رہے تھے۔ لیکن بنینزا کے معاملے میں اس کے
خیال کی تصدیق ہو گئی۔ وہ صرف دل سے مجبور ہو کر کام
کر رہی تھی۔ اور یہ بات بھی حیرت انگیز تھی۔ کہ وہ
ابھی تک گولڈن آئیڈ میں سے نہیں ملی تھی۔ بلکہ اس کے
ریے، کسی دوسرے کی آلہ کار بن گئی تھی۔ اور بہت سی
باتیں اس کے ذہن میں صاف ہو گئی تھیں۔ نینا کے
اغوا کا مسئلہ اور اس کی خاموشی والپسی بھی سمجھ میں
آ گئی تھی۔

چند منٹ مکمل خاموشی رہی اور پھر میکلنو بولا "حیرت انگیز
انکشافات ہو رہے ہیں۔ کیپٹن۔ لیکن میں مسرور ہوں۔
کہ ہم کامیابی کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ میں تمہارا بھی
از حد مشکور ہوں۔ ویسے تم کیا ایکشن لینا چاہتے ہو۔

"اٹھو۔ ابھی اس وقت ہمیں بہت کچھ معلوم ہو سکتا ہے۔

اور۔۔ اور۔۔ پرمود خاموش ہو گیا۔ اور پھر وہ دونوں
اپنے کمرے سے نکل آئے۔ پرمود نے ٹیپ ساتھ لے لیا تھا۔
اور چند سیکنڈ کے بعد وہ بنینزا کا دروازہ کھٹکھٹا رہے تھے
کئی بار کی دستک پر بنینزا نے دروازہ کھولا۔ اس کی آنکھیں
خمار آلود تھیں۔ غالباً وہ سو چکی تھیں۔

"خیریت! وہ ان دونوں کو دیکھ کر معصومیت سے بولا۔
لیکن پرمود اسے عجیب سی نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔ اس کے خیال
میں اس کے اتنک کے تجربے کو اس ننھی سی لڑکی نے زبردست
طریقے سے شکست دی تھی۔ بنینزا نے حیرت زدہ انداز میں اس
کے تاثرات دیکھے۔ اور پھر وہ سہم سی گئی!

پرمود نے اندر داخل ہو کر دروازہ اندر سے بند کر لیا۔
لیکن کسی خیال کے تحت وہ باہر نکلتے ہوئے بولا۔ تم خیال رکھنا
میکلنو۔ میں بھی آیا۔

"اوکے! میکلنو نے کہا۔ اور پرمود باہر نکل گیا اور چند
منٹ کے بعد وہ شازیہ کے ساتھ دوبارہ اندر داخل ہو گیا۔
میکلنو بدستور دروازہ پر کھڑا تھا۔

"اوہ۔ تم ابھی تک اسی طرح کھڑے ہو مسٹر میکلنو۔

میرا خیال ہے۔ تم نے سلسلۂ گفتگو شروع کر لیا ہو گا! پرمود نے
پوچھا۔

"نہیں۔ میں نے ابھی مس بینیزا کے کسی سوال کا جواب نہیں
لیا ہے! میکلنو پرسکون انداز میں بولا۔

"خوب! مس بینیزا۔ اور معاف کیجیے۔ مس قوزی" کیا آپ
ہمارے کچھ سوالات کے جواب نہیں پسند کریں گی! پرمود نے
چوٹ کی۔

بینیزا پہلے تو شاید نہ سمجھی لیکن پھر اسے خیال آیا۔
کہ اسے پرمود نے کس نام سے مخاطب کیا ہے۔ اور اس کا
سر چکرا گیا۔ تو۔ اس کا راز کھل گیا۔ اس نے سوچا اور
وہ لڑکھڑاتی ہوئی کئی قدم پیچھے ہٹ گئی۔
پھٹی پھٹی نظروں سے انہیں دیکھنے لگی۔ اب اسے میکلنو کی
نفرت آمیز نگاہیں بھی یاد آئیں۔ اور ان کا مقصد بھی
سمجھ میں آ گیا۔

تو۔ اس کا منہ کھل چکا ہے۔ اور اب۔ ایسا لڑکی
کی زندگی خطرے میں ہے۔ اس کا محبوب خطرے میں ہے۔
اس کے ہاتھ آہستہ آہستہ پیچھے سینگئے۔ اور اچانک اس نے

تکیے کے نیچے سے پستول نکال کر تینوں کی طرف تان لیا۔ اس
کا چہرہ ایکدم سرخ ہو گیا۔ اور وہ عجیب سے لہجے میں بولی
"ہاں" میں ضرور جواب دوں گی۔ پوچھو۔ کیا پوچھنے ہو۔
وہ ٹریگر پر انگلی رکھ کر بولی۔

شازیہ چونک پڑی۔ اور میکلنو کا چہرہ سرخ ہو گیا۔ دوسرے
لمحے وہ آگے۔ بڑھ کر پرمود کے سامنے آ گیا۔ "مجھے پوچھنے
دو۔ یہ حماقت میں نے کی ہے۔ میں بھی پاگل تھا۔ جو اسے
چھوٹی بہن کی طرح چاہنے لگا تھا۔ اس کے پستول کی گولی
پہلے مجھے کھانے دو۔ میری حماقت کا انعام مجھے ملنا چاہیے۔
ہاں تو مس فیزی۔ مجھے میرے سوال کا جواب دو۔ گولڈن
آئیڈ مین کہاں ہیں۔ تم کس کے لیے یہاں جاسوسی کر رہی ہو!
"فیزی پتھر کے بت کی طرح ساکت ہو گئی۔ دفعتاً اس
کی آنکھوں سے آنسو پھوٹ پڑے۔ اور اس نے پستول
پھینک کر دونوں ہاتھوں سے منہ چھپا لیا۔ وہ بچوں کی طرح
سسک رہی تھی۔

لیکن میکلنو اس کی اس حرکت سے نہیں پسیجا تھا۔
اس نے جھپٹ کر پستول اٹھایا۔ اور اپنے قبضے میں کر لیا۔

رونا دھونا بند کر کے ہمارے سوالات کا جواب دو۔ لڑکی
تم اس وقت نبیرا نہیں ہو۔ بلکہ فوزی ہو۔ ایک جاسوسہ۔ جو
چند خطرناک مجرموں کی پشت پناہی کر رہی ہے۔ میکلو نے سخت
لہجے میں کہا۔

لیکن! نبیرا کی سسکیاں کم نہ ہوئیں۔ وہ روتی رہی۔
۔۔ وہ لوگ اس کے خاموش ہو جانے کا انتظار کرتے تھے۔
پھر وہ آہستہ آہستہ خاموش ہو گئی۔ اور وہ بیچارگی
سے ابھی دیکھ رہی تھی۔

"تم سمجھ چکی ہو۔ مس فیزی کہ اب تمہارا فریب کھل
گیا ہے۔ اس نے تمہارے ساتھ اور بھی رعایت نہ کی
مگر تم نے چند سوالوں کے جواب نہ دیئے۔ تو تمہارے
اوپر تشدد کیا جائے گا۔ اور ہر حالت میں ان سوالات
کے جواب دینے ہونگے۔ میکلو۔ پھر بولا۔ اس کے لہجے میں
بالکل اجنبیت تھی۔ جس سے نبیرا بری طرح زخمی ہو رہی
تھی۔ بہرحال وہ اس کا محسن تھا۔

ہر صورت اب تو مجبوری تھی۔ صورت حال بگڑتی جا رہی
تھی۔ چنانچہ وہ آواز پہ قابو پا کر بولی۔ "میں تیار ہوں"

"تم کس کے لیے کام کر رہی ہو؟ لیکن ہاں! پہلے میں
تمہیں یہ بتا دوں۔ کہ تمہارا اعمالنامہ کھل گیا ہے۔ تمہاری
پوری پوزیشن معلوم ہو چکی ہے۔ میکلو نے پرمود کی طرف رخ
کر کے کہا۔

پرمود نے خاموشی سے ٹیپ ریکارڈر میکلو کی طرف بڑھا
دیا۔ اور موخر الذکر نے اسے آن کر کے نبیرا کے سامنے کر دیا۔
نبیرا نے ٹیپ سنا اور اس کا چہرہ سفید پڑ گیا۔ اسی وقت
میکلو کی آواز سنائی دی۔

"اس کے علاوہ تمہاری مکمل ہسٹری میرے سامنے آ گئی ہے۔
مس فیزی۔ کوئی بات مت چھپانا۔

"اگر میری مکمل ہسٹری آپ کے سامنے آ گئی ہے۔ تو
میرا کچھ قصور ضرور ہلکا ہو گیا ہوگا۔ نبیرا لرزتی آواز میں بولی
اس بات کا میکلو نے کوئی جواب نہ دیا۔

ہر حال میں سوالات کے جواب دینے کو تیار ہوں۔ جبکہ تم
میری ہسٹری سے معلوم کر سکتے ہو۔ میکلو۔ چنانچہ میں دل
کے ہاتھوں مجبور ہو کر اسے بچانا چاہتی ہوں۔ اور اس
کے لیے چند دوسرے لوگوں کی آلہ کار بن گئی ہوں۔ جو اس

کی حفاظت کر رہے ہیں۔

"وہ لوگ کون ہیں؟

"میں انہیں نہیں جانتی! پنیزا مضبوط لہجے میں بولی۔

"کیا مطلب؟

"میں راتوں کو اسے تلاش کرنے نکل جاتی تھی حالانکہ میں سمجھتی تھی۔ کہ یہ میری دیوانگی ہے۔ لیکن میں اس سے دیوانگی کی حد تک ہی عشق کرتی ہوں۔ اور — ایک دن مجھے چند لوگوں نے اغوا کر لیا۔ میں نہیں جانتی کہ وہ کون لوگ تھے۔ اور مجھے کہاں لے گئے تھے۔

بہر حال۔ وہاں میرے سامنے انہوں نے میرے بارے میں انکشافات کیئے اور پھر — اور پھر — انہوں نے ایک ٹی۔ وی۔ سیٹ پر مجھے اسے دکھایا۔ شاید وہ انہیں کے پاس تھے۔ انہوں نے کہا۔ کہ وہ اس کی حفاظت کر رہے ہیں اور میں ان کی مدد کروں۔ اور یہاں کے حالات سے انہیں باخبر کرتی رہوں۔ میں دل کے ہاتھوں مجبور تھی۔

"حالانکہ تم جانتی نہیں۔ کہ وہ ایک خونی ایک درندہ ہے۔ میکلنو بولا اس کا لہجہ اب پہلے جیسا سخت نہ تھا۔

"ہاں — مگر — مگر کاش میں بتا سکتی۔ دنیا نے اس کے ساتھ اس سے بھی زیادہ درندگی کی ہے۔ پنیزا پھر سسکنے لگی۔

اور وہ

"وہ معصوم ہے۔ اسے جذبات نے پاگل بنا دیا ہے۔ ورنہ — وہ ہچکیاں لینے لگی۔ اور دیر تک روتی رہی۔

پرمود نے میکلنو کا شانہ دبایا۔ اور اسے ایک طرف لے جا کر کچھ گفتگو کرنے لگا۔ شازیہ ہمدردانہ نگاہوں سے پنیزا کو دیکھ رہی تھی۔

پھر میکلنو پنیزا کی طرف متوجہ ہو گیا۔

"ہاں تو مس فوزی آپ کا جرم ثابت ہو گیا ہے۔ آپ چند خطرناک مجرموں کی پشت پناہی کرتی رہی ہیں۔ اس لیئے میں آپ کو حراست میں لیتا ہوں۔ آپ اس وقت تک قید میں رہیں گی۔ جب تک ہم اس وحشی خونی کو گرفتار نہ کر لیں۔ میکلنو بدستور درشت لہجے میں بولا۔

فوزی نے کوئی جواب نہیں دیا۔ وہ اس طرح سسکیاں لیتی رہی۔

میں ابھی حاضر ہوا کیپٹن ۔ مس شازی ابھی میری ذاتی قید میں رہیں گی ۔ اور وہ ایک عمدہ جگہ ہے ۔ جس سے وہ مشکور ہے ۔ ابھی یہ واقف نہیں تھیں ۔ آؤ مس شازی ۔ وہ بولا ۔ اور لڑکی کے قریب پہنچ گیا ۔ اس نے مضبوطی سے اس کا ہاتھ پکڑا ۔ اور دروازے سے باہر نکال لے گیا ۔

پرمود اور شازیہ وہیں کھڑے رہ گئے ۔ شازیہ کے چہرے پر عجیب سے تاثرات تھے ۔ پھر وہ بولا
"بے چاری ۔۔ دل کے ہاتھوں ماری گئی ۔ سچی بات ہے کیپٹن ۔ مجھے اس سے ہمدردی ہے ۔ لیکن اس کا عشق دیوانگی کی حدود میں داخل ہو گیا تھا ۔ وہ کیا وہ وحشی اسے بھی قتل نہ کر دے گا ۔ جبکہ وہ پوری دنیا سے نفرت کرتا ہے ۔

"شاید ! پرمود کسی گہرے خیال میں کھویا ہوا پھر وہ گردن اٹھا کر عجیب سی نظروں سے شازیہ کی طرف دیکھنے لگا ۔ "شازی ! وہ چند سکنڈ کے لیے بولا ۔ اور شازیہ سوالیہ انداز میں اسے دیکھنے لگی

"کیا تم اپنی آواز میں تھوڑی سی تبدیلی پیدا کر سکتی ہو ؟ ۔

"کیا مطلب !

"نبیرا کی آواز کی نقل کر سکتی ہو ۔

"اوہ ۔ کوشش کروں ۔ شازیہ نے پوچھا ۔

"ہاں ۔ ضرور ۔۔ یہ بے حد ضروری ہے ۔

"شازیہ ایک لمحے سوچتی رہی ۔ اور پھر اس نے ایک جملہ کہا ۔ "غور کرو کیپٹن کیا میں تھوڑی بہت کامیاب ہوں ۔ یہ جملہ نبیرا کی آواز میں کہا گیا تھا پرمود خوشی سے اچھل پڑا ۔

"شاندار ! تمہاری اس صلاحیت کا تو مجھے علم ہی نہیں تھا ۔

"میرا خیال ہے ۔ میں ضرورت کے مطابق کا پیا ساہوں ۔ شازیہ اس آواز میں بولی !

"حیرت انگیز طور پر ۔۔ پرمود بولا ۔ اور پھر وہ اس وقت اس آواز میں گفتگو کرتے رہے ۔ جب تک میکلوڈ واپس نہ آ گیا ۔ اس کے چہرے پر ابھی تک درشتی کے آثار تھے

"انسان عجیب جانور ہے کیپٹن - بے حد عجیب - مجھے
اس لڑکی سے دلی ہمدردی اور محبت تھی - یقین کرو
میں نے خود کبھی اس کے ماضی میں جھانکنے کی ضرورت نہ
سمجھی تھی - میں صرف اسے خوش دیکھنا چاہتا تھا - لیکن
اس نے اپنے ممنون کے خلاف جاسوسی کی اور
دوسرے لوگوں کی آلہ کار بن گئی -" میکلو کے لہجے
میں لرزش تھی -

"یہ دل کے معاملات ہیں میرے دوست ہم ان
بھی مورد الزام نہیں ٹھہرا سکتے !" پرمود مسکرا کر اس
کی کبیدگی دور کرنے کے لئے بولا -" پھر چونک کر بولا -
وہ کی خودکشی کی کوشش نہ کرے کیا وہاں ایسی کوئی چیز
ہے - جس سے وہ اپنی اس کوشش میں کامیاب ہو
جائے -

"دیواریں ہیں - وہ ان سے ٹکرا کر جان دے سکتی
ہے - بہر حال اسے جانے دو - اور اب کیا پروگرام ہے"

"پلان کا دوسرا دور شازیہ شروع کر رہی ہیں - پرمود
نے کہا - اور پھر وہ شازیہ کو اپنا مقصد بتانے لگا - میکلو

بھی حیرت سے اس کی شکل دیکھ رہا تھا - پنیرا کا ٹرانسمیٹر
آسانی سے برآمد کر لیا گیا - پھر وہ سب خاموش ہو گئے
پرمود نے شازیہ کو اشارہ کیا اور وہ ٹرانسمیٹر آن کر
کے کسی کو کال کرنے لگی - اس کی آواز پنیرا سے سو
فیصدی مل رہی تھی -

"ہیلو - ہیلو - ہیلو - فوزی کالنگ - ہیلو - ہیلو"
رابطہ قائم ہونے میں کافی دیر لگ گئی - کیونکہ رات
زیادہ گزر گئی تھی - اور پھر دوسری طرف سے ایک
مردانہ آواز سنائی دی -

"یس !"

"فوزی"

"اوہ - مس فوزی - یقیناً کوئی خاص بات ہوگی - ورنہ
اتنی رات گئے ؟"

"جی ہاں - یہاں ایک عجیب ہنگامہ ہوا ہے -"

"کیا - ؟"

"بنگالوری ایجنٹ کی ساتھی لڑکی جس کا نام شازیہ
ہے - اچانک اپنے کمرے سے چیختی ہوئی دوڑ پڑی

اور سب جاگ گئے۔ اس نے جو بیان دیا۔ وہ حیرت
انگیز تھا۔ اس نے کہا کہ اس کے دروازے پر کسی
نے دستک دی۔ اور جب اس نے دروازہ کھولا۔ تو
اس کے سامنے گولڈن ہیڈ مین کھڑا تھا۔ سیاہ چشمہ۔ اس
نے ایک بھیانک چیخ ماری۔ اور میکلفو اور کیپٹن پرمود
دوڑ پڑے۔ پھر پورے مکان میں تلاشی لی گئی۔ میں
بھی ان کے پاس پہنچ گئی۔ یہ ہے وہ واقعہ۔۔۔ لیکن
کیا یہ سچ ہے میرا راجن یہاں آیا تھا۔

"اس واقعہ کو کتنی دیر ہوئی ہے! دوسری طرف سے
تشویش آمیز لہجے میں پوچھا گیا۔

"صرف آدھا گھنٹہ!

"اوہ"۔ پھر یہ حقیقت نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ ایک
گھنٹہ قبل اس نے مجھے اطلاع دی تھی۔ کہ اس نے
کنگ آرتھر اسٹریٹ پر ٹرائی کی تھی۔ لیکن ناکام رہا
اور یہ کہ کل وہ اپنا کام ضرور انجام دے گا۔
اس نے مجھے ایک ایک تفصیل بتائی تھی۔ اگر وہ
اس طرف آیا تھا۔ تو۔۔ ٹھہرو۔ یہ آدھے گھنٹے

کے بعد وہ دوبارہ۔۔ ٹھہرو۔ میں معلوم کرتا ہوں۔ اور
پھر ٹرانسمیٹر سے آواز آنی بند ہو گئی۔ شازیہ نے پرمود
کی طرف دیکھا پرمود کی آنکھیں چمک رہی تھیں۔ اس
کا مطلب ہے۔ کہ وہ کوئی خاص اندازہ لگانے میں
کامیاب ہو گیا ہے۔

"چند منٹ کے بعد دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"ہیلو۔

"یس سر!

"یا تو اسے غلط فہمی ہوئی ہے۔ یا پھر وہ کوئی ڈرامہ
تھا۔ کیونکہ وہ واپس آنے کے بعد سے اب تک اپنے
مکان میں ہے۔ بہرحال اس اطلاع کا شکریہ اور کچھ؟

"بس!"

"اوکے!" دوسری طرف سے سلسلہ منقطع ہو گیا۔

"شازیہ نے ایک طویل سانس لی۔ اور پرمود میکلفو
کی طرف دیکھنے لگا۔

"کاشش۔ ہم کس طرح یہ معلوم کر سکتے کہ۔۔ وہ کہاں
سے بول رہا ہے۔

"دلیپ اس گفتگو کے بارے میں کیا خیال ہے۔ پرمود نے پوچھا۔

"مس شازیہ نے آواز کی بہترین نقل کی ہے میکلو نے بتایا

"اوہ کوئی اندازہ۔؟

"افسوس میں نہیں لگا سکا۔ کیونکہ میرا ذہن پینزا کی غداری کی طرف لگا ہوا ہے۔ میکلو نے جواب دیا۔

"چنانچہ ثابت ہوا مسٹر میکلو۔ کہ آپ کی بات کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ اور معمولی باتوں میں الجھ جانے کے عادی ہیں۔ پرمود بولا۔

"مجھے افسوس ہے۔ لیکن کیا آپ کوئی خاص بات معلوم کر چکے ہیں کیپٹن۔ میکلو نے پوچھا۔

"ہاں۔ پرمود نے گردن پھیری اور شازیہ بھی تعجب سے اسے دیکھنے لگی۔

"کیا؟

"کنگ، آرتھر اسٹریٹ۔ اور یہ پتہ تم پہلے ہی مجھے نوٹ کرا چکے ہو۔ پرمود نے کہا۔ اور میکلو اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پہ بھی جوش کے آثار نظر آنے لگے۔ شاید وہ پرمود

کا مقصد سمجھ گیا تھا۔

کار سٹرکس پر دوڑ رہی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر میکلنو
بیٹھا ہوا تھا۔ اور اس کے قریب ہی پرمود ایک اور
نزارینکی باشندے کے میک اپ میں بیٹھا ہوا تھا۔ یہ نزارینکی
باشندہ مقامی اٹانک انرجی کمیشن کا ایک اہم ترین آفیسر تھا
جس کا میک اپ پرمود نے کیا تھا۔
میکلنو کے چہرے پر عجیب سے آثار تھے۔ کافی دیر

تک خاموشی رہی۔ پھر میکلنو کہنے لگا۔ "میں ایک بار پھر
کہوں گا کیپٹن کہ تم اس طرح اپنی زندگی خطرے میں نہ ڈالو
میں انتہائی راز داری سے چند لوگوں کو یہاں چھپا دیتا ہوں۔"
"نہیں مسٹر میکلنو۔ میں آج کی رات ضائع نہیں کرنا
چاہتا۔ اور مجھے یہ علم ہے۔ کہ وہ کچھ خاص عیاشیات کا
مالک ہے۔ تم فکر مت کرو۔ سب کچھ میرے اوپر چھوڑ
دو۔" پرمود نے جواب دیا۔ اور میکلنو پھر خاموش ہو گیا۔
کار کنگ آرتھر اسٹریٹ میں داخل ہو گئی۔ اور پھر
ایک کوٹھی سے تھوڑے فاصلے پر رک گئی۔ پرمود خاموشی
سے نیچے اترا۔ اور میکلنو سے بولا۔ "تم بالکل خاموشی
سے روانہ ہو جاؤ۔ اور کوٹھی پر میرے فون کے منتظر رہو۔"
میکلنو خاموشی سے واپس مڑ گیا۔ اور پرمود آگے بڑھ کر
تاریکی میں غائب ہو گیا۔ وہ ایک کوٹھی کی طرف جا رہا تھا
قسمت نے ہی یاوری کی تھی۔ کہ شازیہ کی گفتگو کے
دوران دوسری طرف سے بولنے والا اسے گولڈن آئیڈ
مین کے پروگرام کے سلسلے میں بتا گیا تھا۔ ورنہ
یہ موقع ہاتھ نہ آسکتا تھا۔

" اور پرمود نے اس موقع سے فائدہ اٹھانے کے لئے تمام سامان کر لیا تھا۔ چند منٹ کے بعد وہ کوٹھی میں داخل ہو گیا۔ اسے کسی نے نہ ٹوکا تھا۔ پھر وہ ایک ڈرائنگ روم میں داخل ہو گیا۔ وہاں صرف ایک شخص اس کا منتظر تھا وہ شب خوابی کے لباس میں تھا۔ اور یہ وہی شخص تھا۔ جس کا میک اپ پرمود کے چہرے پر تھا۔ پرمود نے اپنا نقاب اتارا اور وہ شخص اس کی شکل دیکھ کر اچھل پڑا۔

" کمال ہے۔ آفیسر۔ واقعی حیرت انگیز! وہ بھرائی ہوئی آواز میں بولا۔

" شکریہ جناب! بہرحال۔ آپ فوراً تہہ خانے میں چلے جایئے کیا آپ نے ملازموں وغیرہ کو ہدایت کر دی ہے۔

" ہاں۔ بس یہ سمجھ لو۔ اس وقت کوٹھی میں تم اکیلے ہو۔ سب لوگ بہرے اور اندھے ہو گئے ہیں۔ میں نے سخت ترین ہدایت کر دی ہے۔ لیکن آفیسر اگر تمہاری زندگی خطرے میں ہو۔ تو ۔ میرے بیڈ پر لگی ہوئی گھنٹی کا بٹن دبا دینا۔ میں ملازموں کی فوج کے ساتھ آ جاؤں گا۔

" اگر میں اس کے ہاتھوں سخت زخمی ہو گیا اور

بچنے کا چانس نہ رہا۔ تو آخری وقت میں گھنٹی ضرور دبا دوں گا۔ اچھا خدا حافظ۔ آپ پوری طرح خیال رکھیں گے۔

" او کے! خدا حافظ۔ اس شخص نے بولا۔ اور کمرے سے نکل گیا۔ پرمود وہاں سے نکل کر خوابگاہ میں پہنچ گیا اور پھر اس نے اطمینان سے اپنا لباس اتار کر ایک الماری میں رکھ دیا۔ اور اس الماری سے شب خوابی کا لباس اتار کر پہن لیا۔ پھر اس نے ایک سگریٹ لگایا۔ اور اس کے کش لگاتے ہوئے پورے کمرے کا جائزہ لینے لگا۔ وہ ہر اقدام پر غور کر رہا تھا۔

پھر اس نے سگریٹ ایش ٹرے میں بجھایا۔ اور مسہری پر پہنچ گیا۔ نائٹ بلب کمرے میں دھیمی سی روشنی پھیلا رہا تھا۔ اور ماحول پڑا۔ اوماں انگیز ہو گیا تھا۔ پرمود بستر پر لیٹ کر آنے والے قاتل کا انتظار کرنے لگا۔

" وقت آہستہ آہستہ گذار رہا تھا۔ اس کی رفتار بہت سست تھی۔ اور پرمود جاگ رہا تھا۔ نیند اور موت اس وقت ایک ہی چیز تھی۔ اس لئے وہ کسی بھی قیمت پر نہیں سو سکتا تھا۔

"اور پھر اسی وقت رات کا ڈیڑھ بجا تھا۔ جب اسے
اپنے کمرے کے دروازے پر چاپ سنائی دی۔ کوئی اس
طرف آ رہا تھا۔ اور۔ اور۔ پرمود کا دل مسرت
سے دھڑک اٹھا۔ شاید وہ کامیابی سے ہمکنار ہونے جا
رہا تھا۔ دروازے کے بولٹ کو تار کے ذریعہ سے گرایا
گیا۔ پھر ایک طویل القامت سایہ اندر داخل ہو گیا۔ وہ
ایک خوبصورت اور بلند و بالا نوجوان تھا جس کے جسم پر
خوبصورت تراشش کا سوٹ اور آنکھوں پر سیاہ چشمہ
تھا۔ پرمود نے آنکھوں کی جھری سے اسے دیکھا۔ اور
اس کے ذہن میں ایک عجیب سا خیال کودا۔ یہ شخص درندہ
نہیں ہے۔ لیکن زمانے کا ستایا ہوا ہے۔ اور اب اس کا ذہن درندگی
کی طرف مائل ہو گیا ہے۔ ورنہ فطری طور پر۔ بہرحال یہ خیال
عجیب تھا۔ پرمود نے اسے فوراً ذہن سے جھٹک دیا۔

گولڈن آئیڈ میں اسے دیکھتا رہا۔ پھر چند قدم آگے
بڑھ کر وہ اس کے قریب پہنچ گیا۔ اور پھر اس نے پرمود
کی مسہری میں ٹھوکر ماری اور گرجدار آواز میں بولا۔ اٹھو
اور آخری بار دنیا کو دیکھ لو۔ ورنہ تمہیں حسرت رہ جائے گی۔

کہ تم آخری سانس اپنے ہوش میں لے سکو۔

"پرمود گھبرائے ہوئے سے انداز میں اٹھ بیٹھا۔ اور بھرائی
ہوئی آواز میں بولا۔

"تم کون ہو؟

"موت!

"مگر تم ایک حسین انسان کے روپ میں ہو۔ پرمود
سنبھل کر بولا۔

"ہاں۔ موت حسین ہوتی ہے! اے حسین!

"یہاں کیوں آئے ہو!

"تمہاری روح قبض کرنے:

"کیوں!

"یہ کوئی سوال نہیں ہوا۔ روح اس لئے قبض کی جاتی
ہے کہ موت واقع ہو جائے!

وہ مسکراتے ہوئے بولا۔

"لیکن تم ملک الموت نہیں ہو۔ پرمود سنبھل کر مسکرایا۔
اس کی اس بے خوفی پر شاید اسے کچھ حیرت ہوئی تھی۔
پھر وہ سنبھل کر بولا۔

"بیشک میں ملک الموت نہیں ہوں۔ لیکن تمہاری موت میرے ہاتھوں مقدّر ہے۔

"آخر کیوں۔ میری تم سے کیا دشمنی ہے۔

"دشمنی! اچانک اس کا لہجہ سفّاک ہو گیا۔ دشمنی کے لئے بھی کیا کم ہے کہ تم اس دنیا کے رہنے والے ہو جس سے میں نفرت کرتا ہوں۔

"اوہ۔ تو تم دنیا سے نفرت کرتے ہو!

"ہاں۔ نفرت۔ شدید نفرت۔ وہ دانت پیس کر بولا۔

"مگر کیوں؟"

"یہ درندوں کی سرزمین ہے۔ یہاں انسان نہیں ہیں۔ اس لئے میں درندوں کو ختم کر رہا ہوں۔

"تمہارا اپنے بارے میں کیا خیال ہے۔ کیا تم انسان ہو؟

"تھا۔ اب نہیں ہوں۔ اب میں ایک مشین ہو۔ جو جو درندوں کی تباہی کے لئے معرض وجود میں آ گئی ہے۔

"تب۔ تمہارے خیال میں کیا میں ہی ایک انسان ہوں۔ تم خاص طور سے مجھے قتل کرنے کیوں آئے ہو۔

"تم بھی انہیں میں سے ایک ہو!

"ٹھیک ہے۔ لیکن کیا یہاں آنے تک تمہیں راستے میں اور کوئی نہیں ملا۔ میں ہی خاص طور سے کیوں چنا گیا پرمود بدستور مسکراتے ہوئے بولا۔

"یہ راز ہے۔ راز رہنا چاہئیے"

"اوہ — مگر — ظاہر ہے تم مجھے قتل کرو گے۔ اور راز راز نہیں رہے گا۔

"بکواس مت کرو۔ وہ غرّایا۔

"نہیں میرے دوست یہ غلط ہے۔ جواب دو۔ یہ تسلیم کرو۔ کہ تم یہ قتل کسی خاص غرض سے کر رہے ہو۔ اور تمہارا نعرہ صرف دنیا سے اپنا انتقام ہوتا تو تم کسی کے آلہ کار نہیں بنتے۔ تم سب سے پہلے اس شخص کو قتل کر دیتے۔ جس نے تمہیں ان مخصوص لوگوں کو قتل کرنے کے لئے مامور کیا تھا۔ لیکن اس دنیا میں رہ کر تم بھی دنیا ہی کے ایک فرد ہو۔

اس لئے میرے دوست۔ تم میں اور عام لوگوں میں کیا فرق رہ گیا۔ پھر تو میری طرح سے تم بھی ایک ہوس پرست درندے

"یہ بکواس ہے۔

"ہاں۔ لیکن حقیقت سے بالکل قریب۔ کیونکہ تمہارے اعصاب جھنجھلا گئے ہیں۔ تم وہ سوچنے لگے۔ جو اس سے قبل نہ سوچ سکے تھے۔ تم دنیا سے انتقام لے رہے ہو۔ لیکن پیٹ بھرنے کے لئے اس دنیا کے غلام بن گئے ہو۔"

"ہاں۔ ہاں۔ تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ میں غلام بن گیا تھا۔ لیکن آج سے یہ عہد ختم۔ میں صرف انتقام لوں گا لیکن سب سے اس میں کوئی تفریق کوئی فرق نہیں ہوگا۔ لیکن اس عہد کے بعد بھی تم میرے شکار ہو گے۔"

"پرمود عجیب" انداز میں ہنسنے لگا۔ پھر بولا۔ "ٹھیک ہے۔ اب تم ایک عہد کر ہی چکے ہو۔ چنانچہ میں تمہیں دوسرے سبق بھی دے دوں۔ وہ اٹھ کر مسہری سے کھڑا ہو گیا۔ اس کے ذہن میں ایک خوفناک خیال رینگ رہا تھا۔ یہ شخص خود کو بہت دلیر بہت طاقتور سمجھتا ہے۔ اس لئے پرمود کو بے بس کر کے قتل کرنے کی کوشش کرے گا البتہ اس کی آنکھیں بے حد خوفناک تھیں۔ اگر وہ آنکھوں سے کام لینا شروع کر دے تو وہ پرمود کے حق میں خطرناک ہو گا۔ اور پرمود اسے اس کا موقع نہ دینا چاہتا تھا۔ یہ موقع

اس وقت فراہم ہوتا جب پرمود تکیے کے نیچے سے پستول نکالنے کی کوشش کرتا۔ پستول دیکھ کر وہ یقیناً اپنے آنکھوں والے حربے استعمال کرتا۔ چنانچہ اگر اس سے ایسے میں خالی ہاتھوں بھڑ جایا جائے۔ تو۔ پرمود اپنے اس خوفناک خیال کو عملی جامہ سونپ سکتا تھا۔ جو اچانک اس کے ذہن میں آیا تھا۔

وہ سنبھل کر کھڑا ہو گیا۔

اور گولڈن آئیڈ مین کے باریک اور سرخ ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔ "خوب" گویا تھا۔ جو ہو گا۔ ٹھیک ہے میری طرف سے اجازت ہے۔ کہ تم اپنی زندگی کے لئے جدوجہد کرو۔ اس نے کہا۔ اور آہستہ آہستہ پرمود کی طرف بڑھنے لگا۔ پرمود اپنی جگہ کھڑا رہا۔ اور پھر گولڈن آئیڈ مین نے جیب سے ایک خوفناک چاقو نکال لیا۔ یہ چاقو صرف میں تمہاری گردن ادھیڑنے میں استعمال کروں گا۔ جسم کے کسی اور حصے پر یہ نشان نہ لگائے گا۔ اطمینان رکھو۔ اس نے کہا۔ اور اچانک ہی پرمود پر چھلانگ لگا دی۔ لیکن نتیجہ شاید اس کی توقع کے بالکل خلاف تھا۔ پرمود نے

اس کا وار خالی رہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے اس
کی پسلیوں پر ایک زوردار ضرب لگادی۔ وہ بمشکل تمام سنبھل
سکا تھا۔ اس کے چہرے کے تاثرات بدل گئے۔ اور اب
وہ خوفناک نظر آنے لگا۔ یہاں تک اس نے چشمہ اتار کر
جیب میں رکھ لیا۔ یہ شاید اس نے احتیاط کی غرض سے
کیا تھا۔ لیکن پرمود پوری طرح سنبھل گیا۔ اب خطرہ بالکل
سامنے تھا۔

گولڈن آئیڈمین نے اس بار انتہائی جچی تلی چھلانگ لگائی
اور وہ دونوں آپس میں گتھ گئے۔ درحقیقت وہ
بے حد طاقتور تھا۔ لیکن زندگی میں پہلی بار اسے مدمقابل
ملا تھا۔ پرمود اسے بری طرح رگید رہا تھا۔ لیکن اس نے
اسے پشت کی طرف سے پکڑا تھا۔ اور اس میں اس کی
جیت تھی۔ کہ وہ خوفناک آنکھیں اس کے مقابل نہ آئیں

دفعتاً ایک دھماکہ سا ہوا۔ اور دیوار کا پلاستر
اکھڑ گیا۔ اس کے ساتھ ہی ایک سنہری شعاع بھی
نظر آئی تھی۔ یقیناً اس نے اپنی آنکھیں استعمال کرنا
شروع کر دی تھیں۔ پرمود نے اس کی پشت پر ایک

خوفناک گرہ لگا رکھی تھی۔ اس کے دونوں ہاتھ پیچھے
مڑے ہوئے تھے۔ اور وہ انہیں چھڑانے کے لئے زور
لگا رہا تھا۔ پھر چاقو اس کے ہاتھ سے چھوٹ گیا۔
لیکن اس وقت اس نے ایک زبردست پلٹا کھایا اور
پرمود کی گرفت سے نکل گیا پلٹتے ہی اس نے ایک خوفناک
وار کیا۔ شاید وہ مدمقابل کی طاقت اور پھرتی سے گھبرا
گیا تھا۔ جیسے ہی اس کی آنکھوں سے شعاع نکلی۔ پرمود
نے اپنی جگہ سے چھلانگ لگا دی۔ شعاع ایک میز پر
پڑی۔ اور میز کے پرخچے اڑ گئے۔

"اتنی دیر میں پرمود ایک کرسی اٹھا چکا تھا۔ اور
کرسی گولی کی طرح اس کے ہاتھ سے نکل کر اس پر
پڑی۔ اور وہ زمین پر ڈھیر ہو گیا۔ پرمود نے کرسی
پھینکنے کے ساتھ ہی اس نے یہ چھلانگ لگا دی تھی۔ اور
اور وہ اسے اوندھا کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ وہ خود
بھی اس وقت کوئی وحشی درندہ معلوم ہو رہا تھا۔ اس کی
آنکھیں خون اگل رہی تھیں۔ اور چہرے پر وحشیانہ تاثرات
تھے۔ نیچے دبا ہوا انسان اس کی گرفت سے نکلنے کی بھرپور

کوشش کر رہا تھا۔ لیکن اسے ایسا ہی لگ رہا تھا۔
جیسے وہ کسی بہت بڑی چٹان کے نیچے دب گیا ہو۔
پرمود کے ہاتھ آہستہ آہستہ آگے بڑھ رہے تھے اور
پھر وہ اس کے چہرے کو ٹٹولنے لگے۔ نیچے دبا ہوا آدمی
شاید اس کا مقصد نہ سمجھ سکا تھا۔ اسے جب اس کے
ارادے کا پتہ چلا تو وقت گذر چکا تھا۔ پرمود کی
لمبی اور فولادی انگلیاں اس کی آنکھوں کے حلقوں
میں گھس چکی تھیں۔ اور ان کا دباؤ بڑھتا جا رہا تھا۔
اس نے پھر ایک وحشیانہ کوشش کی کہ وہ اپنے اوپر
کے آدمی کو نیچے پھینک دے۔ لیکن اس کوشش نے پرمود
کا کام آسان کر دیا۔ اس کی دونوں انگلیاں سفیدی
آنکھوں کے ڈھیلوں پر پہنچ گئیں۔ اور پھر چیخ کی آواز کے
ساتھ اس کی دونوں آنکھیں پھوٹ گئیں۔

ایک مسلسل چیخ کمرے کے وحشتناک ماحول کو اور
وحشتناک بنانے لگی۔ اور گولڈن آئیڈ مین زمین پر تڑپنے
لگا۔ پرمود اسے چھوڑ کر اٹھ گیا۔ اور پھر اس نے الماری
میں لگا ہوا گھنٹی کا بٹن دبا دیا۔

"اور چند لمحے کے بعد بہت سے دوڑتے قدموں کی آوازیں
گونج اٹھیں پرمود کا میزبان جس کا نام مابرولو تھا۔
اپنے ملازموں کے ساتھ اندر گھس آیا۔ اس کے دونوں ہاتھوں میں
پستول تھے۔ لیکن کمرے کے ماحول نے انہیں سکتے میں قید
کر دیا۔ پرمود ایک طرف کھڑا تھا۔ اور فرش پر ایک خوبصورت
نوجوان ابھی تک تڑپ رہا تھا۔ لیکن اب اس کی چیخیں بالکل
بے جان ہو گئی تھیں۔ اور پھر وہ بے ہوش ہو گیا

"یہ — یہ — ابرولو نے بے ہوش نوجوان کی طرف
اشارہ کیا۔

"گولڈن آئیڈ مین ہے"۔

"اوہ، ابرولو کا منہ شدت حیرت سے کھلا رہ گیا۔

"آپ لوگ اس کی نگرانی کریں۔ میں خود ایک فون کروں
گا۔ پرمود نے کہا اور پھر وہ فون کے قریب پہنچ گیا۔ اس
نے فون پر میکلو کے نمبر ڈائل کیے اور دوسری طرف سے
میکلو نے فون اٹھا لیا۔

"ہیلو!

"میکلو۔ تمہارا شکار یہاں موجود ہے۔ آجاؤ۔"

"اوہ گڈ کیپٹن! میکلو لرزتی آواز میں بولا۔

"فوراً پہنچو" پرمود نے کہہ کر فون بند کر لیا۔ اور پھر دوبارہ بے ہوش گولڈن ہیڈ مین یا رومن کے قریب پہنچ گیا۔

"اسے مسہری تک لانے میں میری مدد کیجئے۔ پرمود نے آفیسر سے کہا اور وہ روتا ہوا آگے بڑھ آیا۔ پرمود نے گولڈن ہیڈ مین کو آہستہ سے اٹھا کر بستر پر لٹا دیا۔ اس کی آنکھوں کے خوفناک گڑھوں سے ابھی تک گاڑھا گاڑھا خون ابل رہا تھا۔ پرمود بے چینی سے گھڑی دیکھنے لگا۔ ٹھیک دس منٹ کے بعد میکلو اور شازیہ وہاں پہنچ گئے۔ میکلو نے شاید زندگی میں پہلی بار اتنی تیز رفتاری سے کار ڈرائیو کی تھی۔ بہرحال ایک ملازم نے اسے خواب گاہ میں پہنچایا اور۔۔ وہ بے صبری سے اندر داخل ہو گیا۔ اس نے اندر کا منظر دیکھا۔ اور گنگ ہو کر رہ گیا۔

"ہاں۔ میں نے اس کی بھیانک آنکھیں پھوڑ دیں۔ اب یہ ایک عام آدمی ہے۔ بالکل عام آدمی۔ پرمود کہنے لگا۔ پھر چونک کر بولا۔ "مگر اسے جلدی اسپتال لے چلو۔"

اس خون کا اخراج اسے ختم نہ کر دے۔

"چلو"، میکلو لرزتی ہوئی آواز میں بولا۔ اور پھر آفیسر کی گاڑی میں وہ اسے لے کر چل پڑے۔

—÷—

ایک ہفتہ تک گولڈن آئیڈ مین کی کہانی اخبارات کی
زینت بنی رہی۔ اس کے ساتھ ہی محکمہ سراغ رسانی کے
سربراہ میکلنو کی تصاویر بھی اخبارات کی زینت تھیں۔ جس
نے انتہائی دلیری سے اس خطرناک انسان کا مقابلہ کیا اور
آخر اس کی دو خطرناک آنکھیں پھوڑ دیں۔ جو اس کا سب
سے خوفناک ہتھیار تھا۔

"قتل و غارت گری کی یہ کہانی صرف گولڈن آئیڈ مین
کے جنون اور انتقامی جذبے تک ہی محدود رہی۔ اٹامک
انرجی کمیشن کے آفیسرز کے قتل بھی محض اتفاق ہی
قرار دیئے گئے تھے۔ یہ خبر کسی نے اخبارات میں نہ
دی تھی۔

اور میکلنو ۔ وہ پرمود کے قدموں میں بچھا
جا رہا تھا۔ ہر چند کہ وہ اپنے ملک کے محکمہ سراغ
رسانی کا سربراہ تھا۔ اور ذاتی صلاحیتوں کے ذریعہ
اس عہدے پر پہنچا تھا۔ لیکن اس کیس میں پرمود نے
اسے بام عروج پر پہنچا دیا تھا۔

لیکن خود پرمود ۔ وہ نہ جانے کیا سوچ رہا تھا۔
شازیہ نے اکثر اس کے چہرے پر ہلکی سی رنج کی پرچھائیاں
بھی دیکھی تھیں وہ بہت زیادہ الجھا ہوا تھا۔ خود شازیہ
اس سے اس سلسلے میں کچھ نہ پوچھ سکی تھی۔

اس وقت بھی ناشتہ کی میز پر پرمود شازیہ اور
میکلنو موجود تھے۔ دفعتاً پرمود نے ناشتہ کرتے کرتے
گردن اٹھا کر میکلنو کی طرف دیکھا۔ اور بولا۔

"اس نے کچھ اور کہا :

"نہیں" وہ بالکل خاموش ہے ۔ میکلنو نے جواب دیا ۔

"ہوں ۔ میرا خیال ہے ۔ اب پینسرا کو قید رکھنے کی کوئی وجہ نہیں ہے ۔

"میں خود اس کے بارے میں سوچ رہا ہوں کیپٹن ۔ اس کا کیا کیا جائے ؟"

"میں اسے ملک میں ہی اس کے پاس لے چلوں گا ۔" پرمود نے کہا اور میکلنو اور شازیہ اسے حیرت سے دیکھنے لگے ۔ لیکن انہوں نے اس سے کوئی سوال نہ کیا ۔

"جیسی تمہاری مرضی کیپٹن !"

اور اسی شام پرمود فی زی کے ساتھ پولیس ہسپتال کی طرف جا رہا تھا ۔ فی زی شروع سے اب تک خاموش تھی ۔ اس نے ایک لفظ بھی نہ پوچھا تھا ۔ اس وقت بھی اس نے کچھ نہ کیا ۔ جب پرمود نے کار ہسپتال کے اندر روک دی ۔ جہاں مسلح سنتری ٹہل رہے تھے ۔

پرمود نے اپنا پاس دکھایا اور پھر وہ اس کمرے میں پہنچ گئے ۔ جہاں رابن قید اور زیر علاج تھا ۔

"اگر تم اس سے ملنا چاہو تو ___ !" پرمود نے اس کی طرف اشارہ کیا ۔ اور فیزی اس طرف گھوم گئی ۔ پرمود اس کے تاثرات دیکھ رہا تھا ۔ فیزی کا چہرہ اسے دیکھ کر کچھ اور سپاٹ ہو گیا ۔ لیکن اس کے قدم غیر اختیاری طور پہ آگے بڑھنے لگے ۔ تو پھر وہ رابن کے بستر کے قریب پہنچ گئی ۔ پرمود اپنی جگہ کھڑا تھا ۔ "رابی ۔ رابی ۔" ایک انتہائی درد بھری آواز سنائی دی ۔ سارے جہاں کا درد اس آواز میں سمٹ آیا تھا ۔

"کون ؟" اندھا گردن اٹھا کر بولا ۔ اس کی آنکھوں پر پٹی بندھی ہوئی تھی ۔

"میں ۔ فی ۔ زی ۔ ہاں ۔ تم ۔ تم ۔ بیمار ہو تا رابن میں نرس ہوں ۔ نرس ۔ فی زی ۔ شاید تم مجھے پہچان لو ۔" وہ رابن کے اوپر جھک گئی ۔ اس نے رابن کے دونوں ہاتھ پکڑ لئے ۔ اور اپنا چہرہ اس پر رگڑنے لگی ۔

"فی زی ۔" رابن بھرائی ہوئی آواز میں بولا ۔ "تم یہاں کہاں ؟"

"تمہاری تلاش میں رابی - میں دنیا کے آخری سرے تک بھی جا سکتی تھی - میں تمہیں دل و جان سے زیادہ چاہتی ہوں رابی - میرے رابی -"

"ٹھیک ہے فیزی - دنیا کے ٹھکرائے ہوئے انسان اور پھر درندے کو - تمہارے علاوہ اور کون چاہ سکتا تھا - مگر افسوس میں اپنے انتقام کی آگ میں سلگ رہا تھا - سنو فیزی میرے دل پر بھی تمہارے پیار کی پرچھائیاں پڑی تھیں - لیکن مجھے بہت کچھ کرنا تھا - تمہارے پیار کی خوشگوار خنکی میری آگ سرد کر رہی تھی - چنانچہ میں نے وہ جگہ چھوڑ دی - لیکن اب جب میں ایک معذور مجرم ہوں - مجھے یہ اعتراف ضرور کر لینا چاہیئے کہ - میں بھی تمہیں پسند کرتا ہوں - صرف تمہیں -"

"رابی - میرے رابی - اب تم اکیلے نہیں ہو - سنو سنو - رابی - فیزی یہاں سے بھی تمہارے ساتھ چلے گی - خدا کے حضور تمہاری بے گناہی کی سفارش کرے گی - تم درندے نہیں ہو رابی - تمہیں درندہ بنایا گیا ہے - میں خدا کے سامنے بھی کہوں گی رابی - وہ اندھے

کا سر اپنے سینے سے لگا کر بولا - اور پرمود - نہ جانے کیوں اسے اپنا دل ڈوبتا محسوس ہو رہا تھا - اس کا دماغ آسمان کی بلندیوں پر تھا - اور - وہ - دو تڑپتی روحوں کو دیکھ رہا تھا - جو ایک دوسرے سے ملنے کے لیئے بیقرار تھیں - اور پھر اس کے ذہن میں ایک طوفان آیا - اور اس نے ایک عزم کے ساتھ فیصلہ کیا - ایسا عزم جس پر میکلنو کی دوستی کا دارومدار تھا -

*

اسی شام ڈائننگ ٹیبل پر پرمود شازیہ اور میکلنو موجود تھے - پرمود بالکل خاموش تھا -

"کیا بات ہے کیپٹن ! تم خاموش کیوں ہو -"

"میں تم سے ایک سوال کرنا چاہتا ہوں میکلنو -" پرمود انتہائی سنجیدگی سے بولا -

"سوال - ؟"

"ہاں"

"مگر بات کیا ہے -"

"سوال - رابن یا گولڈن ٹیتھ کی طرف سے ہے -

اور میں اس سے سو فیصدی متفق ہوں۔ پرمود بولا۔

" کیا بات ہے پرمود۔ مجھے بتاؤ۔ میکلنو محبت سے بولا۔

" میں اندھے رابن کو آزاد کرنا چاہتا ہوں۔ تاکہ وہ اپنی معذور زندگی دنیا کے کسی پرسکون جگہ پر فیری کے ساتھ گذار لے۔ دنیا نے اس پر ظلم کیا تھا اور وہ زندگی کی راہ پر بھٹک گیا تھا۔ وہ ایک عام انسان ہے۔ ایک معذور اپاہج جس کی موت اور زندگی بیکار۔

" کیوں نہ ہم اس کے لیے زندگی کے خوشگوار لمحات مہیا کر دیں۔

" تم کیا کہہ رہے ہو کیپٹن۔ اس نے جو کچھ کیا ہے

" میں پاگل نہیں ہوں میکلنو۔ سب کچھ جانتا ہوں۔ لیکن تم بھول گئے کہ میں رابی کی طرف سے تم سے ایک سوال کرنا چاہتا ہوں۔

" کیسا سوال ؟"

" تم ان لوگوں کو بھول گئے ہو۔ جو اس کی مدد کر رہے تھے۔

" ہاں، پھر ؟

" وہ سب چیرینجی ایجنٹ ہیں۔ جو ہمارے ہاں کے اہم دماغوں

کو ختم کرنا چاہتے تھے۔ تاکہ تمہارا ملک جو ابھی ترقی کر رہا ہے۔ وہ رک جائے۔ اس کے لیے انہوں نے اس کی خدمات حاصل کیں تھیں۔ کیونکہ انہوں نے اس کے جنوں کو ہوا دی اور اس کی حفاظت اور مالی مدد کرنے کی پیشکش کی۔ جسے اس نے قبول کر لیا۔ وہ ان سب کو تمہاری خدمت میں پیش کر سکتے ہے۔ بشرطیکہ تم خاموشی سے اسے اور فیری کو اس ملک سے نکال دو۔ اس کے علاوہ چند اہم کاغذات ملے۔ جس سے اس سازش کا پتہ چلتا ہے۔

" مگر۔ تمہیں۔ تمہیں۔ ؟ میکلنو حیرت سے بولا

" ہاں۔ وہ دونوں ایک دوسرے سے عشق کرتے ہیں۔ میں عشق و محبت کی دنیا کا آدمی نہیں ہوں۔ میکلنو۔ لیکن انہوں نے مجھے متاثر کیا ہے۔ اور میں سفارش کرتا ہوں۔

" مگر کیپٹن ہم اسے پولیس کی تحویل میں دے چکے ہیں۔

سب کچھ میرے اوپر چھوڑ دو۔ پرمود نے کہا۔
اور آہستہ آہستہ میکلنو کو کچھ کہنے لگا۔
میکلنو کے چہرے پر عجیب سی کشمکش کے آثار تھے
پھر اس نے گردن جھٹکا لی۔ اور بولا "حالانکہ یہ
زبردست غداری ہے۔ لیکن۔ ایک بات یاد رکھو
کیپٹن۔ اس کیس کے بعد بھی اپنے عہدے سے
استعفیٰ دے دوں گا۔ کیونکہ۔ کیونکہ۔
"بھئی میکلنو۔ میں اصل مجرم تمہارے حوالے کر رہا
ہوں۔ اس لئے تمہیں اتنا زیادہ دل شکستہ نہ ہونا
چاہیئے۔ پرمود نے اس کا شانہ ہلا دیا۔ اور
میکلنو خاموش ہو گیا۔

+

اور پھر ایک باقاعدہ ڈرامہ کھیلا گیا۔
گولڈن آئیڈ مین کو موت کی سزا دی گئی۔ لیکن
بجلی کی کرسی پر ایک لاش بیٹھی تھی۔ پھانسی
میکلنو کی نگرانی میں ہوئی تھی۔ اور اس نے
اس کے لئے خاص انتخابات کئے تھے۔ لاش کو اٹھا

دیا گیا۔
"اور۔ اس کے بعد شام کی فلائٹ سے ایک جوڑا جنوبی
افریقہ روانہ ہو رہا تھا۔
"اب تو دنیا سے نفرت کا خیال ختم ہو گیا ہوگا۔
اس کی ساتھی لڑکی نے پیار سے پوچھا۔
"ہاں۔ کیونکہ مجھے محبت مل گئی ہے۔ اور پھر یہ
پوری دنیا ہی میری نہیں ہے۔ کیونکہ اس میں میرے
جیسے لوگ موجود ہیں۔ اور اب تو میں ایک غریب
اندھا ہوں۔ وہ بے بسی سے مسکرایا۔ لیکن اس
کی ساتھی لڑکی نے مضبوطی سے اس کا ہاتھ تھام لیا۔
اور تھوڑی دیر کے بعد

ختم شدہ